بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

مالابد منہ فارسی

محشّی

کلماتِ کفر — وصیت نامہ — احکامِ اضحیہ

احکامِ عقیقہ

مصنف : حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ

حاشیہ : قاضی سجاد حسین صاحب

اسلامی کتب خانہ عمر ٹاور حق سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

Ph: 7116246 - 7116257



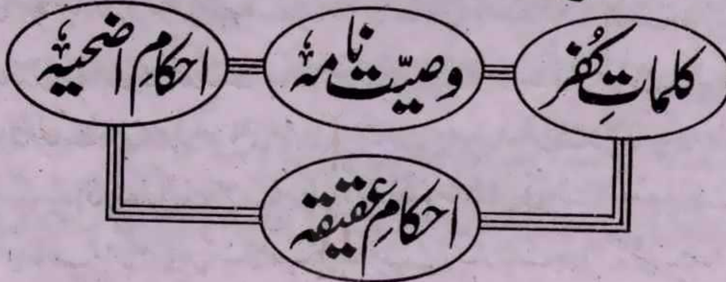



www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

مالابدّ منہ فارسی محشّٰی



مصنّف : حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ

حاشیہ : قاضی سجّاد حسین صاحب



اسلامی کتب خانہ
عمر ٹاور حق سٹریٹ ○ اردو بازار
Ph: 7116246 - 7116257
لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی قدس سرہٗ کے خاندان میں تقریباً ١١٤٣ھ میں پیدا ہوئے یہ خاندان ہمیشہ علم وفضل کا گہوارہ رہا اور اس خاندان میں یکے بعد دیگرے بہت سے افراد زینت آرا منصب قضا رہے حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر آغاز زندگی ہی سے وہ آثار نمایاں تھے جو انکے علم وفضل کا پتہ دے رہے تھے صرف سات سال کی عمر میں پورا قرآن پاک قاضی صاحب نے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ سولہ سال کی عمر میں قاضی صاحب ایک عالم باعمل تھے اور صرف یہی نہیں کہ درسی کتابوں سے فراغت حاصل کی، اور دہلی پہنچ کر حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث سے حدیث کی تکمیل کی بلکہ محقق مصنفین کی تقریباً ساڑھے تین سو کتابوں کا مطالعہ فرما لیا علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد باطنی علوم کی طرف توجہ فرمائی۔ ابتداءً حضرت شاہ محمد عابد صاحب قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے لیکن علوم ابھی تشنۂ تکمیل تھے کہ شاہ صاحب کی وفات ہو گئی۔ قدرت ایسے طالبانِ حق کی تشنگی کب برداشت کرتی ہے۔ مرزا جان جاناں حبیب اللہ مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ کا چشمۂ فیض طالبانِ حق کیلئے چشمۂ حیواں بنا ہوا تھا۔ قدرت نے اسکی طرف قاضی صاحب کی رہنمائی کی اور قاضی صاحب نے اس شیخ وقت کے دربار میں پہنچ کر علوم باطنی کی تکمیل فرمائی۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مظہری اس تعلق کی آئینہ دار ہے۔ ایک طرف صلاحیت کے ساتھ طلبِ صادق دوسری طرف شیخ وقت کی توجہ کامل۔ اب مراتب کا اندازہ وہی اصحاب باطن لگا سکتے ہیں جن کا نفسِ مطمئنہ خود عالم ملکوت کی سیر کا شہباز رہا ہو۔ بہرحال ہم تو یہ جانتے ہیں کہ خود شیخ نے قاضی صاحب کو علم الہدیٰ کا لقب عطا فرمایا اور شاہ محمد عبد العزیز صاحب قدس سرہٗ دہلوی جیسے محدث نے آپ کو بیہقی وقت قرار دیا۔ قاضی صاحب کی عمر اسی سال سے کچھ اوپر ہوئی۔ پوری عمر عہدۂ قضاء کی مصروفیتوں کے ساتھ ظاہری اور باطنی علوم کی نشر واشاعت میں صرف فرما کر ١٢٢٥ھ میں آپ کی روح واصل بحق ہوئی اور آپ کا جسم ہمیشہ کے لیے پانی پت کی پاک سرزمین کے سپرد کر دیا گیا۔ فَهُمْ مُكْرَمُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ وفات کا تاریخی مادہ ہے بے شک قاضی صاحب ہم میں نہیں لیکن آپ کی حسب ذیل تصانیف نے آپ کو حیاتِ جاوداں بخشی ہے۔

تفسیر مظہری، السیف المسلول، ارشاد الطالبین، تذکرۃ الموتیٰ والقبور، تذکرۃ المعاد، حقوق الاسلام، رسالہ در حرمت واباحت سرود، رسالہ در حرمت متعہ۔ رسالہ شہاب ثاقب۔ منار الاحکام۔

پیش نظر کتاب مالا بد منہ بھی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کی یادگار ہے۔ اس کتاب نے ہندوستان کے طول وعرض میں کافی مقبولیت حاصل کی۔ اور اسکو فارسی کی درسی کتاب ہونے کی حیثیت حاصل ہوئی چونکہ گلستان، بوستان اور یہ کتاب ہندوستان میں فارسی کی ابتدائی جماعتوں میں داخل درس ہے اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ انکے حواشی عام فہم کر دیتے جائیں گلستان اس سلسلہ کی پہلی کڑی تھی جو ادارہ کی طرف سے شائع ہو کر ملک میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے اسکے بعد بوستان شائع ہوئی جسکو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا گیا۔ اب یہ مالا بد منہ پیش کی گئی ہے خدا کرے یہ بھی طلبہ کے لیے مفید ہو اور ملک میں مقبولیت حاصل کرے۔ آمین!

سجاد حسین

٢٠ رجب المرجب ١٣٧٥ھ، ٤ مارچ ١٩٥٦ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

کِتَابُ[1] الْاِیْمَانِ

حمد و ستائش مر خدائے راست کہ بذاتِ مقدس خود موجود است و اشیاء بایجادِ او تعالیٰ موجود اند و در وجود و بقا بوے محتاج اند و وے بہیچ چیز محتاج[2] نیست یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال ہیچ کس را در ہیچ امر باوے شرکت نیست نہ وجود و حیات او ہم جنس وجود و حیات اشیاء است و نہ علم او مشابہ علم شاں و نہ سمع[3] و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلامِ مخلوقات و مجانس و مشارکِ غیر[4] از مشارکتِ اسمی ہیچ مجانست و مشارکت ندارد صفات و افعالِ او تعالےٰ ہم در رنگ ذات او سبحانہ بیچون و بیچگون است مثلاً[5] صفۃ العلم مراو را سبحانہ صفتے است قدیم و انکشافے است بسیط کہ معلوماتِ ازل و ابد باحوالِ متناسبہ و متضادہ کلیہ

فائدہ: مالا بد منہ یعنی وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ چونکہ اس کتاب کے مسائل ہر مسلمان کے لیے جاننے ضروری ہیں اس لیے مصنف نے اس کتاب کا یہ نام رکھا ہے۔ [1] کتاب الایمان: مصنف نے ایمان کی بحث سے کتاب کو اس لیے شروع کیا ہے کہ ایمان کے بدون کوئی عبادت معتبر نہیں۔ خود موجود است: یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں پیدا کیا ہے۔ اشیاء: یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام موجودات کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

[2] محتاج نیست، ورنہ اللہ کی ذات ناقص ٹھہرے گی۔ یگانہ: یعنی اللہ کی ذات، صفات اور افعال میں کوئی شریک نہیں ہے۔ ہیچ کس سے اسی کی تفسیر کی ہے۔ نہ وجود، اللہ تعالیٰ کا وجود و حیات ذاتی ہے۔ نہ علم، اللہ تعالیٰ کی خود ذات علم کا ذریعہ ہے۔ ممکنات کو علم جب حاصل ہوتا ہے جبکہ معلوم کی صورت یا خود معلوم حاضر ہو۔

[3] سمع و بصر۔ اللہ کے لیے بھی سمع و بصر ہے لیکن اس کی سمع و بصر مخلوق کی سمع و بصر جیسی نہیں ہے۔

[4] غیر از۔ یعنی لفظ دونوں جگہ یکساں ہیں لیکن معنی بدلے ہوتے ہیں۔

[5] مثلاً یہاں سے اللہ کی صفات میں شرکت نہ ہونے کا بیان شروع کیا ہے۔ ازل و ابد۔ یعنی اللہ کی معلومات ماضی اور مستقبل میں ختم نہ ہونے والی ہیں۔

وجزئیہ با اوقاتِ مخصوصہ ہر کدام در آنِ واحد[1] دانستہ است کہ زید در فلاں وقت زندہ است و در فلاں وقت مردہ وہکذا وہمچنیں کلامِ او یک کلامِ بسیط است کہ تمام کتبِ منزلہ تفصیل اوست وخلق وتکوین صفتے است مختص بوے تعالیٰ، ممکن چہ باشد کہ ممکن را پیدا می تواند کرد ممکنات بہ تمامہا چہ جوہر وچہ عرض وچہ افعالِ اختیاریہ[2] بندگاں ہمہ مخلوقِ او تعالیٰ اند اسباب وسائط را روپوشِ فعل خود ساختہ است بلکہ دلیل برثبوت فعل خود کردہ چنانچہ عقلاء از حرکتِ جمادات بہ محرّک پے می برند ومی دانند کہ ایں حرکت فراخور حالِ ایں جماد نیست چہ ایں را فاعلے است ورائے او وہمچنیں آں عقلاء کہ بصیرت شاں بکحلِ شریعت مکتحل شدہ میدانند کہ ممکن[3] پیدا کردن ممکن دیگر گو فعلے باشد از افعال یا عرضے باشد از اعراض نمی تواند کرد آرے ایں قدر فرق درافعالِ اختیاریہ وحرکت[4] جمادات متحقق است وایمان بداں واجب کہ حق تعالیٰ بندگاں را صورتِ قدرت و ارادہ دادہ است وعادۃ اللہ بداں جاری است کہ ہر گاہ بندہ قصدِ فعلے کند حق تعالیٰ آں فعل را پیدا کند وبہ وجود آرد وبنا برہمیں صورتِ ارادہ وقدرت بندہ را کاسب[5] گویند ومدح وذم وثواب وعذاب برآں مترتّب است انکارِ فرق درمیان حرکت جماد وحرکتِ حیوان کفر[6] است وخلاف شرع وخلاف بداہتِ عقل وغیرِ خدا را خالقِ چیزے از اشیاء دانستن ہم کفر است، للہذا

---

[1] آنِ واحد۔ بیک وقت۔ کلام بسیط۔ یعنی اللہ کا کلام حروف وآواز سے مل کر نہیں بنا ہے۔ کتب منزلہ جیسے توریت، انجیل، زبور، قرآن وغیرہ۔ خلق وتکوین پیدا کرنا اور بنانا۔ جوہر جیسے جسم۔ عرض جیسے رنگ وغیرہ۔ [2] افعال اختیاریہ۔ وہ کام جو بندہ اپنے اختیار وارادہ سے کرتا ہے۔ جیسے کھانا، پینا، چلنا، پھرنا۔ یہ بھی خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ محرّک۔ حرکت دینے والا۔ پے۔ سراغ۔ فراخور۔ سزاوار۔ جماد پتھر۔ کحل۔ سرمہ [3] ممکن۔ ممکن کسی دوسرے ممکن کو پیدا نہیں کرسکتا [4] حرکت جمادات۔ یعنی حرکت اضطراری۔ صورت قدرت۔ انسان میں حقیقی قدرت نہیں ہے۔ ورنہ پھر انسان جس وقت جو چاہے کرسکے۔ حالانکہ بسا اوقات ہم ایک بات کرنا چاہتے ہیں اور نہیں کرپاتے۔ بایں ہمہ انسان بہت سے کام اپنے ارادہ سے کرتا ہے۔ اور وہ کام رعشہ کی حرکت کی طرح نہیں ہیں۔ [5] کاسب۔ چونکہ انسان کے ارادہ کے بعد افعال وجود میں آتے ہیں۔ اس لیے انسان کو ان افعال کا کرنے والا بھی سمجھا جاتا ہے ....

[6] کفر است۔ چونکہ اس سے قدرتِ الٰہی کا انکار لازم آتا ہے جو حیوان میں پیدا کی گئی ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قدریہ[1] رامجوس امت گفتہ واو تعالےٰ در ہیچ چیز حلول[2] نہ کند و چیزے در وے تعالیٰ حال نہ بود واو تعالےٰ محیط اشیاء است باحاطۂ ذاتی وقرب ومعیّت بہ اشیاء دارد نہ آں احاطہ[3] وقرب کہ درخور فہم قاصر ما باشد کہ آں شایانِ جنابِ قدس او نیست وآنچہ بکشف وشہود معلوم کنند ازاں نیز منزّہ است ایمان بغیب باید آوردو ہرچہ مکشوف ومشہود گردد۔ شبہ ومثال است آں را تحت لائے نفی باید ساخت ایں چنیں حضرات فرمودہ اند پس ایمان آریم کہ حق تعالیٰ محیط اشیاء است وقریب ومعنی احاطہ وقرب ومعیّت ندانیم کہ چیست و ہمچنیں استوائے[4] او سبحانہ بر عرش وگنجائشِ او در قلبِ مومن ونزولِ او آخرِ شب بآسمانِ پائین کہ در احادیث ونصوص وارد اند وہمچنیں ید ووجہ کہ نصوص بداں ناطق اند ایماں بداں باید آورد وبر معنی ظاہر آں حمل نباید کرد ودر تاویلِ آں نباید آمد وتاویلِ آں را حوالہ بہ علمِ الٰہی باید کرد تا غیر حق را حق ندانستہ باشی در صفات وافعالِ الٰہی غیر از جہل وحیرت نصیبِ بشر بلکہ نصیب ملائکہ ہم نیست انکارِ نصوص کفر است وتاویل جہل مرکب۔ شعر

دُور بینانِ بارگاہِ الست   غیر ازیں پے نبردہ اند کہ ہست

---

[1] قدریہ: معتزلہ کا وہ فرقہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ انسان اپنے کاروبار میں مستقل قدرت کا مالک ہے اور انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے چونکہ اس فرقے نے دو خالق مان لیے ایک اللہ ایک خود انسان۔ اس لیے اس کو آتش پرستوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو یزداں اور اہرمن دو خالقوں کے قائل ہیں [2] حلول نہ کند۔ لہٰذا ان لوگوں کا عقیدہ باطل ہے جو خدا کو کسی بشر کے پیکر میں تسلیم کرتے ہیں۔ محیط۔ گھیرنے والا معیت۔ ساتھ۔ [3] نہ آں احاطہ۔ خدائے تعالیٰ کا کائنات پر جو احاطہ یا معیّت ہے۔ ہم اسکی حقیقت نہیں جان سکتے۔ بکشف۔ مراقبہ میں صوفیائے کرام کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ ذات باری تعالیٰ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مشابہ کوئی چیز ہے اسکو لَا اِلٰہَ کی نفی میں شامل کرنا چاہیئے۔ [4] استوا۔ حضرت حق تعالیٰ کے لیئے لفظ استوا یا لفظ ید وغیرہ جو آیتوں اور حدیثوں میں مستعمل ہوتے ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہے ان کے ظاہری معنی مراد نہ لینے چاہئیں اور نہ ان کی تاویل کی کوشش کرنی چاہیئے بلکہ علمِ الٰہی کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ در صفات۔ حضرت حق کی ذات وصفات کی اصل حقیقت معلوم کر لینا انسانوں بلکہ فرشتوں کی بھی طاقت سے باہر ہے [5] دُور بیناں۔ بارگاہِ خداوندی میں جو زیادہ دور بیں ہیں وہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں سمجھ سکے ہیں کہ وہ ہے۔ الست۔ ازل میں حق تعالیٰ نے آدم کی ذریت کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب نے کہا تھا کیوں نہیں۔ دیگر قرب۔ یعنی حضرت حق تعالےٰ کے قرب کی ایک خاص قسم ہے جو انبیاء اولیاء ملائکہ بلکہ تمام مومنین کو بھی حاصل ہوتی ہے۔

ویک قرب ومعیتِ حق تعالےٰ را نوعِ دیگراست کہ با نوعِ اوّل جزمشارکتِ اسمی مشارکتے ندارد وآں نصیبِ خواصِ بندگان است از ملائکہ وانبیاء واولیاء وعامہ مومناں ہم ازیں نوعِ قرب بے بہرہ نیند ایں قرب درجات غیر متناہی وارد. یعنی لَا تَقِفُ[1] عِنْدَ حَدٍّ حضرتِ مولوی می فرماید۔

بیت۔ اے برادر بے نہایت درگہیست ؛ ہرچہ بروے میرسی بروے مایسیت

خیروشر ہرچہ بوجود می آید وکفر وایمان وطاعت وعصیاں ہرچہ بندہ مرتکب آں می شود ہمہ بارادہ[2] الٰہی است اما حق تعالےٰ از کفر ومعصیت راضی نیست و برآں عذاب مقرر فرمودہ واز طاعت وایمان راضی است وبہ ثواب برآں وعدہ فرمودہ ارادہ چیزے دیگراست ورضا چیزے دیگر۔ وہزاراں ہزار در ود نامعدود نثارِ انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ اگر آنہا مبعوث[3] نمی شدند کسے راہ ہدایت نمی دید وبہ علومِ حقہ نمی رسید ہمہ انبیاء برحق اند اوّل شاں آدم است علیہ السّلام وافضلِ شاں محمد است صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ومعراج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم واسرائے او از مکہ بہ مسجد اقصےٰ[4] واز آنجا بآسمانِ ہفتم وسدرۃ المنتہیٰ حق است وکتابہائے آسمانی کہ بر انبیاء نازل شدہ توریت وانجیل وزبور وقرآن مجید وصحیفہائے ابراہیم وغیرہ ہمہ حق است وبرہمہ انبیاء وہمہ کتابہائے خدا ایمان باید آورد لیکن در ایمان عدد انبیاء وعدد کتابہا ملحوظ نباید داشت کہ عددِ

---

[1] لاتقف: اس قرب کے اَن گنت مرتبے ہیں۔ اَے برادر۔ قربِ الٰہی کا جو مرتبہ بھی حاصل کرلو اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہو۔

[2] بارادہ: انسان سے جو کچھ بُرائی یا اچھائی صادر ہوتی رہتی ہے۔ سب اللہ ہی کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ ارادہ چیزے دیگر۔ اگرچہ مثلاً زید کا کفر کرنا بھی اللہ کے ارادہ سے ہے لیکن اللہ کی رضا اسکے شاملِ حال نہیں ہے۔ ارادہ اور رضامندی دو جداگانہ باتیں ہیں۔ نامعدود۔ اَن گنت۔

[3] مبعوث: یعنی اگر اللہ اپنے انبیاء اور رسُول نہ بھیجتا تو ہمیں ہدایت کا راستہ بتانے والا کوئی نہ ہوتا۔ خاتم النبیین۔ لہٰذا آنحضورؐ کے بعد کسی قسم کی بھی نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔ معراج۔ آنحضورؐ کا جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا اسرا۔ معراج کے سفر کا وہ حصہ جو خانۂ کعبہ سے بیت المقدس تک کا ہے۔

[4] مسجد اقصٰی: بیت المقدس۔ سدرہ۔ بیری کا درخت۔ المنتہیٰ۔ چونکہ وہ ملائکہ مقربین کی بھی پہنچ کی انتہا ہے۔ توریت۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ انجیل۔ وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ زبور۔ وہ آسمانی کتاب جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ صحیفہ۔ مختصر کتاب۔ حضرت ابراہیمؑ پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ عدد۔ انبیاء۔ نبیوں اور ان کی کتابوں کا صحیح شمار کا تو ہمیں علم نہیں لیکن ان پر مجملاً ایمان لانا ضروری ہے۔

آنہا از دلیلِ قطعی ثابت نیست و انبیاء ہمہ معصوم[1] اند از صغائر و کبائر و آنچہ از پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بہ دلیلِ قطعی ثابت شدہ باہمہ آں ایمان باید آورد و ایمان باید آورد کہ ملائکہ بندگان خدا حق اند
معصوم اند از گناہاں و منزّہ اند از مردی و زنی محتاج نیستند بہ اکل و شرب رسانندگانِ وحی و حاملانِ[2]
عرش اند و بہر کارے کہ مامور اند بر آں قائم اند انبیاء و ملائکہ باوجودے کہ اشرف مخلوقات و مقربانِ
درگاہ اند مثلِ سائر مخلوقات ہیچ علم و قدرت ندارند مگر آنچہ خدا آنہا را علم دادہ است و قدرت دادہ و
بذات و صفاتِ الٰہی ایمان دارند چنانچہ سائرِ مسلمانان دارند و در ادراکِ کنہ بہ عجز و قصور معترف و در ادائے
حقوقِ بندگی بہ شکرِ توفیقِ الٰہی ناطق، بندگانِ خاصِ الٰہی را در صفاتِ واجبی[3] شریک داشتن یا آنہا را در عبادت
شریک ساختن کفر است چنانچہ دیگر کفار بہ انکار انبیاء کافر شدند ہمچناں نصاریٰ عیسیٰ را پسر خدا و مشرکانِ
عرب ملائکہ را دختران خدا گفتند و علمِ غیب بآنہا مسلّم داشتند، کافر شدند انبیاء و ملائکہ را در صفاتِ الٰہی شریک
نباید کرد و غیر انبیاء را در صفاتِ انبیاء شریک نباید کرد و عصمت[4] سوائے انبیاء و ملائکہ دیگرے را از صحابہ و اہل
بیت و اولیاء ثابت نباید کرد و متابعت مقصود بر انبیاء باید داشت آنچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
خبر دادہ است بہ آں ایمان باید آورد و آنچہ فرمودہ است بر آں عمل باید کرد آنچہ منع کردہ
ازاں باز باید ماند و قول و فعل ہر کسے کہ سر مو از قول و فعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آں را رد باید
کرد و پیغمبر خبر دادہ است کہ سوالِ منکر و نکیر[5] در قبر حق است و عذابِ قبر مر کافراں را و بعضے گنہگاراں

---

[1] معصوم: بے گناہ، نبیوں سے چھوٹا بڑا کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔ دلیلِ قطعی، وہ دلیل جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ منزّہ فرشتوں میں نہ مردانہ خصوصیات ہیں نہ زنانہ۔ اکل: کھانا۔ شرب: پینا [2] حاملانِ عرش: فرشتے اللہ کے عرش کو سنبھالے ہوتے ہیں۔ قدرت ندارند: فرشتوں میں بھی اپنی ذاتی قدرت و علم نہیں ہے۔ کنہ حقیقت۔ [3] صفاتِ واجبی: وہ صفتیں جو اللہ تعالیٰ کی ہیں، مثلاً رزق دینا۔ مارنا۔ جلانا۔ دیگر کفار۔ یہود حضرت عیسیٰ کے منکر ہیں۔ مشرکانِ عرب: عرب کے مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں اور غیب دان ہیں۔

[4] عصمت: بے گناہی۔ اہل بیت۔ یعنی حضورؐ کے کنبے والے۔ مقصور۔ منحصر۔ قول و فعل۔ یعنی سنت اللہ۔ بعث بعد موت یعنی اس دنیا میں مرنے کے بعد دوسرے عالم میں زندہ رہنا۔

[5] منکر و نکیر: دو فرشتے ہیں جو قبر میں آکر سوالات کریں گے۔ نفخِ صور: صور پھونکنا۔ ریختنِ ستارگان۔ قیامت کے روز ستارے جھڑ جائیں گے۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

راحق است وبعث بعدِ موت روزِ قیامت حق است ونفخ براتے اِماتت واحیا حق است وانشقاقِ آسمانہا وریختنِ ستارگان وپریدن کوہہا وبربادرفتنِ زمین از نفخۂ اولیٰ[1] وبرآمدنِ مُردگاں از قبور وباز پیدا شُدنِ عالم بعدِ عدم بہ نفخۂ ثانیہ ہمہ حق است وحسابِ روزِ قیامت ووزن کردنِ اعمال در میزان وشہادتِ اعضا۔ وگذشتن از صراط کہ بر پشتِ دوزخ باشد تیز تراز شمشیر وباریک تراز مُوحق است بعضے مثلِ برق وبعضے مثلِ باد وبعضے مثلِ اسپ جواد وبعضے آہستہ بگزرند وبعضے در دوزخ اُفتند وشفاعتِ[2] انبیاء واولیاء وصلحاء حق است وحوضِ کوثر حق است آب او سفید تر از شیر وشیریں تر از عسل وبرو کوزہا باشند مثلِ ستارگان ہر کہ ازاں بنوشد باز تشنہ نہ شود۔ وحق تعالےٰ اگر خواہد گناہِ کبیرہ[3] را بے توبہ بخشد واگر خواہد بر صغیرہ عذاب کند وہر کہ باخلاص توبہ کند گناہِ او البتہ موافقِ وعدۂ الٰہی بخشیدہ شود وکفار ہمیشہ در دوزخ معذّب باشند ومسلمانانِ گنہگار اگر در دوزخ درآیند آخر کار خواہ جلد یا بدیر البتہ از دوزخ برآیند وداخلِ بہشت شوند وباز در بہشت ہمیشہ باشند ومسلمان بارتکاب کبیرہ کافر نہ شود ونہ از ایمان برآید وآنچہ از انواعِ عذابِ دوزخ از مار[4] وکژدم وزنجیرہا وطوقہا وآتش وآبِ گرم وزقوم وغسلین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ قرآن بداں ناطق است وانواعِ نعیم جنت از مآکل ومشارب وحور وقصور وغیرہ ہمہ حق است وعمدہ ترین نعمتہائے بہشت دیدارِ خدا است کہ مسلمانان حق تعالیٰ را در بہشت بے پردہ بہ بینند بے جہت وبے کیف وبے مثال، وایمان

---

[1] نفخۂ اولیٰ: پہلی مرتبہ صور پھونکنے پر تمام کائنات درہم برہم ہوجائے گی۔ نفخۂ ثانیہ: دوسری بار صور پھونکنے پر مُردے قبروں سے جی اُٹھیں گے۔ میزان: ترازو۔ شہادت اعضاء: خود انسان کے بدن کے جوڑ انسان کے کارناموں پر گواہی دیں گے۔ صراط: پُل صراط۔ برق: بجلی۔ اسپ جواد: تیز رو گھوڑا۔ [2] شفاعت: سفارش۔ حوضِ کوثر: وہ حوض جس سے آنحضورؐ قیامت میں اپنے اُمتیوں کو سیراب کریں گے۔ عسل: شہد۔ کوزہا: وہ پیالے جن سے حوضِ کوثر کا پانی پلایا جائے گا ستاروں کی طرح صاف شفاف ہوں گے [3] گناہِ کبیرہ: وہ گناہ ہے جس کے کرنے والے پر کوئی وعید یا لعنت آئی ہو یا اس کے کرنے پر کوئی حد جاری ہوتی ہو۔ صغیرہ: چھوٹی قسم کا گناہ۔ وعدۂ الٰہی: خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے گا۔ معذّب: عذاب میں پڑا ہوا [4] مار: سانپ۔ کژدم: بچھو۔ زقوم: سینڈھ۔ غسلین: پیپ۔ انواع: اقسام مآکل: کھانے کی چیزیں۔ مشارب: پینے کی چیزیں۔ حور: حوریں۔ قصور: محلات۔ جہت: سمت۔

عبارت است از تصدیقِ قلبی[1] باگرویدن و تصدیقِ زبانی لیکن تصدیقِ زبانی عند الضرورۃ ساقط شود،
واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمہ عادل بودند۔ اگر از کسے احیاناً ارتکاب معصیتے شدہ تائب و
مغفور گشتہ متواترات از نصوصِ قرآن وحدیث بمدحِ صحابہؓ پُر است و در قرآن است کہ آنہا باہم محبت
ورحمت داشتند و بر کفار غلاظ و شداد بودند۔ ہر کہ صحابہ را باہم مُبغض و بے اُلفت داند منکرِ قرآن است
وہر کہ بآنہا دشمنی وغصہ داشتہ باشد در قرآن بر وے اطلاقِ[2] کفر آمدہ حاملانِ وحی و راویانِ قرآن اند
ہر کہ منکرِ صحابہ باشد او را ایمان بہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات ممکن نیست وباجماعِ صحابہ ونصوص
ثابت است کہ ابوبکرؓ را افضل دانستہ باوے بیعت کردند وبہ اشارۂ ابی بکرؓ بر خلافتِ[3] عمرؓ بعد ابی بکرؓ
بنا بر فضلِ او اجماع آوردند وبعد عمر سہ روز صحابہؓ باہم مشورہ کردہ عثمانؓ را افضل دانستہ بر خلافتِ او اجماع
کردند وباوے بیعت نمودند وبعد عثمانؓ ہمہ اصحابِ مہاجرین وانصار کہ در مدینہ بودند بہ علی مرتضےٰؓ
کسے کہ با او منازعت کردہ مخطی است لیکن سوءِ ظن با صحابہؓ نباید کرد۔ ومشاجراتِ[4] آنہا را بر
محملِ نیک فرود باید آورد۔ وباہر یک محبت وعقیدت باید داشت این است عقائدِ اہلِ حق۔

فصل۔ در اہتمامِ نماز۔ بعد تصحیح عقائد عمدہ ترین در عبادات نماز است در صحیح مسلم از جابرؓ مروی است کہ

---

[1] تصدیقِ قلبی: دل سے ماننا۔ باگرویدن۔ یعنی اپنی خوشی سے نہ کہ جبراً۔ تصدیقِ زبانی۔ زبان سے اقرار کرنا۔ عند الضرورۃ۔ مجبوری کے وقت۔ اصحاب۔ وہ مسلمان جنہوں نے آنحضورؐ کو مسلمان ہوکر دیکھا اور مسلمان ہوکر مرے۔ عادل۔ نیک۔ ارتکاب معصیت۔ گناہ کرنا۔ تائب۔ توبہ کرنے والا۔ مغفور۔ بخشا ہوا۔ متواترات۔ وہ باتیں جن کو نقل کرنے والے ہر زمانے میں اس تعداد میں ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہوجانا عقلاً ناممکن ہو۔ غلاظ و شداد۔ کھرے اور سخت۔ مُبغض۔ بُغض کرنے والا [2] اِطلاقِ کفر۔ قرآن میں مذکور ہے کہ کفار کو صحابہ پر غصہ آتا ہے لہٰذا صحابہ سے بغض رکھنے والا کافر سمجھا جائے گا۔ راویان۔ نقل کرنے والے۔ ممکن نیست۔ جبکہ قرآن اور دیگر ایمانیات کے بر سبیل تواتر نقل کرنیوالے صحابہ ہی ہیں۔ جو شخص صحابہ کو نہ مانے گا اس کا ان چیزوں پر کیسے ایمان ہوسکتا ہے۔ بیعت کردند آنحضورؐ کے وصال کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں صحابہ کا اجتماع ہوا اور سب نے بالاتفاق حضرت ابوبکرؓ کو افضل مان کر بیعت کی۔ [3] خلافت عمرؓ۔ حضرت ابوبکرؓ نے وصال کے وقت حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا چنانچہ سب نے بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ عثمان را۔ حضرت عمرؓ نے وفات کے وقت خلیفہ منتخب کرنے کے لیے ایک جماعت کو نامزد کیا جس نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنایا اور سب نے بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ علیؓ۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ میں جس قدر مہاجرین اور انصار تھے سب نے بالاتفاق حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مخطی۔ غلط کار [4] مشاجرات: اختلافات۔ عبادات۔ یعنی وہ عبادتیں جو بدن سے ادا ہوتی ہیں۔ صحیح مسلم حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ وصلہ۔ پیوند۔

فرمود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ وُصلہ درمیان کفر ترک صلوٰۃ است یعنی ترک صلوٰۃ بکفر می رساند واحمد وترمذی ونسائی از بُریدہؓ ازآں حضرتؐ روایت کردہ اند کہ عہد[1] درمیانِ ما ومیانِ مردم نماز است ہر کہ ترک کند آں را کافر شود۔ وابنِ ماجہ از ابو الدرداءؓ روایت کردہ کہ وصیت کرد مرا خلیل من صلی اللہ علیہ وسلم کہ شرک بخدا نہ کنی اگرچہ کشتہ شوی وسوختہ شوی ونافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن وفرزند ومالِ خود بدر شو ونماز فرض را عمداً ترک مکن ہر کہ نماز فرض عمداً ترک کند ذمہ خدا از وے بریست[2] واحمد ودارمی وبیہقی از عمرو بن عاصؓ از آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نماز فرض محافظت کند او را نور وحجت ونجات باشد روز قیامت وہر کہ محافظت نہ کند نہ او را نور باشد ونہ بُرہان ونہ نجات وباشد او با فرعون[3] وہامان وقارون واُبی بن خلف وترمذی از عبداللہ بن شقیق روایت کردہ کہ اصحاب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ چیز را نمی دانستند کہ ترک آں موجب کُفر باشد مگر نماز را بنا بریں احادیث احمد بن حنبلؒ تارکِ یک نماز را عمداً کافر می داند وشافعیؒ بر وے حکم بہ قتل می کند نہ بکفر ونزد امامِ اعظمؒ او را حبسِ دائمی واجب است تاکہ توبہ کند واللہ اعلم پس باید دانست کہ نماز را شرائط[4] وارکان است چنانچہ ذکر کردہ شود انشاء اللہ تعالےٰ از شرائط نماز طہارتِ بدن است از نجاست حقیقی ونجاست حکمی وطہارتِ پارچہ وطہارتِ مکان۔ پس اوّل مسائل طہارت باید آموخت

---

[1] عہد: ذمہ داری خلیل۔ دوست۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ شرک: اللہ کی ذات یا صفات میں دوسرے کو شریک سمجھنا۔ والدین۔ ماں باپ بدر شو یعنی اگرچہ ماں باپ یہ حکم دیں کہ اپنی بیوی۔ اولاد۔ مال کو اپنے سے جدا کر دو تب بھی والدین کی نہ فرمانی نہ کرنا۔

[2] بریست۔ جو شخص نماز کو قصداً چھوڑے گا خدا اس کا ذمہ دار نہیں۔ محافظت یعنی نماز کو پابندی سے ادا کرتا رہے۔ حجت یعنی ایمان کی دلیل [3] با فرعون یعنی بے نمازی کا حشر کفار اور منافقین کے گروہ میں ہوگا۔ موجب۔ سبب۔ می دانند۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک ایک وقت کی بھی نماز قصداً چھوڑنا کفر ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نماز چھوڑنے والے کی سزا قتل ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قید جب تک توبہ نہ کرے۔ [4] شرائط۔ یعنی وہ چیزیں جن کا نماز سے پہلے کر لینا ضروری ہے۔ ارکان۔ وہ چیزیں جن کا دوران نماز میں کرنا ضروری ہے۔ نجاست حقیقی۔ وہ نجاست جو دیکھنے میں آتے۔ نجاست حکمی۔ وہ نجاست جو نظر نہ آئے۔ پارچہ۔ یعنی نمازی کے کپڑے۔ مکان یعنی نماز کی جگہ۔

کتابُ الطَّہارَة

فصل دَر وضو۔ بدانکہ فرض در وضو چہار چیز است شُستنِ رُو از موئے[1] سر تا زیر ذقن و تا بہر دو گوش و ہر دو دست با ہر دو آرنج و مسحِ چہارم حصّہ سر و شُستنِ ہر دو پائے با ہر دو شتالنگ و اگر ریش گنجان باشد رسانیدنِ آب زیر موئے ریش ضرور نیست۔ اگر ازیں چہار[2] عضو مقدارِ ناخن ہم خشک ماند وضو درست نباشد۔ و نزدِ امام شافعیؒ و احمدؒ و مالکؒ نیت و ترتیب ہم فرض است۔ و نزد مالکؒ پَے بہ پَے شُستن ہم فرض است و نزدِ امام احمدؒ بسم اللہ گفتن و آب در دہن و بینی کردن ہم فرض است و نزد مالکؒ و احمدؒ مسحِ تمام سَر فرض است۔ پس احتیاط در آن است کہ ایں ہمہ بجا آوردہ شود۔

مسئلہ۔ سنّت[3] در وضو آنست کہ اوّل ہر دو دست تا بندِ دست سہ بار بشوید و بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گوید و سہ بار آب در دہن کند و مسواک کند و سہ بار آب در بینی کند و بینی پاک کند و سہ بار تمام رُو بشوید۔ و سہ سہ بار ہر دو دست با ہر دو آرنج بشوید و مسح تمام سر کند یک بار و ہر دو گوش را ہم ہمراہِ سَر مسح کند آبِ جدید شرط نیست و ہر دو پائے را با شتالنگ سہ سہ بار بشوید اگر در پا موزہ داشتہ باشد و موزہ را بعدِ طہارتِ[4] کامل پوشیدہ باشد مقیم را یک شبانہ روز و مسافر را سہ شبانہ روز از وقتِ حدث جائز است کہ موزہ از پا نہ کشد و مسح بر موزہ کردہ باشد و اگر موزہ پاریدہ باشد

---

[1] موئے سَر۔ یعنی وہ بال جو پیشانی پر ہیں۔ ذقن۔ ٹھوڑی۔ آرنج۔ کہنی۔ شتالنگ۔ ٹخنہ۔ موئے ریش۔ داڑھی کے بال [2] چہار عضو۔ یعنی ہاتھ، پیر، منہ اور سر کی وہ مقدار جو فرض ہے۔ نیت۔ یعنی دل سے وضو کا ارادہ کرنا۔ ترتیب۔ یعنی پہلے منہ، پھر ہاتھ، پھر سر، پھر پیروں کا وضو کرنا۔ پَے بہ پَے۔ یعنی اس طور پر وضو کرنا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھو لیا جائے۔ آب در دہن و بینی۔ یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا۔ ایں ہمہ۔ یعنی جو باتیں دوسرے اماموں کے نزدیک فرض ہیں [3] سنت۔ وضو اور غسل میں واجبات نہیں ہیں۔ فرائض کے بعد سنتیں ہیں۔ بندِ دست۔ گٹا۔ بینی پاک کند۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ آرنج۔ کہنی۔ آب جدید۔ یعنی کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا ضروری نہیں ہے۔ سہ سہ بار۔ ہر عضو کو تین بار دھونا سنت ہے۔ کم کی عادت ڈالنا بُرا ہے۔ زیادہ مرتبہ دھونا بھی بیکار بات ہے۔

[4] طہارتِ کامل۔ یعنی پورا وضو کرنے کے بعد موزہ پہنا ہو۔ پاریدہ۔ پھٹا ہُوا۔

بہ قسمیکہ در رفتار مقدارِ سہ انگشتِ پا ظاہر شود مسح بر آں روا نباشد و اگر شخصے با وضو باشد و یک موزہ را از پا کشیدہ بحدیکہ[1] اکثر پا از موزہ بیروں آید یا وقتِ مسح موزہ تمام شد۔ در ہر صورت ہر دو موزہ کشیدہ ہر دو پا بشوید۔ و اعادۂ تمام وضو ضرور نیست مگر نزدِ مالکؒ و فرض در مسح موزہ مقدار سہ انگشت است۔ بر پشتِ پا و سنّت آنست کہ ہر پنج انگشتِ دست از سرِ انگشتانِ پا تا ساق بکشد و ایں نزدِ احمدؒ فرض است و احتیاط دریں است و بعدِ تمام وضو بگوید اَشْهَدُ[2] اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ . سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ و دوگانہ نماز گذارد۔

فصل شکنندۂ وضو ہر چیز است کہ از پیش[3] یا پس بر آید و نجاست سائلہ کہ از تمام بدن بر آید و رواں شود بمکانے کہ شستنِ آں لازم شود و قے کہ بہ پُری دہن طعام باشد یا آب یا تلخہ یا خونِ بستہ سوائے بلغم و نزدِ ابی یوسفؒ اگر بلغم از شکم بہ پُری دہن بر آید وضو بشکند و اگر خون در آبِ دہن بر آید اگر رنگِ آبِ دہن را سُرخ[4] سازد وضو بشکند اگر قے اندک اندک چند بار کرد نزدِ امام محمدؒ اگر غثیان متحد است جمع کردہ شود و نزدِ ابی یوسفؒ اگر مجلس متحد است جمع کردہ شود و خفتن بر پشت یا بر پہلو یا تکیہ زدہ بچیزے کہ اگر کشیدہ شود بیفتد شکنندۂ وضو است و خفتن ایستادہ یا نشستہ بدون تکیہ یا در حالتِ رکوع

---

[1] بحدیکہ۔ یعنی اگر قدم کا اکثر حصہ موزے کی پنڈلی میں نکل کر آچکا ہے تو پھر مسح جائز نہ رہے گا۔ مگر چونکہ امام مالکؒ پے در پے وضو کرنے کو فرض مانتے ہیں اس لیے وضو کو از سرِ نو کرنے کا حکم دیتے ہیں [2] اَشْهَدُ الخ۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور اسکی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے ہیں اور رسُول۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنیوالوں اور پاکی حاصل کرنیوالوں میں سے بنادے۔ اے اللہ تو پاک ہے تیری حمد و ثنا کے واسطے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ دوگانہ۔ دو رکعت [3] پیش یعنی پیشاب نکلنے کی جگہ۔ پس۔ پاخانہ نکلنے کی جگہ۔ سائلہ۔ بہنے والی۔ لازم شود۔ یعنی نجاست بہہ کر بدن کے اس حصہ پر پہنچ جائے جس کا دھونا غسل یا وضو میں ضروری ہے۔ پُری دہن۔ یعنی اس مقدار میں جس کو بلا تکلف مُنہ میں نہ روکا جا سکے۔ تلخہ۔ پت۔ [4] سرخ سازد۔ یعنی خون کا رنگ غالب ہو جائے۔ غثیان۔ متلی۔ مجلس۔ یعنی ایک جگہ بیٹھے بیٹھے چند بار قے آتی۔ بیفتد یعنی اگر کسی چیز کا ایسا سہارا لے کر سویا کہ اگر وہ سہارا ہٹا دیا جاتے تو یہ گر پڑے۔ بر ہیأت مسنونہ۔ یعنی جس طرح پر رکوع و سجدہ کرنا سنّت ہے۔ مستی۔ یعنی نشہ کی حالت۔ بالغ۔ یعنی جس پر نماز فرض ہو چکی ہے۔

یا سجود در ہیأتِ مسنونہ شکنندۂ وضو نیست و دیوانگی و مستی و بیہوشی در حال کہ باشد شکنندۂ وضو است و قہقہۂ بالغ در نمازِ صاحبِ[1] رکوع و سجود شکنندۂ وضو است و مباشرتِ فاحشہ شکنندۂ وضو است و دست رسانیدن بہ شرمگاہ خود بدون پردہ و دستِ مرد اگر زن را بے پردہ رسد نزد امامِ اعظمؒ وضو نمی شکنند و نزدِ دیگر ائمہؒ وضو بشکنند و خوردنِ گوشتِ شتر نزد امام احمدؒ شکنندۂ وضو است و احتیاط ازیں ہر ہمہ اولی است۔

فصل در غسل[2] شستنِ تمام بدن و آب در دہن و در بینی کردن فرض است و سنت آن است کہ اول دست بشوید و نجاستِ حقیقی از بدن پاک کند پستر وضو کند لیکن اگر در جائے کہ آبِ غسل جمع می شود غسل می کند پائے بعدِ غسل بشوید و سہ بار تمام بدن بشوید و بر زن[3] رسانیدنِ آب در بیخِ موہائے بافتہ فرض است و شگافتن موہائے بافتہ ضرور نیست و بر مرد اگر موئے سر داشتہ باشد شگافتن مو و شستن تمام آں از سر تا بن فرض است۔

فصل موجباتِ[4] غسل جماع است در قُبل باشد یا در دبر مرد یا زن اگرچہ انزال نہ شود دیگر انزال است بجہندگی و شہوت در بیداری یا در خواب و از خواب دیدن، بدون انزال غسل واجب نہ شود و دیگر حیض یا نفاس چوں منقطع شود غسل واجب گردد۔

مسئلہ۔ اقلِ حیض[5] سہ روز است و اکثرِ آں دہ روز و اکثرِ نفاس چہل روز است و اقلِ آں را حدے

---

[1] صاحبِ رکوع۔ جس نماز میں رکوع اور سجدہ نہیں ہے اس میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا جیسے جنازہ کی نماز یا سجدۂ تلاوت۔ مباشرتِ فاحشہ شہوت کی حالت میں مرد کی شرمگاہ کا عورت کی شرمگاہ سے ملنا۔ نمی شکنند۔ یعنی عورت یا شرمگاہ کو چھونے سے امام صاحب کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔

[2] در غسل۔ غسل میں تمام بدن دھونا۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی دینا فرض ہے۔ دست بشوید۔ ہاتھ دھوتے اور آبِ دست کرے خواہ نجاست نہ لگی ہو[3] بر زن۔ عورت کے سر کے بال اگر کھلے ہوتے ہیں سب کو دھونا فرض ہے۔ اگر چوٹیاں گندھی ہوتی ہوں تو صرف بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ بر مرد۔ مرد کے بال خواہ گندھے ہوں یا نہ ہوں ہر حالت میں تمام بال دھونا فرض ہے [4] موجباتِ غسل۔ وہ باتیں جو غسل کو فرض بنا دیتی ہیں۔ در قبل۔ شرمگاہ کو کسی شرمگاہ میں داخل کر دینا خواہ منی خارج نہ ہو۔ انزال۔ منی کا نکلنا۔ بجہندگی۔ کود کر۔ از خواب یعنی سوتے میں اگرچہ اپنے آپ کو جماع کرتے دیکھا ہو جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہیں حیض۔ عورت کا ماہواری خون۔ نفاس۔ وہ خون جو عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے [5] اقلِ حیض۔ حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ نفاس کی کم مدت متعین نہیں۔ زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے حیض و نفاس کے دنوں میں جس رنگ کی بھی رطوبت آئے اُسکو حیض و نفاس تصور کیا جائیگا۔ سفیدی کے علاوہ۔ اقلِ طہر۔ دو حیضوں کے درمیان جس پاکی کے دوران میں عورت کو پاک تصور کیا جائیگا۔ وہ کم از کم پندرہ روز کی پاکی ہے۔ از سہ روز کمتر۔ یعنی کم سے کم مدتِ حیض سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدتِ حیض سے زیادہ حیض نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا۔ اسی طرح انتہائی مدتِ نفاس (باقی اگلے صفحہ پر)

نیست دریں مدت بہر رنگ کہ باشد سوائے سفیدی خالص خونِ حیض و نفاس انگاشتہ شود و اقلِ طہر پانزدہ
روز است۔ آنچہ از سہ روز کمتر و از دہ روز زیادہ در حیض دیدہ شود و آنچہ از چہل روز زیادہ در نفاس دیدہ
شود خونِ استحاضہ باشد کہ مانع نماز و روزہ نیست۔ اگر زنے را حیض زیادہ از عادت شود تا دہ روز
مرض نہ گفتہ شود و اگر از دہ روز زیادہ شود پس آنچہ از عادت زیادہ باشد ہمہ آں استحاضہ است و مبتدئہ
را زیادہ از دہ روز استحاضہ گفتہ شود و پاکی کہ درمیانہ مدتِ حیض یا نفاس یافتہ شود حیض و نفاس است۔

مسئلہ۔ از حیض و نفاس نماز ساقط شود۔ قضائے آں واجب نیست و روزہ را حیض و نفاس مانع
است لیکن قضا واجب شود و جماع در حیض و نفاس حرام است نہ در استحاضہ و حیض اگر پیش از دہ
روز منقطع شود بدون غسل کردنِ زن وطی حلال نشود۔ مگر آنکہ وقت نمازے بگذرد و در انقطاع بعد
دہ روز بدون غسل ہم وطی جائز است نزد امام اعظمؒ و نزدِ اکثر ائمہ بدون غسل جائز نیست۔

مسئلہ۔ بے وضو را دست رسانیدن بمصحف بے پردہ جائز نیست و خواندن قرآن جائز است و در
حالتِ جنابت و حیض و نفاس خواندن قرآن ہم جائز نیست۔ نہ در آمدن بمسجد و نہ طواف کعبہ۔

فصل در نجاسات۔ بولِ جانورے کہ گوشت او حلال است و بول اسپ و پس افگندۂ پرندگانِ حرام
گوشت نجس است بہ نجاست خفیفہ کمتر از ربع پارچہ عفو است یعنی از چہارم حصۂ تختہ یا دامن یا تریز

سے زیادہ نفاس نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا۔ اس حالت میں عورت روزہ نماز ادا کرے گی۔ اگر زنے۔ مثلاً کسی عورت کو ہر ماہ چار روز حیض آتا تھا۔ اس ماہ نو دن خون
آیا تو یہ سب دن حیض کے شمار کیے جائیں گے لیکن اگر گیارہ بارہ دن آگیا تو پھر چار دن حیض کے اور بقیہ دن استحاضہ کے ہوں گے۔ [۱] مبتدئہ۔ وہ عورت
جسکو پہلے پہل حیض آنا شروع ہوا ہے۔ پاکی۔ یعنی حیض و نفاس کے دنوں میں اگرچہ خون نہ آرہا ہو پھر بھی وہ پاک نہ سمجھی جائیگی۔ از حیض۔ حیض و نفاس کے
زمانہ میں نماز معاف ہو جاتی ہے۔ روزوں کی بھی اجازت نہیں ہے لیکن وہ قضا کرنے ہوں گے [۲] وقت نمازے۔ مثلاً عورت ظہر کے اول وقت
میں پاک ہو گئی تھی اور ظہر کا پورا وقت گزر کر عصر کا وقت آجائے تو بدون غسل کے جماع جائز ہوگا۔ اور اگر ظہر کے آخر وقت میں پاک ہوتی تھی تو ظہر کا
اگر اس قدر وقت بھی باقی تھا کہ وہ غسل کر کے کپڑے پہن کر نماز کی نیت باندھ سکتی تو عصر کا وقت شروع ہونے پر بدون غسل کے جماع جائز ہوگا۔
بے پردہ۔ جو کپڑا انسان پہنے ہوتے ہے یا قرآن پر چڑھا ہوا ہے اس کو پردہ نہ سمجھا جاتے گا۔ در حالتِ جنابت۔ بے وضو کے
بے حفظ قرآن پڑھنا جائز ہے بے غسل نہ قرآن پڑھ سکتا ہے نہ مسجد میں جا سکتا ہے نہ طواف کعبہ کر سکتا ہے [۳] بول۔ پیشاب
پس افگندہ۔ یعنی بیٹ۔ حرام گوشت۔ جن کا گوشت کھانا حرام ہے [۴] نجاست۔ گندگی۔ خفیفہ۔ ہلکی۔ تریز۔ کلی

(باقی اگلے صفحہ پر)

یا آستین اگر کمتر ازاں بیالاید نماز را مانع نباشد لیکن آب را فاسد کند و پس افگندۂ پرندگان حلال گوشت سوائے ماکیان و بط پاک است و بولِ آدمی اگرچہ صغیر باشد و بول خر و جانورانِ حرام گوشت و پس افگندۂ آدمیان و چہار پائگان نجس است بہ نجاست غلیظہ و ہمچنیں خونِ سال ہر جانور و شراب انگوری و منی۔

مسئلہ در نجاستِ غلیظہ مقدارِ درہم یعنی مساحتِ عرضِ کف در رقیق و مقدار چہار و نیم ماشہ در غلیظ عفو است لیکن آب را فاسد کند۔

مسئلہ و پس خوردۂ آدمی اگرچہ کافر باشد و اسپ و جانورانِ حلال گوشت و عرق آنہا و عرقِ خر و استر پاک است و پس خوردۂ گربہ و موش و دیگر جانوران خانگی مثل کرفش و مانندِ آں و پرندگانِ حرام گوشت مکروہ است و پس خوردۂ خوک و سگ و فیل و چہار پائگانِ حرام گوشت سوائے گربہ و مانند آں نجس است۔

مسئلہ بول اگر مثل سر سوزن مترشح شود عفو است۔

فصل طہارت از نجاستِ حکمی[1] حاصل نشود مگر از آب پاک کہ از آسماں فرود آید یا از زمین بر آید مثلِ آب دریا و چاہ و چشمہ پس از آبِ درخت یا ثمر[2] مثل آب تربوز یا انگور یا کیلا طہارت حاصل نہ شود، اگر در آب چیزے پاک افتد مانند خاک یا صابون یا زعفران وضو ازاں جائز است مگر وقتیکہ رقتِ اورا

ماکیان و بط۔ یعنی مرغی اور بطخ کی بیٹ ناپاک ہے صغیر۔ بچہ۔ غلیظہ۔ سخت۔ سائل۔ بہنے والا۔ شراب انگوری۔ انگور سے بنی ہوتی شراب۔ درہم۔ روپیہ سے بڑا ایک چاندی کا سکہ تھا۔ رقیق۔ پتلی۔ نجاست غلیظہ۔ گاڑھی نجاست۔ فاسد کند۔ یعنی پانی ناپاک ہوجائیگا۔ پس خوردہ۔ سامنے کا بچا ہوا کھانا۔ عرق۔ پسینہ۔ خر۔ گدھا۔ استر۔ خچر۔ گربہ۔ بلی۔ موش۔ چوہا۔ کرفش۔ چھپکلی۔ خوک۔ سوئر۔ سگ۔ کتا۔ فیل۔ ہاتھی۔ سر سوزن۔ سوئی کا ناکہ۔ مترشح شود۔ یعنی چھینٹیں پڑجائیں۔

[1] نجاست حکمی۔ وہ نجاست جو نظر نہیں آتی۔ لیکن شریعت اس کو نجاست قرار دیتی ہے۔ جیسے بے وضو ہونا۔ یا بے غسل ہونا۔

[2] یا ثمر۔ یعنی اگر کسی پھل یا درخت کو نچوڑ کر پانی نکالا گیا ہے تو اس پانی سے نجاست حکمی زائل نہ ہوگی۔

دور کند یا در اجزاء از آب برابر یا زیادہ مخلوط[۱] شود چنانچہ نیم سیر گلاب در نیم سیر آب مخلوط شود۔ یا آنکہ نامِ آب از و دور شود نامِ آں شوربا یا گلاب یا سرکہ یا مانند آں شود۔ در آں صورت وضو و غسل ازاں باجماع جائز نہ باشد و شستنِ پارچۂ نجس و مانندِ آں ازاں نزدِ امام اعظمؒ جائز باشد و نزدِ امامِ محمدؒ و شافعیؒ وغیرہ جائز نہ باشد۔

مسئلہ منی[۲] غلیظ خشک اگر از پارچہ تراشیدہ شود پارچہ پاک گردد و شمشیر و مانندِ آں از مسح کردن پاک شود و زمینِ نجس اگر خشک شود و اثرِ نجاست باقی نماند برائے نماز پاک شود نہ برائے تیمم و ہمچنیں دیوار و خشتِ مفروش و درخت و گیاہِ غیر مقطوع و مقطوع بدونِ شستن پاک نہ شود۔

مسئلہ نجاست کہ نمودار[۳] باشد بہ شستن مقدارے کہ عینِ او زائل شود نزدِ امامِ اعظمؒ پاک شود و نزدِ بعضے بعد زوالِ عین سہ بار باید شست و ہر بار اگر ممکن باشد باید[۴] افشرد و الا خشک باید کرد تا کہ تقاطر نماند و نجاست کہ نمودار نہ باشد آں را سہ بار یا ہفت بار باید شست و ہر بار باید افشرد و سرگیں اگر سوختہ خاکستر شود نزدِ امامِ محمدؒ پاک شود نہ نزدِ امام ابی یوسفؒ و ہمچنیں خر اگر در نمک سار افتد و نمک شود پاک شود نزدِ محمدؒ نہ نزدِ ابی یوسفؒ و پوستِ مردار بدباغت پاک شود۔

مسئلہ آبِ جاری و آبِ کثیر از افتادنِ نجاست در آں یا گزشتنِ آں بر نجاست نجس نہ شود۔ مگر وقتیکہ از نجاست رنگ یا مزہ یا بو در آں ظاہر شود۔

---

[۱] مخلوط۔ ملا ہوا۔ نامِ آب۔ یعنی اسکو پانی نہ کہا جاسکتا ہو۔ شستن پارچہ۔ یعنی نجاستِ حقیقی سے اسکے ذریعہ پاکیزگی حاصل ہوجائیگی [۲] منی غلیظ۔ گاڑھی منی۔ مانندآں یعنی ہر وہ چیز جو سخت اور ہموار ہو۔ اور اسمیں نجاست کے اجزاء نہ گھس سکیں۔ جیسے کچ کے برتن وغیرہ۔ نہ برائے تیمم۔ اس طرح کہ زمین پر نماز جائز ہوگی۔ تیمم جائز نہ ہوگا۔ خشتِ مفروش۔ یعنی پکّی اینٹ جو فرش پر لگی ہوتی ہے اگر جدا ہے تو پھر دھونے سے پاک ہوگی۔ مقطوع۔ کٹی ہوتی چیز [۳] نمودار باشد۔ یعنی دیکھنے میں آسکے۔ مقدارے۔ یعنی اتنا دھونا ضروری ہے کہ اس نجاست کے اجزاء زائل ہوجائیں۔ دھونے کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے [۴] باید افشرد۔ نچوڑنا چاہیئے۔ تقاطر۔ قطرے ٹپکنا۔ سہ بار ضروری ہے۔ ہفت بار۔ مستحب ہے [۵] سرگیں۔ گوبر۔ خر۔ گدھا۔ نمکسار۔ نمک کی کان۔ دباغت۔ کھال کی رنگائی [۶] از نجاست۔ پانی کے تین وصف ہیں۔ رنگ۔ مزہ۔ بُو۔ اگر نجاست کے گرنے سے کوئی ایک وصف بدل جائیگا تو پانی ناپاک ہوجائیگا۔ جدول۔ پانی کی نالی میزاب۔ پرنالہ۔ سقف۔ چھت۔ والا پاک۔ یعنی وہ پانی زیادہ ہے جو نجاست کو لگ کر گزر رہا ہے تو سب پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ۔ اگر سگ در جدولِ آب جاری نشستہ باشد یا مردارے در آں افتادہ باشد یا متصلِ میزاب نجاست افتادہ باشد و آبِ سقف در باراں از آں میزاب رواں شود پس اگر اکثر آب بہ سگ و نجاست رسیدہ رواں می شود نجس باشد و الّا پاک باشد۔

مسئلہ۔ آبِ قلیل[1] باندک نجاست نجس شود۔

مسئلہ۔ قُلّتین کہ پنج مشکِ آب باشد ہر مشک مقدار صد رطل کہ یک من و پنج سیر ایں دیار باشد مجموع پنج من و بست و پنج آثار نزد اکثر ائمہ کثیر است و نزدِ امام اعظمؒ آب کثیر آن است کہ از حرکت دادن یک طرف طرفِ دوم متحرک نہ شود و متاخراں آں را بہ دہ ذراع در دہ تقدیر کردہ اند۔

مسئلہ۔ در چاہ[2] اگر جانورے افتد و میرد پس اگر آماسیدہ شود یا پارہ پارہ شود۔ تمام آب آں چاہ کشیدہ شود و اگر نہ[3] پس اگر جانور کلاں است مثل گربہ یا کلاں تر ازاں نیز تمام آبِ چاہ کشیدہ شود و ہمچنیں اگر سہ جانور متوسط باشد مثل کبوتر و اگر جانور خرد است مثل مُوش و عصفور از مُردنِ آں بست دلو کشیدہ شود تا سی و از مثل کبوتر چہل دلو کشیدہ شود تا شصت و سہ عصفور حکم یک کبوتر دارد واللہ اعلم۔

فصل۔ در تیمم۔ اگر مصلّی بر آب قادر نباشد بہ سبب دوری آب یک کُروہ و کُروہ چہار ہزار قدم یا بہ سببِ خوف حدوثِ بیماری یا درنگ در شفا یا زیادتِ مرض یا خوفِ

---

[1] آب قلیل۔ جو دہ در دہ نہ ہو۔ قلتین۔ قُلّہ کا تثنیہ ہے۔ قُلّہ پانی کے مٹکے کو کہتے ہیں۔ دو قُلّے پانی ہندوستان کے حساب سے پانچ من پچیس سیر ہوتا ہے۔ اکثر ائمہ پانی کی اس مقدار کو کثیر کہتے ہیں اور اس سے کم کو قلیل۔ احناف اس حوض کے پانی کو کثیر کہتے ہیں جس کے ایک کنارے پر غسل کرنے یا وضو کرنے سے دوسرے کنارے کا پانی نہ ہلے۔ متاخرین نے ایسے حوض کا اندازہ یہ بتایا ہے کہ وہ سَو گز مربع ہوتا ہے گز سے چوبیس انگشت والا گز مراد ہے۔

[2] چاہ۔ کنواں۔ آماسیدہ شود۔ پھول جائے۔ پارہ پارہ شود۔ پھٹ جائے۔

[3] واگرنہ۔ یعنی جانور گر کر پھولا پھٹا نہیں ہے۔ گربہ۔ بلّی۔ کلاں تر۔ جیسے انسان۔ بکری متوسط۔ درمیانہ۔ مُوش۔ چوہا۔ عصفور۔ چڑیا۔ دلو۔ یعنی وہ ڈول جس سے عام طور پر پانی بھرا جاتا ہے۔ مُصلّی۔ نماز پڑھنے والا۔ کروہ۔ چار ہزار قدم کا فاصلہ۔ ایک میل۔ حدوث۔ پیدا ہونا۔

دشمن یا درندہ یا خوف تشنگی یا میسر نہ شدنِ دلو یا رسن[1] او را جائز است کہ عوضِ وضو و غسل تیمّم کند بر جنس زمین خاک باشد یا ریگ یا چونہ یا گچ یا سنگ سرخ یا سیاہ یا مرمر بشرطیکہ پاک باشد۔

مسئلہ۔ اوّل نیتِ تیمّم کند و ہر دو دست بر زمین زدہ یک بار بر تمام روئے بمالد و باز بر زمین زدہ بر ہر دو دست با آرنج بمالد ایں سہ چیز در تیمّم فرض است اگر مقدار ناخن ہم از دست یا روئے باقی ماند کہ دست آنجا نہ رسیدہ باشد تیمّم روا نباشد پس انگشتری را حرکت باید داد و خلال در انگشتاں باید کرد۔

مسئلہ۔ تیمّم پیش از وقتِ نماز جائز است و از یک تیمّم چند نماز فرض و نفل خواندن جائز است۔

مسئلہ۔ اگر بر آب قادر شود تیمّم باطل گردد۔ و اگر در عین نماز بر آب قادر شود نماز کہ بہ تیمّم شروع کردہ باطل گردد۔

مسئلہ۔ اگر بدنِ مصلّی یا پارچۂ او نجس باشد و بر استعمالِ آب قادر نباشد او را نماز با نجاست جائز است اگر بر پارچۂ پاک بقدر سترِ عورت قادر نباشد۔

---

[1] رسن۔ رسی۔ جنسِ زمین۔ جو چیز جل کر راکھ ہو جائے جیسے لکڑی وغیرہ یا پگھلانے سے پگھل جاتے۔ جیسے سونا چاندی۔ یہ جنس زمین سے نہیں ہیں نیت یعنی کسی ایسی مقصود عبادت کے ارادے سے تیمّم کرے جو بدون طہارت کے ادا نہ ہو سکتی ہو۔ آرنج۔ کہنی۔ سہ چیز۔ نیت چہرہ کا مسح، ہاتھوں کا مسح۔ انگشتری یعنی انگوٹھی جو انگلی میں پہنے ہو۔ از یک تیمّم۔ یعنی جس طرح ایک وضو سے بہت سی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح تیمّم کا حکم ہے۔ اگر بر آب یعنی پانی ملنے پر تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔ نماز کی حالت میں تیمّم ٹوٹ جانے سے از سر نو نماز پڑھنی ہوگی۔ اگر بر پارچۂ پاک۔ یعنی جس قدر بدن کا حصہ نماز میں ڈھانپنا ضروری ہے اس کے قابل بھی پاک کپڑے نہ ملے تو پھر ناپاک کپڑے میں نماز جائز ہوگی۔

کِتابُ الصَّلٰوۃ

فصل۔ نماز[1] از در آمدنِ وقت در حالتِ اسلام و عقل و بلوغ و پاکی از حیض و نفاس فرض میشود۔
مسئلہ۔ اگر وقت بقدرِ تحریمہ باقی باشد کہ کافر مسلمان شد یا طفل بالغ گشت یا مجنون عاقل شد نماز بر وُے فرض شد و بعد انقطاعِ حیض و نفاس بقدرِ غسل و تحریمہ اگر وقتِ نماز باقی باشد نماز فرض شود۔
فصل۔ وقت نمازِ فجر از طلوع صبح[2] صادق است تا طلوعِ کنارۂ آفتاب و وقتِ ظہر بعد زوال است تا کہ سایۂ ہر چیز ہمچندِ او شود سوائے سایۂ اصلی و آں یک نیم قدم در ساون باشد و پس و پیش آں چہار ماہ یک یک قدم بیفزاید و بعد ازاں در ہر ماہ دو دو قدم بیفزاید تا کہ در ماہِ ماہ دہ نیم قدم باشد و قدم عبارت از ہفتم حصہ ہر چیز است ایں قول امام ابی یوسفؒ و محمدؒ و جمہور علماء است و از امام اعظمؒ ہم روایتے است ایں چنیں و روایتِ مفتیٰ[3] بہ از امام اعظمؒ آن است کہ وقتِ ظہر باقی ماند تا کہ سایۂ ہر چیز دو چندِ آں شود سوائے سایۂ اصلی و بعد گذشتنِ وقت ظہر بر ہر دو قول وقت عصر[4]

---

[1] نماز از در آمدن۔ یعنی ایک عاقل بالغ مسلمان جو کہ حیض و نفاس میں مبتلا نہ ہو نماز کا وقت ہو جانے پر نماز فرض ہو جاتی ہے بقدر تحریمہ یعنی نماز کا اتنا وقت بھی اگر مل جاتے جس میں نیت باندھ سکے [2] صبح صادق۔ صبح کاذب وہ سفیدی کہلاتی ہے جو کہ طولاً نمودار ہوتی ہے چونکہ اس صبح کی اُفق تصدیق نہیں کرتا ہے۔ اس لیے اس صبح کو کاذب کہا جاتا ہے اس کے بعد ایک سفیدی آسمان کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے جس کے ساتھ اُفق بھی روشن ہو جاتا ہے۔ تو گویا اُفق کی سفیدی نے اُس صبح کی تصدیق کر دی ہے۔ لہٰذا اس کو صادق کہا جاتا ہے۔ [3] مفتیٰ بہ امام صاحب اور صاحبین کے اقوال کی پوری تشریح صفحہ نمبر ۱۲ پر بلاحظہ فرمائیں۔ [4] وقتِ عصر۔ سورج پیلا پڑنے سے پہلے نماز عصر بلا کراہت درست ہے۔ اسکے بعد کا وقت مکروہ ہے۔ در آں وقت۔ غروب آفتاب کے وقت صرف اس روز کے عصر کی نماز ہو جاتی ہے۔ وہ بھی کراہت تحریمی کے ساتھ۔

است تاکہ آفتاب زرد و بے شعاع نہ شود و بعد ازاں وقتِ عصر مکروہ است تا غروبِ آفتاب در آں وقت عصرِ ہماں روز با کراہت تحریمی جائز است۔ و دیگر نماز فرض و نفل جائز نیست و بعد غروبِ آفتاب وقت مغرب است تا غروبِ شفق[1] سرخ نزدِ اکثر علماء و نزد امام اعظمؒ بر قولے تا شفق سفید وقت مغرب باقی ماند لیکن بعد انبوہ[2] ستارگان نماز مغرب مکروہ باشد بہ کراہتِ تنزیہی و بعد گزشتن وقت مغرب بر ہر دو قول وقتِ عشاء است تا نصفِ شب نزد جمہور و نزدِ امام اعظمؒ تا صبح بہ کراہت تحریمی و وقتِ وتر بعد[3] ادائے عشاء است تا طلوعِ صبح و تاخیر ظہر در گرما و تاخیر عشاء تا ثلثِ شب و در روشنی روز خواندنِ صبح بہ حدیکہ بقراءت مسنون نماز ادا کند و اگر فساد ظاہر شود باز بقراءتِ مسنون ادا کند مستحب است و در دیگر نمازہا نزد فقیر تعجیل اولیٰ است

سایۂ اصلی کی بحثیں سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ حسب ذیل اصطلاحیں سمجھ لی جائیں۔

۱۔ قدم۔ ہر شے کے قد کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں جو ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہے۔

۲۔ دقیقہ۔ ساٹھ آن کا ہوتا ہے۔

۳۔ آن۔ جس میں گیارہ بار اللہ کہا جا سکے۔

۴۔ ساعت یا گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے۔

۵۔ پل ساٹھ ریزے کی ہوتی ہے۔

[1] شفق غروب آفتاب کے بعد ابتداءً افق پر سرخی آتی ہے۔ اس سے کچھ دیر بعد سفیدی آتی ہے۔ امام صاحب شفق سے یہ سفیدی مراد لیتے ہیں دیگر امام سرخی کو شفق کہتے ہیں [2] انبوہ کثرت۔ ہر دو قول یعنی مغرب کا آخری وقت سرخی کو کہا جاتے یا سفیدی کو۔ نزدِ جمہور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے نزدیک عشاء کے آخری وقت میں اختلاف ہے لیکن فقہ کی دیگر کتب معتبرہ اختلاف کو ظاہر نہیں کرتیں ہیں بلکہ سب کے نزدیک ایک تہائی شب تک وقت مستحب ہے اور نصف شب تک وقت مباح اور نصف شب کے بعد صبح تک وقتِ مکروہ ہے [3] بعد ادائے عشاء۔ یہ صاحبین کا قول ہے۔ امام صاحب کے نزدیک وتر و عشاء کا ایک ہی وقت ہے البتہ عشاء پہلے اور وتر بعد میں پڑھنا واجب ہے۔ و در روشنی۔ یعنی صبح کی نماز اسقدر اُجالے میں پڑھنا مستحب ہے کہ نماز مسنون قراءت کے ساتھ پڑھی جاتے اور پھر بھی اس قدر وقت باقی رہ جاتے کہ اگر فساد کی وجہ سے نماز کو لوٹانا ضروری ہو جاتے تو مسنون قراءت سے اس کو لوٹایا جا سکے۔

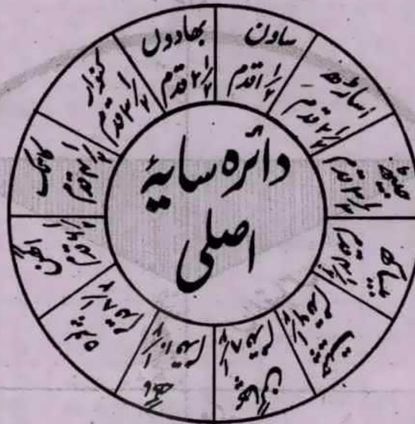
۶۔ ریزہ۔ وقت کی وہ مقدار ہے جس میں دو حرفی لفظ مثلاً "آن" کہا جا سکے۔

مندرجہ ذیل نقشہ میں سات مہینہ کا حساب اس طرح دیا ہے کہ ساون کا سایہ اصلی ڈیڑھ قدم بتایا ہے پھر اس سے پہلے تین مہینوں اور بعد کے تین مہینوں میں ایک ایک قدم کا اضافہ ہونا بتایا ہے جس کو اس طرح ملاحظہ کیا جاتے۔

بیساکھ[۴]	جیٹھ[۳]	اساڑھ[۲]	ساون[۱]	بھادوں[۲]	کنوار[۳]	کاتک[۴]
۴ ½	۲ ½	۲ ½	۱ ½	۲ ½	۳ ½	۴ ½

ان سات مہینوں کے علاوہ باقی ماندہ مہینوں میں دو دو قدم دونوں طرف زیادہ بڑھاتے جائیں۔

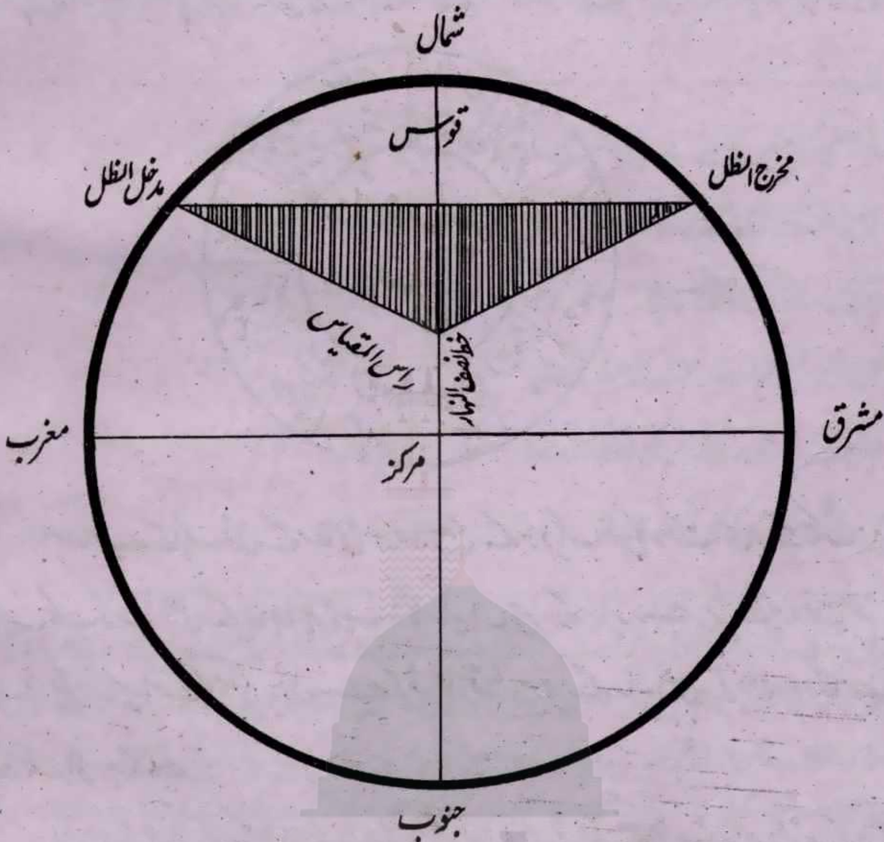
چیت	پھاگن	ماگھ	پوہ	اگھن
۶ ½	۸ ½	۱۰ ½	۸ ½	۶ ½



امام صاحب کے ایک قول کے مطابق اور صاحبین کے نزدیک ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سایۂ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ اس چیز کے برابر رہے۔ بڑھنے پر وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن امام صاحب کا مفتیٰ بہ قول یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہر چیز کے سایۂ اصلی کے علاوہ دوگنا سایہ ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سایۂ اصلی کی پہچان کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بالکل ہموار زمین پر ایک دائرہ بنا لو اور دائرہ کے بالکل بیچ میں قطر دائرہ کے چوتھائی سے بڑی نوکیلے سر کی ایک لکڑی گاڑھ دو۔ جب سورج طلوع ہو گا تو اس لکڑی کا سایہ

دائرہ سے باہر نکلا ہُوا ہوگا جوں جوں سورج چڑھے گا سایہ کم ہوتا ہوا دائرہ کے اندر داخل ہونا شروع ہو جائے گا۔ دائرہ کے محیط پر جب یہ سایہ پہنچے اور اندر داخل ہونا شروع ہو تو محیط پہ اس جگہ ایک نشان لگا دو جہاں سے سایہ اندر داخل ہو رہا ہے۔ پھر دوپہر کے بعد یہ سایہ بڑھ کر دائرہ کے محیط سے نکلنا شروع ہوگا جس جگہ محیط سے یہ سایہ باہر نکلے اس جگہ بھی محیط پر نشان لگا لو۔ پھر ان دونوں نشانوں کو ایک خطِ مستقیم کھینچ کر ملا دو۔ اب محیط دائرہ کے اس قوسی حصّہ کے نصف پر جو کہ ان دونوں نشانوں کے درمیان ہے ایک نشان قائم کر کے اس کو خطِ مستقیم کے ذریعہ جو مرکزی دائرہ پر سے گزرے محیط تک پہنچا دو یہ خط نصف النہار کہلاتے گا اور جو سایہ کہ اس خط پر پڑے گا وہ سایۂ اصلی کہلاتے گا۔



جدول اقدار سایۂ اصلی

تحویل آفتاب در بروج	۱ حمل	۲ ثور	۳ جوزا	۴ سرطان	۵ اسد	۶ سنبلہ	۷ میزان	۸ عقرب	۹ قوس	۱۰ جدی	۱۱ دلو	۱۲ حوت	عرض البلد	طول البلد
تطابق تحویل تاریخ ہائے عیسوی	۲۱ مارچ	۲۱ اپریل	۲۲ مئی	۲۲ جون	۲۳ جولائی	۲۳ اگست	۲۳ ستمبر	۲۳ اکتوبر	۲۲ نومبر	۲۲ دسمبر	۲۰ جنوری	۱۹ فروری		
اقدام و دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ	قدم دقیقہ
احمد نگر (بمبئی)	۲ ۲۵	۰ ۵۵	۰ ۲۰	۰ ۳۲	۰ ۲۰	۰ ۵۵	۲ ۲۵	۴ ۴	۵ ۴۷	۶ ۲۶	۵ ۴۷	۴ ۴	۱۹ ۵	۷۲ ۴۸
اورنگ آباد	۲ ۲۷	۱ ۷	۰ ۰	۰ ۲۱	۰ ۰	۱ ۷	۲ ۲۷	۴ ۲۲	۶ ۲	۶ ۴۵	۶ ۲	۴ ۲۲	۱۹ ۵۳	۷۵ ۲۳
سورت	۲ ۴۵	۱ ۱۳	۰ ۸	۰ ۱۴	۰ ۸	۱ ۱۳	۲ ۴۵	۴ ۲۳	۶ ۱۴	۷ ۰	۶ ۱۴	۴ ۲۳	۲۱ ۱۲	۷۲ ۵۲
کلکتہ	۲ ۵۰	۱ ۱۸	۰ ۱۳	۰ ۱۱	۰ ۱۳	۱ ۱۸	۲ ۵۰	۴ ۲۹	۶ ۲۱	۷ ۸	۶ ۲۱	۴ ۲۹	۲۲ ۳۴	۸۸ ۲۴
احمد آباد گجرات	۳ ۱	۱ ۲۷	۰ ۲۲	۰ ۱	۰ ۲۲	۱ ۲۷	۳ ۱	۴ ۵۱	۶ ۳۹	۶ ۲۷	۶ ۳۹	۴ ۵۱	۲۳ ۲	۷۲ ۳۸
مرشد آباد	۳ ۱۵	۱ ۴۱	۰ ۳۴	۰ ۱۲	۰ ۳۴	۱ ۴۱	۳ ۱۵	۵ ۱۱	۷ ۴	۷ ۵۶	۷ ۴	۵ ۱۱	۲۴ ۱۱	۸۸ ۱۹
الٰہ آباد	۳ ۲۵	۱ ۴۹	۰ ۴۲	۰ ۱۹	۰ ۴۲	۱ ۴۹	۳ ۲۵	۵ ۲۳	۷ ۱۹	۸ ۱۲	۷ ۱۹	۵ ۲۳	۲۵ ۲۸	۸۱ ۵۴
بنارس	۳ ۲۷	۱ ۵۱	۰ ۴۴	۰ ۲۱	۰ ۴۴	۱ ۵۱	۳ ۲۷	۵ ۲۶	۷ ۲۲	۸ ۱۶	۷ ۲۲	۵ ۲۶	۲۵ ۳۰	۸۲ ۰
پٹنہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۲۵ ۲۷	۸۵ ۱۳
جون پور	۳ ۲۸	۱ ۵۱	۰ ۴۴	۰ ۲۱	۰ ۴۴	۱ ۵۱	۳ ۲۸	۵ ۲۷	۷ ۲۴	۸ ۱۷	۷ ۲۴	۵ ۲۷	۲۵ ۴۶	۸۲ ۴۴
لکھنؤ و فیض آباد	۳ ۳۰	۱ ۵۳	۰ ۴۶	۰ ۲۲	۰ ۴۶	۱ ۵۳	۳ ۳۰	۵ ۲۹	۷ ۲۷	۸ ۲۰	۷ ۲۷	۵ ۲۹	۲۶ ۵۵	۸۰ ۵۹
آگرہ	۳ ۳۲	۱ ۵۵	۰ ۴۸	۰ ۲۴	۰ ۴۸	۱ ۵۵	۳ ۳۲	۵ ۳۱	۷ ۲۹	۸ ۲۴	۷ ۲۹	۵ ۳۱	۲۷ ۱۰	۷۸ ۵
بدایوں	۳ ۳۸	۲ ۰	۰ ۵۳	۰ ۲۹	۰ ۵۲	۲ ۰	۳ ۳۸	۵ ۴۰	۷ ۴۲	۸ ۴۰	۷ ۴۲	۵ ۴۰	۲۸ ۲	۷۹ ۱۰
سنبھل	۳ ۴۸	۲ ۸	۰ ۵۹	۰ ۳۷	۰ ۵۹	۲ ۸	۳ ۴۸	۵ ۵۲	۷ ۵۹	۸ ۵۴	۷ ۵۹	۵ ۵۲	۲۸ ۳۵	۷۸ ۳۷
دہلی	۳ ۴۹	۲ ۱۰	۱ ۱	۰ ۳۸	۱ ۱	۲ ۱۰	۳ ۴۹	۵ ۵۴	۸ ۲	۸ ۵۸	۸ ۲	۵ ۵۴	۲۸ ۳۷	۷۷ ۱۲
پانی پت	۳ ۵۲	۲ ۱۱	۱ ۴	۰ ۴	۱ ۴	۲ ۱۱	۳ ۵۲	۵ ۵۸	۸ ۶	۹ ۲	۸ ۶	۵ ۵۸	۲۹ ۲۳	۷۷ ۱
ہردوار	۴ ۵	۲ ۲۳	۱ ۱۴	۰ ۵۰	۱ ۱۴	۲ ۲۳	۴ ۵	۶ ۱۵	۸ ۳۱	۹ ۳۵	۸ ۳۱	۶ ۱۵	۲۹ ۵۸	۷۸ ۱۳
سرہند	۴ ۸	۲ ۲۵	۱ ۱۵	۰ ۵۱	۱ ۱۵	۲ ۲۵	۴ ۸	۶ ۱۸	۸ ۳۵	۹ ۴۱	۸ ۳۵	۶ ۱۸	۳۰ ۳۸	۷۶ ۲۹
لاہور	۴ ۲۲	۲ ۳۶	۱ ۲۶	۱ ۱	۱ ۲۶	۲ ۳۶	۴ ۲۲	۶ ۳۶	۹ ۰	۱۰ ۱۰	۹ ۰	۶ ۳۶	۳۱ ۲۷	۷۴ ۲۶
کابل	۴ ۴۹	۳ ۰	۱ ۴۷	۱ ۲۰	۱ ۴۷	۳ ۰	۴ ۴۹	۷ ۱۵	۹ ۵۵	۱۱ ۱۴	۹ ۵۵	۷ ۱۵	۳۴ ۳۰	۶۹ ۱۸

مگر برائے انتظارِ جماعت و در وقتِ[1] طلوعِ آفتاب و میانہ روز و وقتِ غروب سوائے عصرِ آں روز دیگر ہیچ نماز جائز نیست و نہ سجدۂ تلاوت و نماز جنازہ و در وقتِ فجر سوائے سنتِ فجر و بعد عصر پیش از زردیٔ آفتاب و پیش از مغرب نفل مکروہ است و قضا جائز است۔

فصل۔ اذان و اقامت برائے اداء[2] و قضاء مسنون است و صفتِ آں معروف است و مسافر را ترکِ اذان مکروہ است و ہر کہ در خانہ نماز گذارد اذانِ مصر اورا کافی است۔

فصل۔ در شروطِ نماز طہارتِ بدنِ مصلے است از نجاستِ[3] حقیقی و حکمی چنانچہ بالا گذشت و طہارت مکان و استقبالِ قبلہ و سترِ عورت مرد را از ناف تا زیر زانو و ہمچنیں کنیز را با زیادتِ شکم و پشت و زنِ حُرّہ را تمام بدن مگر رو و ہر دو کفِ دست و ہر دو قدم۔

مسئلہ۔ ہر عضو از اعضائے عورت مرد یا زن اگر چہارم حصۂ آں برہنہ شود نماز فاسد گردد و موہائے سرِ زن کہ فرو ہشتہ باشند عضوے است علیٰحدہ اگر چہارم حصۂ آں برہنہ شود نماز فاسد گردد۔

مسئلہ۔ در نوازل[4] گفتہ کہ آوازِ زن ہم عورت است۔ ابن ہمام گفتہ کہ بریں تقدیر اگر زن بقراءت بجہر خواند نمازش فاسد شود۔

مسئلہ۔ ہر کہ را پارچہ برائے سترِ عورت نباشد نمازِ او برہنہ جائز است۔

---

[1] وقتِ طلوع۔ طلوعِ آفتاب نصف النہار اور غروب کے وقت کوئی نماز جائز نہیں بجز اسی دن کی عصر کہ وہ غروب کے وقت بھی کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے۔ قضا جائز است۔ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے عصر کی نماز کے بعد آفتاب کی زردی سے پہلے قضا نمازیں پڑھنا جائز ہیں [2] ادا و قضا۔ یعنی فرض نماز وقت میں ادا کی جارہی ہو یا وقت کے بعد دونوں صورتوں میں اذان و تکبیر کہنا مسنون ہے۔ تراویح، عیدین، وتر کے لیے مسنون نہیں ہیں۔

[3] نجاستِ حقیقی۔ یعنی اگر نمازی کے بدن پر حقیقی نجاست کی وہ مقدار لگی ہوگی جو معاف نہیں ہے تو نماز درست نہ ہوگی۔ حکمی۔ یعنی بے غسل و بے وضو نماز نہ ہوگی۔ طہارت مکان یعنی وہ جگہ جس پر نماز پڑھنی ہے۔ سترِ عورت۔ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا ضروری ہے۔ مرد کے لیے ناف سے گھٹنوں تک چھپانا ضروری ہے۔ باندی کے لیے پیٹ اور پیٹھ کا بھی چھپانا ضروری ہے۔ آزاد عورت کو بجز چہرہ، و ہر دو کف دست و قدم کے اپنا تمام بدن چھپانا ضروری ہے [4] نوازل۔ فقہ کی کتاب ہے۔ ابن ہمام۔ فتح القدیر۔ فقہ کی مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ جائز است۔ ننگے آدمی کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ بیٹھ کر رکوع، سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر جانبِ قبلہ معلوم نہ شود تحرّی[1] کردہ موافقِ تحرّی نماز گزارد و بدونِ تحرّی نمازش جائز نیست۔

مسئلہ۔ ہر کہ بسببِ خوفِ دشمن یا عدمِ قدرت بہ سببِ مرض رو بقبلہ نتواند آورد ہر سو کہ ممکن باشد نماز گزارد۔

مسئلہ۔ نمازِ نفل در صحرا بر چارپایہ ہر سو کہ چہارپایہ رود جائز است۔

مسئلہ۔ نیت شرطِ نماز است مطلق[2] نیت برائے نفل و سنت تراویح جائز است۔ و برائے فرض و وتر تعیینِ نیّت متصل تحریمہ و دانستن آنکہ نمازِ ظہر میخوانم یا عصر شرط است و نیتِ اقتدا بر مقتدی لازم است و نیّتِ عدد رکعات شرط نیست۔

فصل۔ در ارکانِ[3] نماز از فرائضِ نماز کہ داخلِ نماز اند یکے تحریمہ است کہ شرط است برائے تحریمہ آنچہ در سائرِ ارکان شرط است از طہارت و سترِ عورت و استقبالِ قبلہ و وقتِ نماز و نیت و دو رکعت و قعدۂ اخیرہ در[4] فجر و چہار رکعت و قعدۂ اخیرہ در ظہر و عشاء و سہ رکعت و قعدۂ اخیرہ در مغرب و وتر و دو رکعت و قعدۂ اخیرہ در نفل و خروج از نماز بہ فعلِ مصلی ہم فرض است نزدِ امام اعظمؒ و فرض در ہر رکعت قیام[5] و رکوع و سجود است باتفاقِ علماء و قراءت نزدِ امام شافعیؒ و احمدؒ

[1] تحرّی۔ اٹکل سے کام لینا ہر کہ یعنی کسی معقول وجہ سے قبلہ رو ہو کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو۔ نمازِ نفل۔ نفلیں چوپائے پر سواری کی حالت میں پڑھ لینا جائز ہیں۔ اگرچہ قبلہ رو نہ ہو۔ لیکن فرض اُتر کر پڑھنا ضروری ہیں۔ بشرطیکہ اُتر کر پڑھنا ممکن ہو۔ [2] مطلق نیت۔ یعنی نفلوں کے لیے صرف نماز کی نیت کرنا ضروری ہے نیت میں یہ متعین کرنا ضروری نہیں ہے کہ کس قسم کی نفلیں اور کس وقت کی نفلیں پڑھ رہا ہے۔ فرضوں میں یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ کون سے وقت کے فرض پڑھ رہا ہے اور اگر امام کے پیچھے پڑھ رہا ہے تو اسکی بھی نیت کرے [3] ارکان۔ رکن کی جمع ہے۔ کسی چیز کا رکن وہ شئے کہلائے گی جو اس چیز کے اندر داخل ہو اور وہ چیز اس شے کے بغیر نہ پائی جا سکتی ہو۔ شرط اور رکن میں فرق اسی قدر ہے کہ شرط شے سے خارج ہوتی ہے۔ تحریمہ۔ یعنی شروع میں ہاتھ اُٹھا کر جو تکبیر پڑھی جاتی ہے چونکہ اس تکبیر کے بعد کھانا پینا بات چیت کرنا حرام ہو جاتے ہیں اس لیے اس کو تحریمہ کہا جاتا ہے۔ کہ شرط است یعنی چونکہ پاکی، کپڑا پہنے ہونا قبلہ رو ہونا۔ وقت، نیت جس طرح دوسرے رکنوں کے لیے ضروری ہے، اسی طرح تحریمہ کے لیے بھی ضروری ہے تو معلوم ہوا کہ یہ بھی رکن ہے شرط نہیں ہے [4] در فجر۔ یعنی صبح کی نماز میں دو رکعتیں اور آخری قعدہ بھی رکن ہے۔ در ظہر۔ یعنی ظہر، عصر، عشاء کی نماز میں چار رکعتیں اور آخری قعدہ فرض ہے۔ خروج۔ یعنی نماز پڑھنے والا اپنے کسی فعل کے ذریعے نماز سے فارغ ہو یہ بھی امام صاحب کے نزدیک فرض ہے [5] قیام یعنی اگر کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ میں جا سکتا ہو تو قیام فرض ہے ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھے بیٹھے رکوع و سجدہ کرے۔ قراءت فرض کی ابتدائی دو رکعتوں میں، وتر اور نفلوں کی، سب رکعتوں میں قرآن پڑھنا فرض ہے۔ قومہ۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا جلسہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ قرار گرفتن۔ یعنی پہلے رکن کی ادائیگی کی حرکت ختم ہو جاتے تب دوسرا شروع کرے۔

در ہر رکعت از رکعات فرض ونفل فرض است ونزد امامِ اعظمؒ قراءت در دو رکعت از رکعات فرائضِ خمسہ فرض است و در ہر سہ رکعت وتر و در ہر رکعتِ نفل و قومہ وجلسہ وقرار گرفتن در ارکان فرض است نزد ابی یوسفؒ ونزدِ اکثر علماء فرض نیست۔ وفرض در قراءت نزدِ امام اعظمؒ یکؔ آیت است ونزد ابی یوسفؒ ومحمدؒ سہ آیت خُرد برابر سورۂ کوثر یا یک آیت دراز بہ قدر سہ آیت ونزد شافعیؒ واحمدؒ فاتحہ خواندن فرض است وبسم اللہ یک آیت است از فاتحہ نزد آنہا ودر سجود نہادنِ پیشانی وبینی فرض است وعند الضرورت اکتفا بہ یکے ازاں جائز است ونزد شافعیؒ واحمدؒ در سجود نہادنِ پیشانی وبینی وہر دو کفِ دست وہر دو زانو وانگشتانِ ہر دو پا فرض است وترتیبؔ در ارکانِ نماز فرض است مگر در سجودِ دوم پس اگر در رکعتے یک سجدہ کرد وسجدۂ دوم فراموش کرد نماز فاسد نہ شود۔ در رکعت دوم سجدۂ قضا کند و سجدۂ سہو لازم گردد۔ ابنِ ہمام از کافیِ حاکم آوردہ کہ اگر شخصےؔ نمازؔ شروع کرد وقراءت ورکوع بجا آورد وسجود نہ کرد پس قیام وقراءت وسجدہ کرد ورکوع نہ کرد ایں ہمہ یک رکعت شد وہمچنیںؔ اگر اوّل رکوع کرد پستر قیام وقراءت ورکوع وسجود کرد تاہم یک رکعت شد وہمچنیںؔ اگر اوّل دو سجدہ کرد پستر قیام وقراءت ورکوع کرد وسجدہ نہ کرد پستر قیام وقراءت وسجدہ کرد ورکوع نہ کرد ایں ہمہ یک رکعت شد وہمچنیںؔ اگر رکوع کرد در اولیٰ وسجدہ نہ کرد ورکوع کرد در ثانیہ وسجدہ نہ کرد وسجدہ کرد در ثالثہ ورکوع نہ کرد ایں ہمہ یک رکعت شد وقعدۂ اولیٰ وخواندن تشہد وقعدۂ اخیرہؔ

لہ یک آیت۔ خواہ وہ چھوٹی سی آیت کیوں نہ ہو۔ فاتحہ۔ الحمد۔ بسم اللہ۔ چونکہ بسم اللہ امام شافعی کے نزدیک الحمد کی ایک آیت ہے لہذا اس کا پڑھنا بھی ان کے نزدیک فرض ہے۔ در سجود۔ یعنی سجدہ کرتے ہوتے ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر ٹکانا ضروری ہے۔ ہر دو زانو۔ یعنی دونوں گھٹنے ٹ ترتیب۔ یعنی ہر وہ رکن جو رکعت یا نماز میں مکرر نہیں ہے۔ ایسے رکنوں میں ترتیب فرض ہے۔ ورنہ نہیں لہذا اگر رکوع قیام سے پہلے ادا کیا تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر دوسرا سجدہ مثلاً پہلی رکعت میں ادا نہ کیا۔ اور دوسری رکعت میں تین سجدے کرلیے تو نماز درست ہو جاتے گی۔ اور سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ ٹ اگر شخصے۔ مصنف نے چار ایسی صورتیں بیان فرمائی ہیں جن میں غیر مکرر ارکان میں ترتیب فوت ہوگئی ہے ان صورتوں میں ارکان کی ترتیب کے لحاظ سے جس قدر رکعتیں مکمل کی جاسکیں گی وہ رکعتیں معتبر شمار ہوں گی ورنہ نہیں (۱) نماز شروع کی قراءت ورکوع ادا کیا اور سجدہ نہ کیا پھر کھڑے ہوکر قراءت کی اور سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا تو سب مل کر ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسری بار کا سجدہ ملا کر پہلی ایک رکعت مکمل بنتی ہے (۲) نماز شروع کی۔ پہلے رکوع کیا پھر کھڑے ہوکر قرآن پڑھا اور رکوع وسجدہ کیا۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

فرض است نزدِ احمدؒ نہ نزدِ غیر او مگر آنکہ نزدِ امام اعظمؒ واجب است و درود خواندن در قعدۂ اخیرہ بعدِ تشہد
فرض است نزدِ شافعیؒ و احمدؒ و سلام گفتن ہم فرض است و رکن است نزدِ ائمہ ثلثہ نہ نزدِ امام اعظمؒ کہ نزدِ او
واجب است و تکبیراتِ خفض و رفع و در رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ یکبار گفتن و در سجود سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى
یکبار گفتن و وقتِ قومہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ گفتن و بین السجدتین رَبِّ اغْفِرْ لِيْ گفتن نزدِ احمدؒ فرض
است نہ نزدِ غیر او لیکن اگر سہواً ترک کند نزدِ احمدؒ نماز باطل نہ شود و قراءت[1] بر مقتدی فرض است
نزدِ شافعیؒ و نزدِ غیر او فرض نیست بلکہ نزدِ امام اعظمؒ مقتدی را قراءت حرام است۔

فصل در واجباتِ[2] نماز۔ واجباتِ نماز نزدِ امام اعظمؒ پانزدہ چیز است یکے قراءتِ فاتحہ، دوم ضمِ
سورت یا یک آیت طویل یا سہ آیت قصیر در ہر رکعتِ نفل و وتر و دو رکعتِ فرض، سوم تعیینِ اُولیین
برائے قراءت چہارم رعایتِ ترتیب در سجود پنجم قرار گرفتن در ارکان ششم قومہ ہفتم جلسہ میان ہر دو
سجدہ در فتاوٰی قاضی خاں گفتہ کہ اگر مصلّی از رکوع بسجدہ رفت و قومہ نکرد نماز نزد
ابی حنیفہؒ و محمدؒ جائز باشد و بروے سجدۂ سہو واجب[3] است ہشتم قعدۂ اولیٰ نہم تشہد خواندن در آں

توبھی ایک رکعت ہوگی پہلا رکوع معتبر نہ سمجھا جائے گا (۳) نماز شروع کی۔ دو سجدے کیے پھر کھڑے ہو کر قرآن پڑھا اور رکوع کیا سجدہ نہ کیا پھر کھڑے ہو کر قرآن پڑھا سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا۔ یہ سب مل کر ایک رکعت ہوگی۔ اس لیے کہ پہلے دونوں سجدے اور تیسری بار کا قیام و قراءت معتبر نہ ہوگا (۴) پہلی اور دوسری رکعت میں رکوع کیا سجدہ نہ کیا۔ تیسری رکعت میں سجدہ کیا رکوع نہ کیا۔ یہ سب کچھ ایک رکعت شمار ہوگی اس لیے کہ دوسرا رکوع پہلے سجدے سے پیشتر ادا ہوا۔ اس کا اعتبار نہ ہوگا اور آخری سجدہ پہلی بار کے رکوع سے مل کر ایک رکعت کی تکمیل کرے گا۔ [a] قعدۂ اخیرہ۔ التحیات پڑھنے کے علاوہ خود قعدۂ اخیرہ کو بھی رکن قرار دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلثہ۔ یعنی امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبل۔ امام شافعی رحمہم اللہ۔ خفض۔ جھکنا۔ رفع۔ اُٹھنا۔ سبحان ربی العظیم۔ میرے بزرگ پروردگار کے لیے پاکی ہے۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔ میرے برتر پروردگار کے لیے پاکی ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ۔ خدا اس کی سنتا ہے جو اسکی تعریف کرے۔

[1] قراءت۔ یعنی الحمد پڑھنا۔ قراءت حرام است۔ یعنی امام ابوحنیفہؒ کے نزد خواہ امام زور سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ۔ مقتدی کیلئے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں

[2] واجباتِ نماز۔ وہ چیزیں جن کا کرنا ضروری ہے اور ان کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز کا لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر بھول کر چھوڑا ہے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ در ہر رکعتِ نفل۔ نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرضوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں مخصوص طور پر فاتحہ پڑھنا اور اسکے ساتھ قرآن کی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ اُولیین۔ یعنی اگر چار رکعت والی نماز ہے تو پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لیے متعین کرنا واجب ہے۔ ترتیب در سجود یعنی پہلے سجدے کے بعد متصلاً دوسرا سجدہ کرنا واجب ہے۔ قرار گرفتن۔ یعنی ایک رکن ادا کرنے کی حرکت ختم ہو جائے تب دوسرا رکن شروع کرے۔ قومہ۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا [3] واجب است۔ چونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے۔

دہم پَے بہ پَے ارکان گزاردن پس اگر رکوع مکرر کرد یا سہ سجدہ کر دیا۔ بعد تشہد اولیٰ درود خواند و در
قیام برکعت ثالثہ دیر شدہ سجدۂ سہو لازم آید یازدہم تشہد خواندن در قعدۂ اخیرہ دوازدہم قراءت بجہر
خواندن امام در دو رکعتِ فجر و مغرب و عشاء و جمعہ و عیدین و خفیہ[1] خواندن در ظہر و عصر و نوافل روز، سیزدہم
خروج از نماز بہ لفظِ سلام، چہاردہم قنوتِ وتر پانزدہم تکبیراتِ عیدین، نزدِ امام اعظمؒ فرض
از واجب جدا است۔ از ترکِ فرض نماز باطل شود و از ترکِ واجب بہ سہو سجدۂ سہو واجب شود۔
پس اگر سجدۂ سہو کرد نماز درست شد و اگر سجدۂ سہو نہ کر دیا واجب عمداً ترک کرد واجب است کہ نماز
را اعادہ کند دیگر ائمہ در فرض و واجب فرق نمی کنند مگر آنکہ سجدۂ سہو از ترکِ بعضے واجبات و بعضے سنن گویند۔
مسئلہ۔ سجدۂ سہو آنست کہ بعدِ سلام[2] دو سجدہ کند و تشہد و درود و دعا خواند و سلام دہد و اگر پیش
از سلام سجدۂ سہو کند ہم روا باشد و اگر در یک نماز چند واجب بہ سہو ترک کند یکبار سجدۂ سہو کند و
پس و مسبوق سجدۂ سہو کند بہ متابعتِ امام و اگر در نماز علیحدہ خود سہو کرد باز سجدۂ سہو کند۔
مسئلہ۔ جماعت در نماز ہائے پنجگانہ فرض است نزدِ احمدؒ لیکن نمازِ منفرد ہم صحیح است و نزدِ شافعیؒ
جماعت فرضِ کفایہ است و نزد ابی حنیفہؒ و مالکؒ جماعت سنت مؤکدہ است قریب واجب
در احتمالِ فوتِ جماعت سنت فجر را کہ مؤکد ترین سنتہا است ترک[3] کند و اگر مردم شہرے ترکِ

پَے بہ پَے۔ یعنی ایک رکن سے فارغ ہو کر فوراً دوسرا رکن شروع کر دے۔ قراءت بجہر۔ اس قدر آواز سے پڑھنا کہ آس پاس کے آدمی سُن سکیں۔
[1] خفیہ خواندن۔ یعنی اس قدر آہستہ پڑھنا کہ پاس والے بھی نہ سُن سکیں۔ قنوت۔ دُعائے قنوت جو وتروں میں پڑھی جاتی ہے۔ تکبیراتِ عیدین۔ زائد تکبیریں
جو عید کی نماز میں ادا کی جاتی ہیں۔ نزدِ امام۔ امام صاحب کے نزدیک فرض و واجب میں فرق ہے۔ فرض کے ادا نہ ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ واجب
کے بھول کر چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو کر لیا جائے تو نماز درست ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر واجب کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو نماز کا لوٹانا ضروری
ہو جاتا ہے۔ دوسرے اماموں کے نزدیک واجب و فرض کا فرق نہیں ہے لیکن بعض واجبات اور سنتوں کے ترک سے سجدۂ سہو کو وہ بھی واجب
قرار دیتے ہیں [2] بعد سلام۔ یعنی سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرنا چاہیئے۔ اگر سلام سے قبل ادا کیا تو بھی درست ہو گا۔
مسبوق۔ جو امام کے ایک دو رکعت پڑھ لینے کے بعد نماز میں آکر شریک ہوا ہو۔ منفرد۔ جو تنہا نماز پڑھے۔ فرض کفایہ۔ یعنی اگر مسجد
میں جماعت ہو گئی ہے تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو گیا۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے [3] ترک کند۔ یعنی سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شریک
ہو۔ اگر مردم۔ یعنی پورے شہر کے مسلمان جماعت سے نماز ادا کرنا چھوڑنے کے عادی ہوں تو اُن سے جہاد کرنا ضروری ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

جماعت را عادت کنند بہ آنہا قتال باید کرد۔
مسئلہ۔ جماعتِ زناں تنہا نزدِ ابی حنیفہؒ مکروہ است و نزدِ دیگر ائمہؒ جائز است۔
مسئلہ۔ اولیٰ برائے امامت قاری تر است کہ از احکامِ نماز واقف باشد۔ پستر عالمِ تارکہ قرآن مایجوز بہ الصّلوٰۃ خواند و نزدِ اکثرِ علماء بہ عکسِ[1] آں امامتِ فاسق جائز است باکراہت واقتدائے مردِ قاری بالغ بہ کودک و زن و امّی و اقتدائے مفترض بمتنفّل جائز نیست و اگر امّی، قاری و امّی را امامت کند نماز ہر سہ باطل شود و نمازِ پس محدث جائز نیست۔ و از فسادِ نمازِ امام نماز مقتدی فاسد شود و نمازِ قائم خلفِ قاعد و نمازِ متوضی خلف متیمم جائز است و نمازِ رکوع و سجود کنندہ خلف اشارہ کنندہ جائز نیست۔
مسئلہ۔ اگر یک مقتدی باشد برابرِ امام بر دستِ راست بایستد و دو مقتدی و زیادہ خلفِ[2] امام بایستند و تنہا خلفِ صف اگر کسے نماز گزارد نمازش مکروہ باشد و نزدِ امامِ احمدؒ نمازش جائز نباشد۔ اگر مقتدی از امام مقدم شود نمازش باطل شود ابن ماجہ از انسؓ روایت کردہ کہ رسول فرمود علیہ السلام کہ نمازِ مرد در خانہ شود ثواب یک نماز دارد و نمازِ او در مسجدِ[3] قبیلہ ثواب بست و پنج نماز و نمازِ او در مسجد جمعہ ثوابِ پانصد نماز و نمازِ او در مسجدِ اقصیٰ ثواب ہزار نماز و نمازِ او در مسجدِ من یعنی مسجدِ مدینہ ثواب پنجاہ ہزار نماز و نمازِ او در مسجدِ حرام ثواب صد ہزار نماز۔

زناں۔ صرف عورتوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر وہ کرنا ہی چاہیں تو امامت کرنے والی برابر صف میں کھڑی ہو۔ برائے امامت۔ بعض اماموں کے نزدیک امامت کے لیے قاری کو جو کہ امام کے احکام سے واقف ہو بڑے عالم پر فوقیت حاصل ہے۔
[1] بعکس آں۔ یعنی عالم کو قاری پر ترجیح ہے۔ مفترض۔ فرض نماز پڑھنے والا۔ متنفّل۔ نفل پڑھنے والا۔ امّی۔ جو قرآن نہ پڑھ سکے۔ محدث۔ ناپاک۔ قائم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا۔ قاعد۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا۔ متوضی۔ وضو سے نماز پڑھنے والا۔ متیمم۔ تیمم سے نماز پڑھنے والا۔ دست راست۔ داہنی طرف
[2] خلف۔ پیچھے۔ مقدم۔ یعنی اگر مقتدی کے پیر کا اکثر حصہ امام سے آگے نکلا ہوا ہے تو اس مقتدی کی نماز درست نہ ہو گی۔ ابن ماجہ۔ حدیث کی مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ انس۔ یعنی مالک کے بیٹے مشہور صحابی ہیں [3] مسجد قبیلہ۔ محلہ کی مسجد۔ مسجد جمعہ۔ جامع مسجد۔ مسجد اقصیٰ۔ بیت المقدس مسجد مدینہ۔ یعنی حضورؐ کی مسجد۔ مسجد حرام۔ خانہ کعبہ کی مسجد۔ امام برخیزد۔ نیز مقتدیوں کو بھی اسی وقت کھڑا ہو جانا چاہیے نرمہ گوشس۔ کان کی لَو۔

فصل طریقِ خواندنِ نماز بروجہ سنّت آنست کہ اذان گفتہ شود و اقامت و نزد حیّ علی الصلوٰۃ امام برخیزد و نزد قد قامت تکبیر گوید و نیت کند و ہر دو دست تا نرمہ گوش بردارد و مقتدی بعد تکبیر امام تکبیر گوید و دستِ راست بر دستِ چپ زیر ناف بنہد نزد ابی حنیفہؒ و زن ہر دو دست تا دوش بردارد و بالائے سینہ دست بر دست بنہد پستر امام و منفرد و مقتدی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ خفیہ بخوانند پستر امام و منفرد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. و بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خفیہ بخوانند و مسبوق در قضائے ما سبق اَعُوْذُ و بِسْمِ اللّٰهِ خواند نہ مقتدی پستر امام و منفرد فاتحہ بخوانند پستر امام و مقتدی و منفرد آمین آہستہ گویند پستر امام و منفرد سورہ ضم کنند و سنت آنست کہ در حالت اقامت و اطمینان در فجر و ظہر طوالِ مفصّل خواند از سورۂ حجرات تا سورۂ بروج و در عصر و عشاء اوساطِ مفصّل از بروج تا لَمْ يَكُنْ و در مغرب قصار از لَمْ يَكُنْ تا آخر قرآن لیکن این چنین لازم گرفتن مسنون نیست. گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در فجر مُعَوِّذَتَيْن خوانده و گاہے در مغرب سورۂ طور و سورۂ نجم و المرسلات خوانده و اگر مقتدیاں فارغ و راغب در طول قیام باشند روا باشد کہ قراءت طویل خواند، ابوبکر صدیقؓ در نمازِ فجر در یک رکعت سورۂ بقرہ خوانده و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در دو رکعت مغرب سورۂ اعراف خوانده و

چپ۔ بایاں۔ بنہد۔ ہاتھ باندھ کر کھڑا رہنا ہر اس قیاس میں سنت ہے جس میں کوئی ذکر مسنون ہو۔ لہٰذا قومہ اور تکبیراتِ عیدین میں ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔ دوش۔ کاندھا۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ یعنی پوری ثنا اگر مقتدی اس وقت نماز میں آکر شریک ہوا ہے جبکہ امام نے زور سے قراءت شروع کر دی ہے۔ تب ثنا نہ پڑھے۔ ہاں اگر امام سجدے میں پہنچ چکا ہے تب ثنا پڑھ کر سجدے میں جائے۔ اَعُوْذُ۔ یعنی سورۂ الحمد کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بسم اللہ سے شروع کرے مسبوق۔ جسکی ابتدائی رکعتیں امام کے ساتھ سے چھوٹ گئی ہیں جب وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی پہلی رکعتیں پڑھے تو الحمد کے ساتھ اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے۔ نہ مقتدی۔ یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا چونکہ الحمد نہ پڑھے گا لہٰذا اسکو اعوذ اور بسم اللہ بھی نہ پڑھنی چاہئے۔ آمین۔ الحمد کے بعد آمین آہستہ سے امام۔ مقتدی منفرد ہر ایک کو کہنی چاہئے۔ ضم۔ ملانا۔ طوالِ مفصّل۔ حجرات سے والناس تک کی سورتیں مفصلات کہلاتی ہیں۔ پھر مفصلات کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ طوال یعنی بڑی یہ حجرات سے بروج تک ہیں۔ اوساط یعنی درمیانی یہ بروج سے لم یکن تک ہیں۔ قصار۔ یعنی چھوٹی۔ یہ لم یکن سے والناس تک ہیں۔ در فجر۔ ایک بار فجر کی نماز میں کسی گھر سے بچے کی رونے کی آواز آنے لگی۔ آنحضورؐ نے اس خیال سے کہ اُس کی ماں نماز میں ہوگی اور وہ پریشان ہو رہی ہوگی فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ فلق اور دوسری میں والناس پڑھی۔ رعایت۔ اگر مقتدی مسنون قراءت کی مقدار سے زیادہ سننے کے خواہشمند ہوں تو زیادہ پڑھے لیکن اگر سستی کی وجہ سے مسنون مقدار بھی ان پر گراں گزرے تو پھر پرواہ نہ کرے۔

عثمانؓ در نمازِ فجر اکثر سورۂ یوسف میخواندلیکن رعایتِ حالِ مقتدیاں ضروراست. معاذ بن جبلؓ در نمازِ عشاء سورۂ بقرہ خواند یک مقتدی بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شکایت کرد پیغمبر علیہ السلام فرمود اے معاذ مگر تو در فتنہ وبلا ومعصیت می اندازی مثل سَبِّحِ اسْمَ والشمس ومانند آں میخواں غرض کہ رعایتِ حالِ مقتدیاں اہم است ودر نمازِ صبح روز جمعہ پیغمبر علیہ السلام سورۂ الم سجدہ وسورۂ دہر خواندہ ومقتدی ساکت باشد ومتوجہ بقراءتِ امام ودر نوافل بر آیتِ ترغیب وترہیب دعاء واستغفار وتعوذ از دوزخ ودر خواستِ بہشت مسنون است چوں از قراءت فارغ شود تکبیر گویاں برکوع رود ووقتِ رفتن بر رکوع وسر بر داشتن ازاں رفع یدین نزد امام اعظمؒ سنت نیست لیکن اکثر فقہاء ومحدثین اثباتِ آں می کنند ودر رکوع ہر دو زانو را بہر دو دست محکم بگیرد وانگشتاں را کشادہ دارد وسر وپشت را بہ سرین برابر کند وہر قدر کہ در قیام درنگ کردہ باشد مناسبِ آں در رکوع درنگ کند وسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ می گفتہ باشد ورعایتِ وتر کند وادنیٰ مسنون سہ بار است ومقتدی بعدِ امام برکوع وسجود رود وتقدیم مقتدی از امام در ارکان حرام است پستر امام سر بر دارد ومقتدی بعد ازاں ووقت سر بر داشتن نزدِ امام اعظمؒ امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ گوید ومقتدی

لہ شکایت کرد۔ معاذ بن جبلؓ صحابی ایک مسجد میں امام تھے۔ انہوں نے عشاء کی نماز میں سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ ایک کاشتکار جو تھکا ماندہ سارے دن کھیت پر کام کر کے آیا تھا اس لمبی قراءت کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہوا اور اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا حضرت معاذؓ نے اُس کو بُرا بھلا کہا۔ اُس نے آنحضورؐ سے جا کر شکایت کر دی۔ آنحضورؐ حضرت معاذؓ پر ناراض ہوتے اور اُن کو سبح اسم اور والشمس جیسی سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ ساکت۔ خاموش آیتِ ترغیب۔ وہ آیت جس میں اللہ کی رحمت اور نعمتوں کا ذکر ہو۔ آیتِ ترہیب۔ وہ آیت جس میں عذاب سے ڈرایا گیا ہو۔ تعوذ۔ پناہ مانگنا۔

سٰہ تکبیر گویاں۔ یعنی تکبیر کہتا ہوا رکوع میں چلا جاتے۔ رفع یدین۔ یعنی جس طرح تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھاتے جاتے ہیں۔ رکوع میں جانے کی تکبیر کے ساتھ اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد ہاتھ اُٹھانا امام صاحب کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ محکم۔ مضبوط۔ سر وپشت۔ یعنی کبڑوں کی طرح نہ جھکے۔ ہر قدر۔ یعنی قیام اور رکوع کا وقت برابر ہو۔ درنگ۔ تاخیر۔ سٰہ وتر۔ جیسے تین یا پانچ، سات۔ ادنیٰ۔ کم از کم۔ تقدیم۔ پہل کرنا۔ منفرد۔ ہر دو یعنی جو تنہا نماز پڑھ رہا ہو۔ رکوع سے اُٹھتے وقت اس کو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد۔ دونوں کہنی چاہیئیں۔ اول ہر دو زانو یعنی سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے ٹیکے پھر دونوں ہاتھ۔ بینی۔ ناک۔ ساق۔ پنڈلی۔ ذراع۔ کہنیاں زمین پر نہ ٹکاتے۔ ایں ہمہ۔ یعنی عورت سجدہ کی حالت میں رانوں، پیٹ، کہنیوں، پہلو کو جوڑے رکھے۔ طاق جیسے تین، پانچ، سات۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ومنفرد ہر دو و نزدِ صاحبینؒ امام ہم جمع کند میانِ ہر دو پس تر تکبیر گویاں بہ سجود در رود و اوّل ہر دو زانو پس تر ہر دو دست بنہد پستر بینی و پیشانی میانِ ہر دو دست و انگشتانِ دست ضم کردہ بسوئے قبلہ دارد و بازو را از پہلو و شکم را از ران و ساق و ذراع را از زمین دُور دارد و زن پست سجدہ کند و ایں ہمہ را باہم پیوستہ دارد و مناسبِ قیام رکوع و سجدہ کند و سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى بہ رعایتِ طاق می خواندہ باشد و ادنیٰ آنست کہ سہ بار بخواند باآہستگی و اطمینان پستر تکبیر گویاں سر بردارد و بنشیند باطمینان و بخواند اَللّٰهُمَّ[1] اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ پستر تکبیر گویاں باز سجدہ کند مثلِ اوّل و ہمچناں تسبیحات گوید پستر تکبیر گویاں برخیزد و اوّل رو پس ہر دو دست پستر زانو ہا برداشتہ استادہ شود و در رکعتِ ثانیہ مثلِ اُولیٰ خواند بدونِ ثنا[2] و تعوذ و چوں رکعت دوم تمام کند پائے چپ را بگستراند و برآں بنشیند و پائے راست را استادہ دارد و انگشتانِ ہر دو پائے را متوجہ قبلہ دارد و ہر دو دست را بر ہر دو ران دارد۔ و انگشت خنصر و بنصر از دست راست عقد کند و وسطیٰ و ابہام را حلقہ کند۔ و انگشت شہادت را کشادہ دارد۔ و تشہد بخواند و وقتِ شہادت اشارت کند ایں اشارت از ائمہ اربعہ مروی است لیکن مشہور مذہب امام اعظم آن است کہ اشارت نہ کند و انگشتانِ ہر دو دست متوجہ قبلہ دارد و در قعدۂ اولیٰ بر تشہد زیادہ نہ کند بعد ازاں تکبیر گویاں بسوئے رکعت سوم برخیزد[3] و رفعِ یدین دریں وقت نزدِ اکثر علماء سنت است نہ نزدِ ابی حنیفہؒ و شافعیؒ و در رکعتِ ثالث و رابع فقط سورۃ فاتحہ با بسملہ آہستہ بخواند

---

[1] اللھم الخ۔ اے اللہ میری مغفرت فرما میرے اُوپر رحم کر۔ مجھے ہدایت دے۔ مجھے رزق دے مجھے باعزت کر، میری شکستگی دُور کر دے۔ استادہ یعنی کھڑے ہونے میں پہلے زمین سے ہاتھ اُٹھاتے پھر گھٹنے، ثانیہ۔ دوسری۔ اُولیٰ۔ پہلی [2] ثنا۔ یعنی سبحانک اللھم الخ۔ پائے چپ۔ بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔ دارد یعنی ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔ رانوں کو پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابہام۔ انگوٹھا اس کے بعد انگلی۔ سبابہ پھر وسطیٰ پھر بنصر پھر خنصر۔ اشارت نکند فقہ کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ امام صاحب اشارہ کے قائل نہیں ہیں لیکن فقہ حنفی کی دوسری معتبر کتابوں میں اشارہ کو سنت اور مستحب لکھا ہے اور اس کا طریق یہ لکھا ہے کہ سب انگلیوں کو ران پر پھیلاتے رکھے التحیات میں لا الٰہ پر صرف سبابہ کو اُٹھاتے اور الا اللہ پر رکھ دے [3] برخیزد۔ سیدھا اُٹھ جاتے اور زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے۔ دریں وقت۔ یعنی تیسری رکعت شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا بعض اماموں کے نزدیک سنت ہے۔ ثالث۔ تیسری۔ رابع۔ چوتھی۔

چوں از رکعات فارغ شود و قعدۂ اخیرہ کند مثل اُولیٰ و بعد تشہد در آں دُرود خواند اللّٰھُمَّ[1] صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ الیٰ آخرہٖ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ اِلیٰ آخرہٖ پس تر دُعا خواند بہ مشابہ الفاظِ قرآن و اَدعیۂ[2] ماثورہ اُولیٰ است خصوص ایں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ و زن در ہر دو جلسہ بر سُرین[3] چپ بنشیند و ہر دو پا از جانبِ راست بیروں آرد و سلام گوید ہر دو جانب و منفرد نیت کند ملائکہ را و امام مقتدیانِ آں طرف و ملائکہ را و مقتدی امام و قوم و ملائکہ را و باید کہ نماز بحضور و خشوع گزارد و نظر بسجدہ گاہ دارد و بعد سلام آیۃ الکرسی یکبار و سُبحَانَ اللّٰہِ سی و سہ بار و الحمدُ للّٰہ سی و سہ بار و اللّٰہ اکبر سی و چہار بار و کلمۂ[4] توحید یک بار خواند۔

فصل اگر در نماز حَدث لاحق شود وضو کند و بر ہماں نماز بنا کند و اگر منفرد باشد اورا از سرِ نو نماز خواندن افضل است و اگر امام باشد خلیفہ گیرد و وضو کند و داخل مقتدیاں شود و مقتدی وضو کردہ باز آید بہ مکانے کہ از آں جا رفتہ بود و دریں عرصہ آنچہ امام خواندہ است

---

[1] اللّٰھم صلّ الخ۔ اے اللہ آنحضورؐ پر اور آپ کی اولاد پر اس طرح کی رحمت نازل فرما جس طرح کی تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر نازل فرمائی۔ بیشک تیرے لیے تعریف ہے اور تو بزرگ ہے۔ اللّٰھم بارک الخ۔ اے اللہ تو آنحضورؐ پر اور آپؐ کی اولاد پر اس طرح کی برکت نازل فرما جس طرح کی تو نے حضرت ابراہیمؑ اور انکی اولاد پر نازل فرمائی بیشک تیرے لیے تعریف ہے اور تو بزرگ ہے [2] ادعیہ ماثورہ۔ وہ دعائیں جو آنحضورؐ سے منقول ہیں۔ اللّٰھم الخ۔ اے اللہ میں تجھ سے عذاب جہنم سے پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں۔ تجھ سے گناہ اور تاوان سے پناہ چاہتا ہوں۔ [3] بر سُرینِ چپ۔ یعنی عورت قعدۂ اخیرہ میں بائیں سُرین پر بیٹھے اور دونوں پیروں کو داہنی طرف کو نکال دے۔ ملائکہ را۔ یعنی یہ نیت کرے کہ ملائکہ کو سلام کر رہا ہے۔ قوم۔ یعنی دوسرے نمازی جو جماعت میں شریک میں۔ حضور۔ یعنی ایسا نہ کرے کہ نماز پڑھے اور دل کہیں اور لگا ہوا ہو۔ خشوع۔ عاجزی [4] کلمۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئی قدیر۔ حَدث یعنی وضو ٹوٹنا۔ بنا کند۔ یعنی جس قدر نماز پڑھ چکا ہے۔ اس سے آگے پڑھے البتہ جس رکن میں وضو ٹوٹا ہے اس کو از سرِ نو ادا کرے۔ خلیفہ۔ یعنی اپنی جگہ کسی مقتدی کو امام بنا دے۔ دریں عرصہ۔ یعنی وہ رکعتیں جو امام نے اس وقت پڑھی ہیں جب کہ یہ وضو کرنے گیا ہوا تھا۔ پہلے ان کو بغیر قراءت کے ادا کرے اور پھر امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔

اوّل آں رابدونِ قراءت اداکند وباامام شریک شود واگرامام ازنماز فارغ شدہ است مقتدی مختاراست اگرخواہد بہ مکانِ اوّل باز آید واگر خواہد جائیکہ وضو کردہ ہماں جانماز تمام کند واگر عمداً[1] حدث کند نماز فاسد شود واگر در نماز مجنون شد یا احتلام کرد یا قہقہہ کرد یا نجاست مانع نماز بروے افتاد یا زخمے بوے رسید یا بگمانِ حدث از مسجد برآمد یا خارجِ مسجد از حدِ صفوف برآمد پستر ظاہر شد کہ حدث نہ شدہ بود نماز فاسد شود وبنا جائز نباشد واگر از مسجد یا صفوف خارج نہ شدہ بنا کند واگر بعد تشہد حدث لاحق شد وضو کند وسلام دہد واگر بہ قصد[2] بعد تشہد حدث کرد نزد امام اعظمؒ نمازش تمام شد واگر دریں حالت تیمم کنندہ برآب قادر شد یا اُمّی سورتے آموخت یا برہنہ برپارچہ قادر شد یا اشارہ کنندہ بر رکوع و سجود قادر شد یا مدّت مسح موزہ تمام شد یا موزہ بعملِ قلیل از پاکشید یا صاحبِ ترتیب رانمازِ فائتہ یاد آمد یا قاری امی راخلیفہ گرفت یا آفتاب در نماز فجر طلوع کرد یا وقتِ ظہر دریں حالت از نماز جمعہ برآمد یا صاحب عذر مثل سلسِ بول ومانندِ آں راعذر دور شد یا جبیرۂ زخم از بہ شدنِ زخم بریخت دریں[3] صورتہا بجہت فرض بودنِ خروج بفعل مصلّی نماز نزدِ امام اعظمؒ باطل شود ونزدِ صاحبینؒ باطل نہ شد

---

[1] عمداً یعنی اپنے ارادے سے وضو توڑا ہے۔ احتلام کرد یعنی نہانا ضروری ہوگیا۔ قہقہہ یعنی ایسے زور سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے آواز سُنی۔ زخمے یعنی ایسا زخم تھا جس سے خون بہہ نکلا یا بگمان حدث یعنی اس کو شبہ ہوگیا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ حالانکہ وضو نہ ٹوٹا تھا۔ بنا جائز نباشد بلکہ اسکو پوری نماز لوٹانی ہوگی [2] اگر بقصد یعنی التحیات پڑھنے کے بعد جان بوجھ کر وضو توڑا تو نماز تو ہوجائیگی لیکن اس کا لوٹانا ضروری ہوگا۔ اُمّی۔ ان پڑھ۔ پارچہ یعنی ایسا کپڑا پاک جس سے ستر ڈھک سکے۔ مدّت مسح جو مقیم کیلئے ایک دن رات اور مسافر کیلئے تین دن رات ہے۔ صاحب ترتیب۔ وہ انسان کہلاتا ہے جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ نمازیں واجب الاداء نہ ہوں ایسے آدمی کیلئے ضروری ہے کہ اگر اس کے ذمہ کوئی قضا نماز ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو پہلے قضا نماز ادا کرے۔ پھر اس وقت کی نماز پڑھے۔ صاحبِ عذر وہ ہے جس کا وضو اتنے وقت بھی قائم نہیں رہتا کہ وہ فرض ادا کر سکے۔ سلسِ بول۔ پیشاب کے قطروں کا برابر آتے رہنا۔ جبیرہ زخم کی پٹی [3] دریں صورتہا۔ مصنف نے بارہ ایسی صورتیں بتائی ہیں جن میں نماز توڑ دینے والی چیز التحیات پڑھ لینے کے بعد نمازی کے اختیار بدون پیش آتی ہے۔ امام صاحب کے نزدیک چونکہ خود نماز پڑھنے والے کا اپنے اختیار سے نماز سے خارج ہونا فرض ہے اور جب تک وہ ایسا نہیں کرتا وہ دوران نماز میں ہے خواہ التحیات پڑھ چکا ہو لہٰذا یہ ساری نماز توڑ دینے والی چیزیں امام صاحب کے نزدیک نماز کے دوران پیش آتی ہیں۔ لہٰذا نماز باطل ہوجاتے گی جن اماموں کے نزدیک التحیات پڑھ چکنے سے بعد ایک درجہ میں نماز مکمل ہوجاتی ہے۔ ان کے نزدیک یہ ساری چیزیں گویا نماز ختم ہونے کے بعد پیش آتی ہیں لہٰذا نماز ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چھٹی صورت میں عملِ قلیل کا ذکر اسی لیے کیا ہے کہ اگر کثیر عمل کیا تو چونکہ نمازی خود اپنے فعل سے نماز سے خارج ہُوا لہٰذا نماز مکمل ہوجاتے گی۔

مسئلہ۔ اگر امام را حدث شد و مسبوق[1] را خلیفہ گرفت مسبوق نمازِ امام را تمام کند پستر خلیفہ کند مُدرِک[1] را تا سلام دہد با قوم و آں مسبوق استادہ شود و نمازِ خود تمام کند۔

مسئلہ۔ اگر در رکوع یا سجود حدث لاحق شود چوں بنا کند آں رکوع و سجود را اعادہ کند[1] و اگر در رکوع و سجود یاد آمد کہ یک سجدہ از رکعت اولیٰ فوت شدہ بود یا سجدۂ تلاوت فوت شدہ بود آں سجدہ را قضا کند و اعادۂ ایں سجدہ مستحب است واجب نیست و اگر امام را حدث شد و مقتدی یک مرد است ہماں مرد بلا تعیین خلیفہ می شود و اگر مقتدی یک زن یا یک طفل است نماز ہر دو فاسد شود و در روایتے نمازِ امام فاسد نہ شود اگر زن و طفل را خلیفہ نہ کردہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر امام از قراءت بند شود او را خلیفہ گرفتن جائز است اگر ما یجوز بہ[2] الصلوٰۃ نخواندہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر شخصے امام را در نماز دریابد ہر جا کہ امام را دریابد در ہماں رکن داخل شود و اگر در رکوع یافت رکعت یافت و الّا رکعت نیافت[3] پس ہر گاہ امام نمازِ خود تمام کند مسبوق بعدِ فراغِ امام آنچہ فوت شدہ آں نمازِ خود بخواند و نمازِ مسبوق[4] در حقِ قراءت حکمِ اوّل نماز دارد و در حقِ قعود حکمِ آخر نماز دارد۔

مسئلہ۔ اگر مصلّی بعد دو رکعت بہ فراموشی برائے رکعتِ ثالث برخاست و قعدۂ اولیٰ نہ کرد پس تا کہ قریبِ[5] قعود است بنشیند و سجدۂ سہو واجب نہ شود و اگر نزدیکِ قیام است استادہ شود و

---

[1] مسبوق۔ جسکی شرکت سے پہلے امام کچھ نماز پڑھ چکا ہو۔ مدرک۔ جو اوّل سے امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہے۔ اعادہ کند۔ غرضیکہ جس رکن میں وضو ٹوٹا ہے اس رکن کو از سرِ نو ادا کرنا ہوگا۔ ایں سجدہ۔ جس سجدہ میں پہلی رکعت کا سجدہ یاد آیا تھا۔ بلا تعیین یعنی جبکہ مقتدی ایک ہی ہے تو امام کو حدث لاحق ہو جانے کی صورت میں وہ خود بخود امام کے قائم مقام سمجھا جائیگا۔ ہر دو یعنی امام کی بھی اور اس مقتدی عورت یا بچہ کی بھی۔ اسلئے کہ امام کو حدث لاحق ہونے کی وجہ سے یہ امام ہو گیا اور عورت اور بچہ کی امامت درست نہیں ہے[2] ما یجوز بہ الصلوٰۃ۔ یعنی قرآن کی وہ مقدار جو پڑھنا فرض ہے۔ داخل شود۔ یعنی فوراً نماز میں شریک ہو جاتے[3] نیافت۔ یعنی امام کے ساتھ اگر رکوع میں اطمینان سے شریک نہیں ہوا ہے تو یہ رکعت اسکی شمار نہ ہوگی[4] نمازِ مسبوق۔ یعنی اگر شروع نماز سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا ہے۔ بلکہ امام کے کچھ رکعتیں پڑھ چکنے کے بعد شریک ہوا۔ امام کے فارغ ہونے کے بعد جب وہ باقی نماز پڑھے تو قرأت کا حساب لگانے میں یہ سمجھے کہ نماز اب شروع کر رہا ہے لہٰذا جو رکعت شروع کریگا اس میں ثنا اور تعوذ پڑھ کر فاتحہ پڑھے گا اور سورت بھی پڑھے گا۔ لیکن قعدہ کا حساب لگانے میں یہ سمجھے کہ امام کے ساتھ نماز شروع کی ہوتی ہے۔ اب اسکے بعد کی پڑھ رہا ہے۔ مثلاً فجر کی دوسری رکعت میں امام کیساتھ شریک ہوا اب یہ امام کے فارغ ہونے کے بعد جو رکعت پڑھے گا اسکو قراءت کے اعتبار سے پہلی رکعت سمجھے لیکن قعدہ کے اعتبار سے آخری رکعت سمجھے اور بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے[5] قریبِ قعود است۔ یعنی بیٹھنے کی حالت کے قریب ہے۔ نماز فاسد شود جبکہ پورا کھڑا ہو چکا ہو لیکن اگر پورا کھڑا نہیں ہوا ہے تو بھی بیٹھ جانے سے نماز فاسد نہ ہوگی لیکن سجدۂ سہو ضروری ہوگا۔ تا کہ۔ یعنی پانچویں رکعت کا رکوع تک کر چکا ہو۔ تب بھی فوراً بیٹھ جائے اور سلام پھیر دے اور سجدۂ سہو کرے۔

از باز نشستنِ او نماز فاسد شود و سجدۂ سہو کند و اگر بعد چار رکعت برخاست تاکہ رکعتِ پنجم راسجود نہ کردہ است بنشیند و قعدۂ اخیرہ کردہ سلام دہد و سجدۂ سہو کند و اگر رکعت پنجم را سجدہ کرد فرضِ او باطل[1] شد اگر خواہد رکعتِ ششم کردہ سلام دہد و سجدۂ سہو کند و اگر خواہد رکعت ششم نہ کند ہماں جا قعدۂ اخیرہ کند و سلام دہد دریں صورت چہار رکعت نفل شد و یک رکعت باطل شد۔

فصل۔ اگر نماز را وقت فوت شود قضا کند با اذان و اقامت مانندِ ادا پس اگر بجماعت خواند جہر در نماز جہری بقراءت واجب است و اگر تنہا خواند سرًّا قراءت بخواند۔

مسئلہ ترتیب در فوائتِ وقتیہ فرض است و ہمچنیں در فرض و وتر کہ واجب است ہم فرض است نزدِ امامِ اعظمؒ پس اگر باوجودے کہ فائتہ یاد باشد وقتیہ بخواند نمازِ وقتیہ فاسد شود پس اگر قضا کرد فائتہ را پیش از ادا کردنِ وقتیۂ ثانیہ نماز وقتیۂ اولیٰ باطل[2] شد فرضیتِ او و اگر پیش از قضا کردنِ آں فائتہ پنج وقتیہ ادا کرد آں وقتیات فاسد شد بہ فساد موقوف اگر بعد ازاں وقتیۂ ششم پیش از ادا کردنِ فائتہ ادا کرد آں وقتیات صحیح شدند نزد امامِ اعظمؒ نہ نزدِ صاحبین۔

---

[1] باطل شد۔ اب خواہ چھٹی رکعت کی تکمیل کرے یا نہ کرے اسکی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ فرض دوبارہ پڑھنے ہوں گے لیکن اگر قعدۂ اخیرہ ہو چکا ہے تو پھر بہرحال اس کے فرض ہو جائیں گے اور سجدۂ سہو کرے۔ نماز جہری۔ جس میں قرآن زور سے پڑھا جاتا ہے جیسے مغرب، عشاء، فجر، سرًّا چپکے چپکے پڑھنا۔ فوائت قضا شدہ نمازیں۔ وقتیہ۔ وہ نماز جو اس وقت میں فرض ہوتی ہے۔ وتر۔ یعنی وتر اگرچہ خود واجب ہے لیکن عشاء اور اس میں ترتیب فرض ہے۔

[2] باطل شد فرضیت اور مثلاً صبح کی نماز قضا ہو گئی اسکو چھوڑ کر ظہر کی نماز ادا کی اب اگر عصر کی نماز ادا کرنے سے قبل اس نے فجر کی نماز ادا کی تو ظہر کے فرض سمجھ کر جو نماز پڑھی تھی وہ نفل ہو جائے گی۔ اور ظہر کے فرض دوبارہ پڑھنے ہوں گے لیکن اگر پانچ نمازیں اسی طور پر پڑھ لیں کہ قضا نماز ادا نہ کی تو ان نمازوں کا فساد اور صحت اگلے احوال پر موقوف رہے گا۔ اگر اب چھٹی نماز بھی اس نے پڑھ لی اور وہ قضا ادا نہ کی تو امام صاحب کے نزدیک سب نمازیں درست ہو جائیں گی اس لیے کہ اب وہ نمازیں جن کی ادائیگی پہلی قضا نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے درست نہ ہوتی پانچ سے بڑھ گئیں اور یہ صاحبِ ترتیب نہ رہا اب اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا پڑھے پھر ادا پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر عشاء بفراموشی بے وضو خواند وسنّت ووتر باوضو خواند ہمراہ عشاء سنّت باز خواند و اعادۂ وتر نہ کند[۱] نزدِ امامِ اعظمؒ ونزدِ صاحبینؒ وتر راہم اعادہ کند۔

مسئلہ۔ ترتیب بہ سہ چیز ساقط شود یکے بہ سبب تنگی وقت وقتیکہ دوم بفراموشی[۲] سوم وقتیکہ در ذمّۂ او شش فائتہ شود نو باشد یا کہنہ پستر ہرگاہ فوائت ادا کند باز ترتیب عود نماید واگر شش نماز یا زیادہ فوت شود چند نماز قضا کرد تا کم از شش در ذمّۂ او باقی ماند نزدِ بعضے ترتیب عود کند وفتویٰ بر آں است کہ ترتیب عود نہ کند تا کہ تمام ادا نہ شود۔

فصل در مفسدات ومکروہات کلام[۳] اگرچہ سہواً باشد یا در خواب مفسدِ نماز است وہمچنیں دعاء بچیزے کہ طلبِ آں از آدمیان ممکن باشد ونالہ کردن واُوہ گفتن وگریستن باواز از درد یا مصیبت نہ از ذکرِ بہشت ودوزخ وتنحنح[۴] بے عذر کردن وعاطس را یَرْحَمُكَ اللّٰهُ گفتن وجواب دادن خبرِ خوش بہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وخبرِ بد با سترجاع وخبرِ تعجب بہ سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نماز را فاسد کند واگر بر غیرِ امامِ خود فتح کند نماز فاسد شود واز فتح بر امامِ خود نماز فاسد نہ شود وسلام عمداً وردِّ سلام نماز را فاسد کند نہ سلام سہواً وخواندن از مصحف وخوردن وآشامیدن وعملِ کثیر نماز را فاسد کند وعملِ کثیر آنست کہ در آں محتاج شود۔

---

[۱] اعادۂ وتر نہ کند۔ اس لیے کہ امام صاحب کے نزدیک وتر عشاء سے جدا ایک مستقل نماز ہے۔ صاحبینؒ یعنی امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک وتر سنت ہے جو عشاء کی نماز کے تابع ہے جب عشاء کی نماز نہ ہوتی اور لوٹانی پڑی تو وتر کو بھی لوٹانا ہوگا۔ تنگیٔ وقت۔ مثلاً عشاء کی نماز تو قضا ہو چکی تھی صبح کو ایسے وقت آنکھ کھلی کہ سورج نکلنے سے پہلے صرف فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے تو فجر کی نماز پڑھ لینی چاہیے۔ یہ ضروری نہ رہے گا کہ عشاء کی قضا پڑھنے کے بعد فجر کی قضا پڑھے [۲] بفراموشی۔ یعنی مثلاً ظہر کی نماز قضا ہو گئی تھی وہ اس کو یاد نہ آئی اور عصر کی نماز پڑھ لی تو عصر کی نماز درست ہو جائے گی۔ سوم چونکہ اب وہ صاحبِ ترتیب نہ رہا۔ اگر شش۔ یعنی صاحبِ ترتیب نہ رہا تھا اب جبکہ وہ پچھلی قضا نمازیں ادا کر رہا ہے اور ادا کرتے کرتے اس کے ذمّہ چھ نمازوں سے کم رہ گئی ہیں تو پھر صاحبِ ترتیب ہو جائے گا [۳] کلام۔ خواہ بھول کر ہو یا غلطی سے جبکہ اس کلام کو دوسرا سُن سکے۔ طلبِ آں۔ مثلاً یہ کہنا کہ پانی دے دو۔ روٹی دے دو۔ اوہ گفتن۔ آہ آہ کرنا [۴] تنحنح۔ کھانسنا۔ عاطس۔ چھینکنے والا۔ استرجاع۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنا۔ فاسد کند۔ یعنی کسی آدمی کے سوال جواب کے طور پہ کوئی ایسا جملہ بول دینا خواہ اس میں اللہ کی تعریف ہی کیوں نہ ہو۔ فتح۔ قرآن پڑھنے والے کو لقمہ دینا۔ نہ سلام سہواً۔ یعنی اگر بھولے سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر سلام پھیر دیا تو نماز نہ ٹوٹے گی۔ مصحف۔ قرآن پاک۔

بہر دودست و نزد بعضے آنچہ بینندہ عامل او را داند کہ در نماز نیست و بعضے گفتہ آنچہ کہ مصلی آں
را کثیر داند و اگر بر نجاست سجدہ کرد نماز فاسد شود و اگر در نمازے بود و نمازے دیگر شروع کرد بہ تکبیر نماز
اوّل باطل شد و اگر در ہماں نماز باز شروع کرد بتکبیر نماز اوّل باطل نہ شود و اگر طعامیکہ در دنداں بود از
زبان بر آوردہ خورد اگر کم از نخود است نماز فاسد نہ شود و اگر مقدار نخود است فاسد شود و اگر در مکتوبے
نظر کرد و معنیش فہمید نماز فاسد نہ شود و اگر بر زمین یا دکان نماز میخواند و از پیش او کسے گزشت نماز
فاسد نہ شود اگرچہ گزرندہ زن باشد یا سگ یا خر لیکن اگر عاقلے گزشتہ گزرندہ عاصی شود مگر وقتیکہ
دکان بلند باشد بہ قسمے کہ سر او مقابل پائے مصلّی نہ شود و سنّت آن است کہ پیش خود مصلّی در صحراو
بر سرِ راہ سُترہ قائم کند بطول یک ذراع و پری یک انگشت و قریب خود مقابلِ ابروئے راست
یا چپ کند و نہادنِ سُترہ و خط کشیدن فائدہ ندارد و سُترۂ امام قوم را کفایت می کند و گزرندہ را اگر
سُترہ نہ باشد مصلّی از گزشتن دفع کند باشارت یا تسبیح نہ بہر دو۔

مسئلہ۔ اگر نماز کند بر پارچہ دوتہ کہ استرِ آں نجس باشد اگر آں دوتہ مضرب نباشد نماز صحیح باشد و
اگر مضرب باشد صحیح نباشد و اگر بر پارچہ گسترانیدہ نماز کند کہ یک طرف ازاں نجس باشد نماز روا باشد از حرکت دادنِ
طرفے دیگر طرف متحرک شود یا نہ شود و اگر پارچہ دراز باشد یک طرفے ازاں پوشیدہ نماز گزارد و طرفے دیگر نجس بر زمین باشد اگر

---

۱ بہر دودست۔ یعنی جو کام ایسا ہے جس میں دونوں ہاتھ لگیں وہ عمل کثیر سمجھا جائیگا۔ در نمازے۔ یعنی اگر ایک نماز ابھی ختم نہیں کی تھی کہ دوسری نماز شروع کردی تو دوسری نماز کی تکبیر کہتے ہی پہلی نماز فاسد ہوجاتے گی۔ نخود۔ چنا۔ ۲ مکتوب۔ لکھا ہو اخواہ قرآن میں ہو یا کسی دیوار وغیرہ پر۔ نہ شود۔ لیکن نماز مکروہ ہوجاتے گی۔ عاقلے۔ یعنی اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا صاحبِ عقل ہے تو خود گزرنے والا گنہ گار ہوگا۔ نشود۔ یعنی گزرنے والے کے بدن کا کوتی حصہ نمازی کے کسی حصّے کے سامنے نہ پڑے۔ صحرا۔ جنگل۔ سُترہ۔ وہ آڑ جو نمازی اپنے سامنے کرلیتا ہے۔ یہ آڑ کم از کم ایک ہاتھ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہونی چاہیتے ۳ کند۔ یعنی سترہ بالکل پیشانی کے سامنے نہ رکھے بلکہ داتیں یا بائیں کو رکھے نہادن سترہ۔ یعنی سترہ نہ گاڑنا بلکہ زمین پر ڈال دینا۔ خط کشیدن۔ یعنی سترہ کے بجاتے سامنے لکیر کھینچ لینا۔ باشارت۔ یعنی سر یا آنکھ کے اشارے سے تسبیح۔ یعنی زور سے سبحان اللہ کہہ کر ۴ مضرب۔ سلی ہوتی۔ اگر پارچہ دراز۔ یعنی کپڑا اس قدر بڑا ہے کہ ناپاک کنارہ نہیں ہلتا۔ تو دوسرے پاک کنارے کو اوڑھ کر نماز درست ہوجاتے گی۔

از تحرکِ مصلّی طرف پارچہ کہ نجس است متحرک شود نماز روا نباشد واگر متحرک نہ شود روا باشد۔

مسئلہ۔ مکروہ است عبث[1] کردن در نماز بہ پارچہ یا بدن اگر عمل قلیل باشد واگر عمل کثیر است مفسد است وسنگریزہ از موضع سجود یک سو کردن مگر در صورتیکہ سجود ممکن نہ باشد۔ یکبار یا دو بار سنگریزہ دفع کند ومکروہ است انگشتاں را مالیدہ وکشیدہ بہ آواز آوردن ودست بر تہی گاہ نہادن وبسوئے راست یا چپ رو آوردن اگر سینہ از سوئے قبلہ بر نگردد واگر برگردد نماز فاسد شود ومکروہ است اقعاء یعنی بر سُرین وپا زانو برداشتہ ودست بر زمین نہادہ مثلِ سگ نشستن وہر دو ذراع را در سجدہ بر زمین فرش کردن وجوابِ سلام بدست[2] کردن وچہار زانو بے عذر در فرض نشستن وپارچہ را برائے احتیاطِ خاک آلودگی چیدن وسدلِ ثوب یعنی پارچہ را بر سر ودوش انداختہ اطرافِ آں را جمع نہ کند وفرو گذارد وفاژہ[3] کردن باید کہ فاژہ را دفع کند وسُرفہ را تا مقدور دفع کند وتمطّی یعنی بدن را برائے دفع ماندگی کشیدن وچشم پوشیدہ داشتن بلکہ نظر در سجدہ گاہ دارد۔ ومکروہ است کہ موئے سر را بالائے سر پیچیدہ گرہ دادہ نماز کردن بلکہ سنّت آنست کہ اگر موئے سر داشتہ باشد موئے فرو ہشتہ باشد تا موئے ہم سجدہ کنند وہم مکروہ است نماز برہنہ سر گذاردن مگر بنا بر تذلّل[4] وانکسار وشمار کردنِ آیات وتسبیحات بدست ونزدِ صاحبین مکروہ نیست ومکروہ است کہ امام تنہا در طاقِ مسجد باشد ومردم بیرون یا امام بر بلندی باشد ومردم ہمہ زیر ومکروہ است استادن پسِ صف

---

[1] عبث۔ بے کار شغل کرنا۔ سنگریزہ کنکری یا اور کوئی ایسی چیز جس پر سجدہ دشوار ہو۔ انگشتاں را۔ یعنی انگلیاں ملنا یا چٹخانا۔ تہی گاہ۔ کوکھ۔ اقعاء یعنی کتے کی طرح سُرین پنجوں اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر اور گھٹنوں کو کھڑا کر کے بیٹھنا۔

[2] بدست۔ ہاتھ اور سر سے بھی سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ چہار زانو۔ آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔ سدل۔ رومال چادر اوڑھ کر پلو نہ مارنا۔ جو عموماً شیروانی وغیرہ کو بلا آستینیں ہاتھوں میں ڈالے کاندھوں پر ڈالنا۔

[3] فاژہ۔ جمائی۔ سرفہ۔ کھانسی۔ تمطی۔ انگڑائی لینا۔ موئے سر۔ یعنی بالوں کا جوڑا باندھنا۔ فرو ہشتہ باشد۔ بال لٹکے ہوتے ہوں۔

[4] تذلّل وانکسار۔ یعنی نماز کی حالت میں اپنی ذلت اور انکساری ظاہر کرنا۔ طاق مسجد۔ محراب بلندی۔ یعنی ایک ہاتھ کی بلندی۔ فرجہ کشادگی۔ باخود صف کند۔ یعنی اگلی صف سے ایک آدمی کو پیچھے ہٹا کر صف بناتے۔ بعض فقہاء اس کو ضروری نہیں سمجھتے۔ بالائے سر غرضیکہ جس صورت میں تصویر کی تعظیم ہوتی ہو۔

تنہا در صورتیکہ در صف فرجہ باشد و اگر فرجہ نباشد یک کس را از صف کشیدہ با خود صف کند و مکروہ است پوشیدنِ پارچہ کہ دراں تصویرِ آدمی یا جانور باشد یا آنکہ تصویر بالائے سر باشد یا مقابلۂ رو یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیرِ قدم یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت و مانندِ آں[1] مضائقہ ندارد و ہمچنیں تصویر سر بُریدہ و قتل مار و کژدم در نماز مکروہ نیست و نہ آنکہ امام در مسجد باشد و سجدہ در طاقِ مسجد کند و نیز مکروہ نیست نماز خواندن بہ طرفِ پشت مردیکہ سخن می کند و بسوئے[2] مصحف یا شمشیر آویزاں یا بہ سوئے شمع یا چراغ۔

فصل ۔ مریض اگر قدرت بر قیام نداشتہ باشد یا خوفِ زیادت مرض بود نماز نشستہ گزارد و رکوع و سجود بجا آرد و اگر قدرت بر رکوع و سجود نداشتہ باشد و قدرت بر قیام داشتہ باشد نزدِ امامِ اعظم مفتیٰ بہ آنست کہ نشستہ نماز گزاردن او را بہتر است از استادہ گزاردن پس نشستہ نماز گزارد و اشارۂ رکوع و سجود بسر کند و اشارۂ سجود پست تر کند از رکوع و اگر استادہ نماز گزارد و اشارہ کند ہم جائز است و نزدِ فقیر[3] باوجود قدرت بر قیام، قیام را ترک نہ کند و اگر قدرت بر قیام و رکوع و سجود نداشتہ باشد نشستہ نماز گزارد و اشارہ کند و اگر قدرتِ نشستن ہم نداشتہ باشد برقفا نماز گزارد و ہر دو پائے سوئے قبلہ کند یا بر پہلو گزارد و رو بسوئے قبلہ کند و اشارہ کند بسر و اگر اشارہ بسر برائے رکوع و سجود مقدور نباشد نماز را موقوف دارد تا کہ قدرتِ اشارہ حاصل شود و اگر دریں عرصہ بمیرد عاصی نباشد و اگر درمیانۂ نماز بیمار شد حسبِ مقدورِ خود نماز تمام کند۔

---

[1] مانندِ آں یعنی بے جان چیز کی تصویر۔ سر بریدہ۔ یعنی ایسا کوئی عضو کٹا ہوا ہو جس کے بدون زندگی ناممکن ہو۔ مار۔ سانپ۔ کژدم۔ بچھو مکروہ نیست۔ خواہ کتنا ہی عمل کرنا پڑے اور رُخ بھی قبلہ سے پھر جاتے۔ [2] بسوئے مصحف۔ یہ چند صورتیں ایسی ہیں کہ بعض فقہاء ان کی کراہت کے قائل ہیں لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ کراہت نہیں مانتے۔ خوف خواہ مرض بڑھنے کا ہو یا اس کا کہ مرض دیر میں اچھا ہوگا۔ نشستہ چونکہ اس صورت میں رکوع و سجود کی کیفیت زمین سے زیادہ قریب ہوگی۔ مفتیٰ بہ۔ وہ قول جس پر فتویٰ دیا گیا ہو۔

[3] فقیر۔ یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ۔ نہ کند۔ بلکہ کھڑے ہو کر رکوع، سجدے کے اشارے سے نماز پڑھ لے۔ اشارہ کند یعنی سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھکتا ہوا۔ برقفا۔ چت لیٹ کر۔ بر پہلو۔ کروٹ سے۔ موقوف دارد۔ نماز پڑھنا ملتوی کر دے۔ حسبِ مقدور۔ جس طرح بھی پڑھ سکے بیٹھ کر یا لیٹ کر۔

مسئلہ۔ اگر مریض نماز نشستہ می کرد بار کوع و سجود و در میانہ نماز قادر شد بر قیام استادہ شدہ ہماں نماز را تمام کند و نزدِ امام محمدؒ نماز را از سر گیرد و اگر مریض نماز باشارہ می کرد و در میانہ نماز بر رکوع و سجود قادر شد باتفاق نماز از سر گیرد۔

مسئلہ۔ ہر کہ بے ہوش شد یا دیوانہ گشت یک شبانہ[1] روز قضا کند و اگر زیادہ از شبانہ روز یک ساعت ہم گزشت قضا واجب نہ شود و نزدِ محمدؒ تا کہ نماز ششم را وقت در نیامدہ باشد قضا واجب شود۔

فصل۔ شخصے کہ از خانۂ خود بر آید و از عماراتِ شہر خارج شود بہ نیت سفر سہ مرحلہ ہر مرحلہ شانزدہ کروہ ہر کروہ چہار ہزار قدم آں شخص فرض چہارگانہ را دوگانہ گذارد۔ و اگر چہار رکعت کرد پس اگر بر دو رکعت قعدہ کرد نماز ادا شود دو رکعت فرض و دو رکعت نفل شود و بہ سبب آمیزش نفل با فرض بزہ کار باشد و اگر سہواً ایں چنیں کرد بسبب تاخیر سلام سجدۂ سہو کند و اگر بر دو رکعت نہ نشستہ است فرض او تباہ شد و ہر چہار رکعت نفل شد و سجدۂ سہو کند۔

مسئلہ۔ حکم سفر باقی است تا وقتیکہ داخلِ وطنِ اصلی خود شود یا نیتِ اقامت پانزدہ روز یا زیادہ از اں کند در شہر یا در دہے و نیتِ اقامت در صحرا معتبر نیست و کسانیکہ[4] ہمیشہ در صحرا می مانند و جائے

---

[1] شبانہ روز۔ چوبیس گھنٹے۔ نزدِ محمدؒ۔ یعنی امام محمدؒ کے نزدیک قضا جب ساقط ہوگی جبکہ چھٹی نماز کا وقت آجائیگا۔ مثلاً اگر دن کے دس بجے آدمی بے ہوش ہوا اور اگلے روز گیارہ بجے ہوش میں آیا تو دوسرے اماموں کے نزدیک اس پر اُن پانچوں نمازوں کی قضا ضروری نہ ہوگی۔ امام محمد صاحبؒ کے نزدیک ضروری ہوگی۔ امام محمدؒ صاحب کے نزدیک قضا جب ساقط ہوگی جبکہ ظہر کے ابتدائی وقت میں بھی وہ بیہوش رہا ہو۔

[2] مرحلہ منزل۔ شانزدہ سولہ۔ کروہ چار ہزار قدم کی مسافت۔ وہ مسافت جس کے سفر پر شریعت نے سہولتیں دی ہیں انگریزی حساب سے ۴۶ میل اور بعض علماء کے نزدیک ۴۸ میل ہے۔ فقہ میں جن مسافتوں کا ذکر آتا ہے۔ اُن کی تشریح یہ ہے۔ برید چار فرسخ کا ہوتا ہے۔ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے میل ایک ہزار باع کا ہوتا ہے۔ باع چار ذراع کا ہوتا ہے۔ ذراع چوبیس انگلیوں کا ہوتا ہے۔ اُنگلی وہ معتبر ہوگی جس کی چوڑائی جَو کے چھ دانوں کی چوڑائی کے برابر ہو۔ جبکہ اُن دانوں کو اس طرح رکھا جائے کہ ایک کی پیٹھ دوسرے کی پشت سے ملی ہوتی ہو۔ جَو وہ معتبر ہوگا جس کی چوڑائی خچر کے ۶ بالوں کی چوڑائی کے بقدر ہو۔ [3] چہارگانہ۔ چار رکعتیں۔ دوگانہ دو رکعتیں۔ آمیزش چونکہ فرض کا سلام پھیرنے سے قبل نفل شروع ہو گئی۔ بزہ کار۔ گنہگار ایں چنیں۔ یعنی دو رکعتوں کی بجائے چار رکعتیں پڑھیں۔ تباہ شد۔ یعنی فرض ادا نہ ہوں گے۔ وطن اصلی۔ وہ وطن ہوگا جہاں کی انسان کی سکونت ہو۔ وطن اقامت وہ آبادی کہلائے گی جہاں کم از کم پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی ہو۔

[4] کسانیکہ جیسے کہ خانہ بدوش قومیں۔ دفعۃً واحدۃً۔ یک بارگی۔ مقیم جو مسافر نہیں ہے۔ در وقت۔ یعنی نماز ادا کرنے میں۔

اقامت نمی کنند مگر چند روز آنہا ہمیشہ نمازِ اقامت میخوانده باشند مگر وقتیکہ قصد کنند دفعۃً واحدۃً سفرِ چہل وہشت کروه را و مسافر اگر اقتدا ئے مقیم کند در وقت بروئے چہارگانہ لازم شود و بعد گذشتنِ وقت یعنی در قضا مسافر را اقتدائے صحیح نیست و مقیم را اقتدائے مسافر ہم در وقت و ہم بعدِ وقت در قضا صحیح است۔ امامِ مسافر دوگانہ خوانده سلام[۱] دہد و مقتدی مقیم برخاستہ چہار رکعت تمام کند۔

مسئلہ۔ وطنِ اصلی بوطنِ اصلی باطل شود نہ بسفر و نہ بوطنِ اقامت و وطنِ اقامت ہم بوطنِ اقامت باطل شود و ہم بوطنِ اصلی و ہم بسفر۔

مسئلہ۔ فائتہ حضر را در سفر چہارگانہ گزارد و فائتہ سفر را در حضر دوگانہ گذارد۔

مسئلہ۔ در سفرِ معصیت نزد ائمہ ثلثہ قصر روا نباشد و نزدِ امام اعظمؒ رواست افطار روزه و واجب است قصرِ نماز۔

مسئلہ۔ در نیتِ اقامت و سفر نیتِ متبوع[۳] معتبر است یعنی امیر و سیّد و شوہر نہ نیتِ تابع یعنی لشکری و عبد و زوجہ۔

فصل۔ در نماز جمعہ برائے صحت ادائے جمعہ و سقوطِ ظہر از مصلّی جمعہ شش چیز شرط است یکے مصر یعنی شہرے کہ دراں حاکم و قاضی باشد یا نواحِ مصر[۴] کہ برائے حوائج اہل مصر مہیّا باشد پس در دہات نزدِ امام اعظمؒ جمعہ جائز نیست و نزدِ شافعیؒ و اکثر ائمہ در دہات جمعہ جائز است و در نواحِ مصر جائز نیست۔ دوم حضور بادشاہ یا نائب او و ایں نزد اکثر ائمہ شرط نیست۔

---

[۱] سلام دہد۔ سلام پھیر دے۔ تمام کند۔ لیکن ان دو رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔ وطنِ اقامت یعنی اگر کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی وجہ سے نماز پوری پڑھ رہا تھا اگر وہاں سے سفر کو چلا جائے گا اب جب دوبارہ اس جگہ آئے گا تو اس کو وطنِ اقامت اس وقت تک قرار نہ دیا جائے گا جب تک دوبارہ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔

[۲] فائتہ۔ وہ نماز جو قضا ہو گئی ہے۔ سفرِ معصیت۔ وہ سفر جو کسی گناہ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ مثلاً چوری ڈکیتی وغیرہ ایسے سفر میں امام صاحب کے علاوہ دوسرے اماموں کے نزدیک سفر کی سہولتیں حاصل نہ ہوں گی۔ وہ نماز بھی پوری پڑھے گا۔ اور اس کو روزہ بھی رکھنا ہوگا۔

[۳] متبوع۔ یعنی جس کی وجہ سے سفر ہو رہا ہے۔ تابع جو دوسروں کی وجہ سے سفر کر رہا ہے۔ عبد۔ غلام۔

[۴] نواحِ مصر۔ شہر کے اطراف۔ حوائج۔ ضروریات۔ حضور۔ موجودگی۔

سوم وقت ظہر۔ چہارم۔ خطبہ۔

مسئلہ۔ نزدِ ابی حنیفہؒ خطبہ مقدار[1] تسبیح کفایت می کند و نزدِ صاحبین فرض آنست کہ ذکرِ طویل باشد و دو خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوٰۃ و تلاوتِ قرآن و وصیت مر مسلمانان را و استغفار برائے نفسِ خود و برائے مسلمانان نزدِ اکثر ائمہ فرض است و نزدِ امام اعظمؒ سنّت است و ترکِ آں مکروہ پنجم جماعت است۔ و آں نزدِ شافعیؒ و احمدؒ چہل کس می باید و نزدِ ابی حنیفہؒ سہ کس سوائے امام و نزدِ ابی یوسفؒ دو کس سوائے امام۔

مسئلہ۔ اگر درمیانۂ نماز مردم جماعت بگریزند و عدد جماعت نماند جمعہ امام و باقی ماندہ ہا فاسد[2] شود و ظہر از سر گیرند۔ ششم اذنِ عام۔

مسئلہ۔ نماز جمعہ بر طفل و بندہ و زن و مسافر و مریض واجب نیست و ہمچنیں بر نابینا نزدِ امامِ اعظمؒ اگرچہ او را قائد میسّر شود و نزدِ ائمہ ثلثہ اگر قائد میسّر شود جمعہ بر نابینا واجب باشد و الاّ نہ و بر بندہ نزدِ احمدؒ جمعہ واجب است۔

مسئلہ۔ اگر بندہ یا مریض یا مسافر نماز جمعہ در مصر بگزارند جمعہ ادا شود و ظہر[3] ساقط گردد۔

مسئلہ۔ کسے کہ خارجِ مصر می باشد اگر اذان جمعہ می شنود بروے حضورِ جمعہ لازم است۔

مسئلہ۔ بندہ و مریض و مسافر را اگر در جمعہ امام گیرند روا[4] باشد۔

---

[1] مقدار یک۔ یعنی امام صاحب کے نزدیک خطبہ کے جمعہ میں صرف سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہہ دینے سے بھی شرط پوری ہو جاتے گی۔ اگرچہ اس قدر چھوٹا خطبہ مکروہ ہے۔ ذکر طویل۔ یعنی خطبہ کم از کم التحیات کے برابر ضروری ہے۔ صلوٰۃ درود۔ دوسرے خطبہ کو پہلے خطبہ سے آہستہ پڑھے۔ دونوں خطبوں کے درمیان تین آیات کی بقدر بیٹھے۔ چہل کس۔ یعنی جمعہ کی جماعت میں چالیس آدمی ضروری ہیں۔ سوائے امام۔ یعنی مع امام کے تین ہو جائیں [2] فاسد شود جبکہ امام کے ساتھ تین نمازی بھی باقی نہ رہیں۔ اور امام نے پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ ظہر از سر گیرند۔ یعنی جمعہ کی نماز توڑ کر ظہر کی پڑھیں۔ اذنِ عام یعنی جمعہ کی نماز میں ہر مسلمان کو شرکت کی اجازت ہو۔ بندہ۔ غلام۔ قائد۔ یعنی ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا [3] ظہر ساقط گردد۔ یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ باقی نہ رہے گی۔ کسیکہ۔ یعنی شہر سے باہر کے ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے جن کو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہو۔ [4] روا باشد چونکہ جمعہ پڑھنے سے وہ بھی فرض ہی ادا کر رہے ہیں۔ حر مقیم۔ یعنی آزاد باشندے جو گرمی سردی میں وہاں سے بلا ضرورت سفر نہ کرتے ہوں۔

مسئلہ۔ اگر جماعتِ مسافراں در مصر نماز جمعہ گزارند و در آنہا مقیم کسے نباشد نزدِ امام اعظمؒ جمعہ صحیح باشد و نزدِ امام شافعیؒ و احمدؒ تا کہ چہل کس حُر مقیم صحیح نباشد جمعہ روا نباشد۔

مسئلہ۔ غیرِ معذور اگر پیش از جمعہ ظہر گزارد ظہر ادا شود با کراہت تحریم پستر اگر برائے جمعہ سعی کرد و امام از جمعہ ہنوز فارغ نہ شدہ بود ظہر باطل شد پس اگر جمعہ را یافت بہتر والا ظہر باز گزارد و نزدِ صاحبینؒ اگر جمعہ را در نیابد ظہر باطل نہ شود۔

مسئلہ۔ معذور و مسجونؒ را روزِ جمعہ نماز ظہر بجماعت گزاردن مکروہ است۔

مسئلہ۔ ہر کہ امام را در جمعہ در تشہد یا در سجودِ سہو دریافت و داخلِ نماز شد بعد سلامِ امام دو رکعت جمعہ تمام کند و نزدِ محمدؒ اگر از رکعتِ ثانیہ رکوع نیافتہ است چہار رکعت ظہر بر ہماں تحریمہ تمام کند۔

مسئلہ۔ چوں جمعہ را اذانِ اوّل گفتہ شود سعیؒ واجب گردد و بیع حرام شود و چوں امام بر آید برائے خطبہ سخن گفتن و نماز گزاردن ممنوعؒ باشد تا کہ از خطبہ فارغ شود و چوں امام بر منبر بنشیند اذانِ دوم روبروئے او گفتہ شود و مردم بسوئے او متوجہ شوند و چوں خطبہ تمام کند اقامت گفتہ شود۔

مسئلہ۔ در نمازِ جمعہ سورۂ جمعہ و منافقون خواندن مسنون است و بر روایتے سَبِّحِ اسْمَ و ہَلْ اَتٰک۔

غیر معذور۔ یعنی جو نہ مریض ہے نہ مسافر۔ سعی کرد۔ یعنی جمعہ کے لیے روانہ ہوا۔ والا۔ یعنی جمعہ اس کا باطل ہو گیا اب ظہر کی نماز پڑھے۔

لہ مسجون۔ قیدی۔ ہر کہ۔ یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے قبل تھوڑی سی نماز میں بھی امام کے ساتھ شریک ہو گیا ہے تو جمعہ کی نماز سمجھ کر باقی نماز پڑھے۔ نزدِ محمدؒ۔ امام محمدؒ کے نزدیک جمعہ کی نماز جب ہی سمجھی جاتے گی جبکہ امام کے ساتھ کم از کم دوسری رکعت کے رکوع میں شریک ہوا ہو ورنہ امام کے بعد کی نماز کو ظہر سمجھ کر پڑھے۔

ٰ سعی۔ یعنی جمعہ کی نماز کے لیے چل پڑنا۔ بیع خرید و فروخت وغیرہ۔

ٰ ممنوع باشد۔ ہر وہ چیز بھی نہ کرے جو نماز کی حالت میں نہیں کی جا سکتی۔ اذان دوم۔ وہ اذان جو خطبہ سے متصل پڑھی جاتی ہے۔ آنحضورؐ کے زمانہ میں صرف یہی اذان تھی حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں صحابہ کے مشورے سے پہلی اذان شروع ہوتی ہے۔ متوجہ شوند۔ یعنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں اور رُخ امام کی طرف کر لیں۔

مسئلہ۔ در شہر چند جا جمعہ جائز است و بروایتے از امام اعظمؒ سوائے یک جا جائز نیست و اگر چند جا جمعہ گذاردہ شود اوّل صحیح باشد نہ بعد آں و مروی از ابو یوسفؒ آں است کہ درمیانۂ شہر اگر نہر جاری باشد ہر دو جانب آں دو جمعہ خواندن جائز است۔

مسئلہ۔ در نمازہائے واجبہ سوائے نماز پنجگانہ دیگر نماز نزدِ اکثر ائمہ واجب نیست و نزدِ امام اعظمؒ وترؑ ہم واجب است و عید الفطر و عید الاضحیٰ نیز واجب است و نزدِ غیر او ایں ہر سہ نماز سنّت است۔

مسئلہ۔ وتر سہ رکعت است نزدِ امام اعظمؒ بیک سلام در ہر سہ رکعت فاتحہ و سورت خواندن و بعدِ قراءت پیش از رکوع در رکعتِ سوم قنوتؑ خواندہ تمام سال و نزد شافعیؒ قنوت در نصفِ اخیر رمضان سنّت است و قنوت نزدِ اکثر ائمہ بعدِ رکوع در قومہؑ مسنون است۔

مسئلہ۔ قنوت در نمازِ فجر بدعت است و نزد شافعیؒ سنّت و مستحب آنست کہ در رکعتِ اولیٰ از وتر سَبِّحِ اسْمَ و در رکعتِ دوم قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ و در رکعتِ سوم قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خواند۔

مسئلہ۔ نمازِ عید را شرائطِ وجوب و ادا مثلِ نماز جمعہ است مگر آنکہ خطبہ دراں شرط نیست بلکہ دو خطبہ مثلِ جمعہ بعد نمازِ عید مسنون است در آں خطبہ مناسبِ آں روز احکام صدقۂ فطر

چند جا۔ اس مسئلہ میں چند روایتیں ہیں (۱) ایک شہر میں مطلقاً چند جگہ جمعہ جائز ہے (۲) ایک شہر میں صرف ایک جگہ جمعہ جائز ہے (۳) بڑے شہر میں دو جگہ جمعہ جائز ہے (۴) بڑے شہر میں جبکہ درمیان میں کوئی بڑی نہر جاری ہو، دو جگہ جمعہ جائز ہے [۱] وتر ہم۔ امام صاحب کے نزدیک وتر عیدین بھی واجب ہیں۔ دوسرے امام ان کو سنت مانتے ہیں۔ بیک سلام یعنی مغرب کی نماز کی طرح [۲] قنوت خواند۔ یعنی فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اُٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھے۔ حضرت ابن مسعودؓ والی دعائے قنوت اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الخ تو مشہور ہے ایک دوسری دعا بھی احادیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کو سکھائی تھی اور وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ..... [۳] قومہ۔ یعنی رکوع کے بعد جب کھڑا ہو۔ خطبہ۔ لہٰذا بدون خطبہ کے بھی نماز ہو جائے گی اگرچہ مکروہ ہوگی۔

یا احکامِ اُضحیہ وتکبیراتِ تشریق بیان کند۔

مسئلہ۔ روزِ عید الفطر سنّت آنست کہ اوّل چیزے بخورد و صدقۂ فطر[1] دہد و مسواک کند و غسل کند و اَحسنِ ثیاب پوشد و خوشبو استعمال نماید و تکبیر گویاں بہ مصلّی رود لیکن جہر بہ تکبیر نہ کند و چوں آفتاب بلند شود و چشم خیرگی نماید از آں وقت تا پیش از زوال وقتِ نمازِ عیدین است و چوں نمازِ عید خواند بعد تحریمہ در رکعتِ اولیٰ سہ تکبیر[2] زوائد گوید و با ہر تکبیر ہر دو دست بر دارد و بعدِ تکبیرات ثنا خواند و در رکعتِ دوم بعد قراءت پیش از رکوع سہ تکبیرات زوائد گوید و با ہر تکبیر ہر دو دست بردارد و پس تر رکوع گوید ایں تکبیر رکوع در نمازِ عید واجب است اگر فوت شود سجدۂ[3] سہو لازم گردد و نمازِ عید اگر کسے ہمراہ امام در نیابد آں را قضا نیست و اگر بہ عذرے نمازِ عید الفطر از امام و قوم فوت شود روزِ دوم ادا کنند بہ بعد ازاں و عید الاضحیٰ را تاخیر تا دو از دہم جائز است۔

مسئلہ۔ عید الاضحیٰ مثلِ عید الفطر است مگر آنکہ مستحب آنست کہ بعدِ نماز از اضحیہ خود بخورد و قبل نماز ہم خوردن مکروہ نیست و اُضحیہ[4] پیش از نمازِ عید جائز نیست و تکبیر در راہِ مصلّی در عید الاضحیٰ بجہر می گفتہ باشد۔

اُضحیہ۔ قربانی۔ تکبیراتِ تشریق۔ وہ تکبیریں جو بقرعید کے مہینے کی نویں کی صبح سے تیرہویں کی عصر تک پڑھی جاتی ہیں۔ اوّل۔ یعنی عیدگاہ میں جانے سے قبل تاکہ روزے کا شبہ بھی نہ رہے۔ [1] صدقہ فطر دہد۔ اگر گیہوں دے تو ایک سیر گیارہ چھٹانک دے اور جو تین سیر چھ چھٹانک دینے ہوں گے۔ اَحسن ثیاب۔ یعنی اس کے پاس جو بہترین کپڑے ہوں مصلّی۔ عیدگاہ۔ جہر۔ بآواز بلند پڑھنا۔ چشم خیرگی نماید۔ یعنی سورج پر نگاہ نہ جم سکے۔ [2] تکبیر زوائد۔ چونکہ یہ تکبیریں عام نمازوں میں نہیں ہیں اس لیے زوائد کہلاتی ہیں۔ دست بر دارد یعنی جس طرح تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھاتے جاتے ہیں۔ پیش از رکوع۔ لہٰذا دونوں رکعتوں کی قراءت زائد تکبیروں کے بیچ میں آجاتے گی [3] سجدۂ سہو۔ بعض فقہاء کے نزدیک عید و جمعہ میں سجدہ سہو ادا نہیں کیا جاتا۔ بہ عذرے۔ مثلاً بارش وغیرہ تا دو از دہم یعنی اگر مجبوری کی وجہ سے بقرعید کی نماز کی جماعت اس دن نہ ہوسکے تو بارہویں تک ہوسکتی ہے۔ اُضحیہ۔ قربانی کا جانور۔ بخورد۔ قربانی کا گوشت گویا اللہ کی طرف سے بندوں کے لیے مہمانی کا کھانا ہے تو مناسب ہے کہ اسی دعوت کے کھانے کو کھاتے [4] اُضحیہ پیش۔ دیہات والوں کے لیے قربانی کا وقت بقرعید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور قربانی کا آخری وقت بارہویں تاریخ کو سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ قربانی رات میں کرنا مکروہ ہے۔ بھیڑ۔ دُنبہ۔ بکرا۔ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے ہوسکتی ہے گائے۔ بیل۔ بھینس، اونٹ میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ بکرا۔ بکری ایک سال کا۔ گائے، بیل، بھینس دو سال کا اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۔ تکبیراتِ[1] تشریق بعد ہر نمازِ فرض بجماعت گزاردہ شود بر مقیم بمصر واجب است از صبح روز عرفہ تا عصر روز عید نزدِ امام اعظمؒ تا عصر تاریخ سیزدہم نزد صاحبینؒ وفتوای بر آنست واگر زن یا مسافر اقتدا بمقیم کند بر آنہا ہم تکبیر واجب شود بگوید یک بار بآواز بلند اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اگر امام ترک کند تاہم مقتدی ترک نہ کند۔

فصل ۔ در نوافل سنت قبل نمازِ فجر دو رکعت است سورۂ کافرون واخلاص در آں خواند[2] وپیش از نمازِ ظہر وجمعہ چہار رکعت است بیک سلام وبعد ظہر دو رکعت است وبعد جمعہ چہار رکعت است و نزد ابی یوسفؒ شش رکعت ومستحب آنست کہ چہار رکعت بعد ظہر گزارد بدو سلام وپیش از نماز عصر دو رکعت یا چہار رکعت مستحب است وبعد نمازِ مغرب دو رکعت سنت است وبعد ازاں شش رکعت دیگر مستحب است۔ آں را صلوٰۃ الاوّابین گویند وبروایتے بعد نماز مغرب بست رکعت آمدہ وپیش از عشاء چہار رکعت مستحب است وبعد عشاء دو رکعت سنت است وچہار رکعت دیگر مستحب است وبعد وتر دو رکعت نشستہ خواندن مستحب است در رکعت اولیٰ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ودر رکعت ثانیہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ خواند ونمازِ تہجد[3] سنت مؤکدہ است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہے ترک نہ فرمودہ واگر احیاناً فوت شدہ دوازدہ

---

[1] تکبیراتِ تشریق جماعت کے بعد سلام پھیرتے ہی تکبیریں بآواز بلند کہنا چاہئیں۔ بجماعت۔ صاحبینؒ کے نزدیک تنہا فرض پڑھنے والے پر بھی تکبیریں واجب ہیں۔ مقیم اگر مسافر جماعت میں شریک ہے تو اس پر بھی واجب ہیں۔ عرفہ۔ بقرعید کے مہینہ کی نویں تاریخ تا عصر یعنی آٹھ نمازوں کے بعد اللّٰہ اکبر الخ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور خدا ہی کے لیے تعریف ہے [2] خواند۔ آنحضورؐ سے یہ سورتیں ان سنتوں میں پڑھنا ثابت ہے۔ ظہر۔ اگر ان چار سنتوں کو پہلے نہ پڑھ سکے تو بعد میں پڑھے۔ بیک سلام۔ یعنی چار رکعتوں کی نیت باندھے آخر میں سلام پھیرے۔ بدو سلام۔ یعنی دو دو رکعتوں کی نیت باندھے۔ اوّابین۔ خدا کی طرف رجوع کرنے والے قرآن میں ہے خدا اوّابین کی مغفرت فرماتے گا [3] تہجد۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضورؐ جب تہجد کی نماز کیلئے اُٹھتے تھے تو یہ دُعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ احیاناً کبھی چہار رکعت۔ یعنی آنحضورؐ سے تہجد کی نماز میں چار رکعتوں سے کم اور بارہ رکعتوں سے زیادہ ثابت نہیں نماز وتر۔ یعنی نبی اکرمؐ وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھتے تھے۔ اعتماد داشتہ باشد۔ یعنی اس کو اپنے اوپر بھروسہ ہے کہ آخر رات میں میری آنکھ ضرور کھل جائے گی تو وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھے اس لیے کہ یہی سنت ہے۔

رکعت در روز قضا فرمودہ و نماز تہجد از چہار رکعت کمتر نیامدہ و از دوازدہ رکعت زیادہ ہم بہ ثبوت نہ پیوستہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر بعد تہجد می خواند سنت ہمین است ہر کرا بر نفسِ خود اعتماد باشد وتر بعد تہجد آخرِ شب بخواند کہ این بہتر است و اگر اعتماد نباشد پیش از خواب بخواند کہ احتیاط[1] در آنست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہے تہجد مع وتر ہفت رکعت خواندہ و گاہے یازدہ و گاہے سیزدہ و گاہے پانزدہ و گاہے دوگانہ دوگانہ و گاہے چہار گانہ چہار گانہ و گاہے مجموع بیک سلام و گاہے ہر دوگانہ بہ وضوئے جدید و مسواک خواندہ و بعد ہر دوگانہ بخواب رفتہ و باز بیدار شدہ و طولِ[2] قیام در تہجد بسیار می فرمود تا بحدیکہ پائے مبارک ورم کردہ و منشق شدہ گاہے چہار رکعت گزاردہ در رکعتِ اولیٰ سورۂ بقرہ و در ثانیہ سورۂ آلِ عمران و در ثالثہ سورۂ نساء و در رابعہ سورۂ مائدہ خواندہ و بقدرے قیام کردہ ہمان قدر رکوع و ہمچنان قومہ و ہمچنان سجود و ہمچنان جلسہ ادا فرمودہ و گاہے دریک رکعت این چہار[3] سورہ جمع فرمودہ و حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ دریک رکعتِ وتر تمام قرآن ختم کردہ لیکن مستحب آنست کہ ہر روز آن قدر بخواند کہ دوام بر آن تواں کرد در ماہے یک ختم کند یا دو ختم یا سہ ختم و اکثر صحابہؓ در ہفت شب ختم می فرمودند شبِ اول سہ سورہ بقرہ و آلِ عمران و نساء شبِ دوم پنجسورہ باز ہفت سورہ باز نہ باز یازدہ باز سیزدہ باز تا آخر قرآن و این ختم را فمی بشوق[4] می نامند و قرآن

---

[1] احتیاط۔ ورنہ ہوسکتا ہے کہ آنکھ ایسے وقت کھلے جب وتر قضا ہوجائے حضرت ابوبکرؓ اول وقت میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ آخر شب میں پڑھتے تھے۔ یازدہ یعنی مع وتروں کے گیارہ رکعتیں۔ دوگانہ دوگانہ۔ یعنی دو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے۔ مجموع بیک سلام۔ یعنی جس قدر رکعتیں پڑھیں اور آخر میں سلام پھیرا۔ [2] طولِ قیام یعنی زیادہ دیر تک کھڑے ہوکر قراءت فرمایا کرتے تھے منشق شدہ یعنی پیروں کا ورم پھٹ جاتا تھا۔ ہماں قدر یعنی جس قدر کھڑے ہوکر قرآن پڑھنے میں وقت لگتا تھا رکوع سجدے، قومہ، جلسہ میں سے ہر ایک میں اسی قدر وقت صرف فرمایا کرتے تھے [3] چہار سورہ یعنی سورۂ بقرہ، آلِ عمران، نساء، مائدہ۔ دوام ہمیشہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا اللہ کو وہ عبادت زیادہ پسند ہے جو برابر ادا کی جاتی رہے۔ ختم کند۔ پورا قرآن پڑھے۔ شبِ اول پورے قرآن میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں، پہلی شب میں تین پڑھے، دوسری شب میں پانچ، تیسری شب میں سات، چوتھی شب میں نو، پانچویں شب میں گیارہ چھٹی شب میں تیرہ، ساتویں شب میں چھیاسٹھ [4] فمی بشوق۔ اس جملے میں ہر حرف سے اس سورت کی طرف اشارہ نکلتا ہے جس سورت سے مذکورہ تعداد کے مطابق پڑھنے سے ہر شب کو قراءت شروع ہوگی ف سے مراد فاتحہ ہے پہلی شب میں اس سے شروع کریگا اور سورۂ بقرہ، آلِ عمران نساء پڑھیگا تو اب دوسری شب میں مائدہ سے شروع کریگا م سے اسکی طرف اشارہ ہے اور اسکو پانچ سورتیں پڑھنی ہیں تو اب تیسری شب میں سورۂ یونس سے شروع کریگا۔ ی سے اسکی طرف اشارہ ہے۔ اس شب میں اس کو سات سورتیں پڑھنی ہیں تو اب چوتھی شب میں وہ بنی اسرائیل سے شروع کرے گا۔ ب سے اس کی طرف اشارہ ہے۔ پانچویں شب میں سورۂ شعراء سے شروع کریگا۔ ش سے اسکی طرف اشارہ ہے چھٹی شب میں والصافات سے شروع کریگا۔ و سے اسکی طرف اشارہ ہے۔ ساتویں شب میں سورۂ قٓ سے شروع کریگا۔ ق سے اس کی طرف اشارہ ہے۔

بترتیل[1] خواند و مستحب آں است کہ نمازِ صبح بجماعت خواندہ تا بلند شدنِ آفتاب در ذکر[2] مشغول باشد آں زماں دوگانہ نفل گزارد ثوابِ یک حج و یک عمرۂ کامل دریابد و اگر چہار رکعت اول روز بخواند حق تعالیٰ می فرماید کہ تا آخرِ روز او را کفایت کنم و ایں را نماز اشراق[3] گویند و چوں آفتاب گرم شود پیش از زوال نمازِ ضحیٰ ہشت[4] رکعت از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مروی گشتہ و بعدِ زوال پیش از ظہر چہار رکعت نفل مروی گشتہ و ہرگاہ وضو جدید کند تحیۃ الوضو[5] دوگانہ سنّت است و ہرگاہ در مسجد در آید دو رکعت تحیۃ المسجد سنّت است و بعدِ عصر تا بہ مغرب در ذکرِ الٰہی مشغول ماندن سنّت است۔

مسئلہ۔ جماعت در نفل مکروہ است مگر در رمضان سُنّت است کہ بست[6] رکعت بدہ سلام بگزارد با جماعت در ہر رکعت دہ آیت[7] خواند تا در تمام رمضان ختم قرآن شود و از کسل قوم ازیں کم نہ کند و اگر قوم راغب باشد در تمام رمضان دو ختم یا سہ ختم یا چہار ختم کند و بعد ہر چہار رکعت بمقدار آں چہار رکعت جلسہ کند و بذکر[8] مشغول باشد و ایں را ترویح گویند و بعد تراویح وتر بجماعت گزارد و سوائے رمضان وتر بجماعت مکروہ است۔

---

[1] ترتیل۔ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ تلاوت کرنا۔ [2] در ذکر۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْئٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ۔ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد سو سو بار پڑھنا بہت مفید ہے [3] اشراق۔ سورج کا طلوع کرنا چونکہ یہ نماز سورج نکلنے پر ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو صلوٰۃ الاشراق کہتے ہیں [4] ہشت۔ حضرت ام ہانیؓ نے بیان فرمایا کہ آنحضورؐ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ [5] تحیۃ الوضو۔ یہ دو رکعتیں غسل کے بعد بھی سنت ہیں۔ بعد عصر چونکہ نفلیں پڑھنا جائز نہیں ہیں لہٰذا وظیفہ پڑھ لیا جاتے [6] بست رکعت حضرت عمرؓ نے تراویح کی بیس رکعت مروّج کیں۔ امام ابوحنیفہؒ سے اس کی دلیل دریافت کی گئی تو فرمایا کہ حضرت عمرؓ بدعت کو رواج دینے والے نہ تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کے پاس کوئی نہ کوئی دلیل موجود تھی ورنہ وہ ایسا نہ کرتے اور اگر حضرت عمرؓ کا صرف اپنا فعل بھی مانا جاتے تو شاہ ولی اللہؒ نے تصریح کی ہے کہ خلفاتے راشدین کے عمل کو سنت سے اگرچہ کم لیکن مجتہدین کے اجتہاد سے بہت بلند درجہ حاصل ہے۔ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا میری سنت اور خلفاتے راشدین کی سنت کا اتباع کرو۔ [7] دہ آیت۔ پورے قرآن میں حفص کی قرارت کے مطابق چھ ہزار دو سو چھتیس (۶۲۳۶) آیتیں ہیں اگر دس آیتیں ہر رکعت میں پڑھی جاتیں گی تو ایک شب میں دو سو آیتیں ہوں گی۔ اس سے پورا قرآن تیس راتوں میں بھی نہ ہو سکے گا۔ بعض بزرگ ستائیسویں شب کو شبِ قدر کے خیال سے ختم کرنا پسند کرتے تھے تو انہوں نے اپنے زمانے کے قرآنوں کے پانچ سو چالیس رکوع قرار دیتے تھے تاکہ ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھنے سے ستائیسویں شب کو ختم ہو سکے [8] بذکر۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔

نمازِ استخارہ ۔ اگر کارے در پیش آید سنت است کہ استخارہ کند وضو کند و دوگانہ نفل[1] گزارد و بعد دوگانہ حمدِ خدا و درود بر پیغمبر علیہ السلام و ایں دعا بخواند ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ اَوْ دُنْیَایَ اَوْ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ ۔

نمازِ توبہ ۔ اگر معصیتے[2] سرزند باید کہ زود وضو کند و دوگانہ نماز گزارد و استغفار کند و ازاں معصیت توبہ کند و بر گذشتہ ندامت کشد و آئندہ عزم بکند کہ باز مرتکب آں نہ شوم ۔

نمازِ حاجت ۔ اگر او را حاجتے پیش آید وضو کند و دوگانہ نماز گزارد و حمد و صلوٰۃ گفتہ ایں دعا بخواند

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

---

[1] نفل پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑھے ۔ اللّٰھم الخ اے اللہ میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں چونکہ تو اسکو جانتا ہے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ تیری ہر چیز پر قدرت ہے اور تجھ سے تیرا بڑا افضل چاہتا ہوں بیشک تو قادر ہے میں قادر نہیں ۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تُو تو غیبوں کا جاننے والا ہے ۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے (جس کام کیلئے استخارہ کر رہا ہے اس جگہ اسکا ذکر کرے) میرے دین اور دنیا میں اور میرے انجام کار کیلئے تو اس کام کو میرے لیے مقدر فرما دے اور اسکو میرے لیے آسان کر دے پھر میرے لیے اسمیں برکت دے دے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بُرا ہے میرے دین و دنیا اور انجام کار کے لیے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میرے لیے بھلائی کو مقدر فرما دے ۔ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور اس سے مجھے راضی فرما دے

[2] معصیت گناہ ۔ استغفار کند ۔ توبہ کرے جس کیلئے بہترین طریقہ یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تین بار پڑھے اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۔ تین بار پڑھے اور پھر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ هٰذِهِ الْخَطِیْئَةِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا پڑھے ۔ ندامت شرمندگی ۔ عزم پختہ ارادہ مرتکب کرنے والا

[3] لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اللہ حلیم و کریم کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ خدا جو عرش عظیم کا رب ہے برائیوں سے پاک ہے اس خدا کیلئے تمام تعریفیں ہیں جو دونوں جہان کا پالنے والا ہے ۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب بخشش کے ارادوں، ہر نیکی میں حصہ، ہر برائی سے بچاؤ، ہر گناہ سے سلامتی کی درخواست کرتا ہوں، میرا کوئی ایسا گناہ جس کو تو نہ بخشے، کوئی غم جس کو تو نہ زائل کرے، کوئی قرض جس کو تو ادا نہ کرا دے نہ چھوڑ اور کوئی ایسی ضرورت خواہ دنیا کی ہو یا دین کی ہو جس میں تیری رضامندی ہے پورا کیے بغیر نہ چھوڑ اے ارحم الراحمین ۔

وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَاهَمًّا اِلَّافَرَّجْتَهٗ وَلَادَيْنًا اِلَّاقَضَيْتَهٗ وَلَاحَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّاقَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

نمازِ تسبیح صلوٰۃ التسبیح برائے مغفرتِ جمیع ذنوب[1] صغیرہ وکبیرہ خطا وعمد سر وعلانیہ، در حدیث آمدہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عم خود عباس را رضی اللہ عنہ آموختہ بود چہار رکعت در ہر رکعت بعدِ قراءت پانزدہ بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ خواند و در[2] رکوع دہ بار و در قومہ دہ بار و در سجدہ دہ بار و در جلسہ دہ بار و در سجدۂ دوم دہ بار و بعد سجدۂ دوم نشستہ دہ بار پس در ہر رکعت ہفتاد و پنج بار و در چہار رکعت سہ صد بار بخواند۔ اگر مقدور داشتہ باشد ایں نماز ہر روز خواندہ باشد و اگر نہ در ہفتہ یک بار و اِلّا در ماہے یک بار و اِلّا در سالے یک بار و اِلّا در تمام عمر یک بار و بہتر آن است کہ در چہار رکعت از مسبّحات[3] چہار سورت خواند و مسبّحات ہفت سورت است سورۂ بنی اسرائیل و حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن و اعلیٰ۔

نمازِ کسوف چوں آفتاب کسوف کند سُنّت است کہ امام جمعہ دو رکعت نماز گزارد و در ہر رکعت یک رکوع کند مثلِ دیگر نمازہا و قراءت بسیار دراز خواند و آہستہ و نزدِ صاحبین[4] جہر

---

[1] ذنوب۔ گناہ۔ خطا۔ بھول۔ عمد۔ جان بوجھ کر۔ سر۔ پوشیدہ۔ علانیہ۔ ظاہر۔ عم۔ چچا۔ آموختہ۔ آنحضور نے اپنے چچا کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ چچا تمہیں کیا ایسی چیز نہ بتادوں نہ دیدوں جو تمہارے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کرادے اور پھر اس نماز کی پوری ترکیب بتادی۔ [2] در رکوع رکوع کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ در سجدہ۔ سجدے کی تسبیحیں پڑھنے کے بعد۔ در جلسہ۔ التحیات پڑھنے کے بعد۔ بعدہ سجدۂ دوم نشستہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ پندرہ بار قراءت سے پہلے اور دس بار قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تسبیح پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس طور پر پڑھنے سے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر تسبیح پڑھے اور ہر رکعت میں پچھتر اور چاروں رکعتوں میں تین سو تسبیحیں ہو جاتی ہیں۔ ہر روز۔ بہتر وقت زوال کے بعد فرضوں سے قبل ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہی معمول تھا۔ [3] از مسبّحات حضرت ابن عباسؓ سے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، وَالْعَصْرِ، قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللهُ پڑھنا منقول ہے۔ جو آسان ہے۔ کسوف۔ سورج گرہن۔ یک رکوع۔ امام شافعیؒ صاحب ہر رکعت میں دو رکوع کو مانتے ہیں۔ آہستہ۔ جیسے دن کی تمام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ [4] جہر۔ جس طرح جمعہ کی نماز میں زور سے پڑھا جاتا ہے۔

بقراءت کند. وبعدِ نماز بذکر مشغول باشد تاکہ آفتاب روشن شود واگر جماعت نباشد تنہا خواند دوگانہ یا چہارگانہ ہمچنیں در خسوف[1] ماہ وظلمت وشدّت باد وزلزلہ ومانندِ آں۔

طلب باراں۔ برائے استسقاء[2] گاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط دعا فرمودہ وگاہے در خطبۂ جمعہ دعا کردہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے استسقاء برآمد واستغفار نمود وبس ولہٰذا نزدِ امام اعظمؒ در استسقاء نماز سنّت مؤکدہ نیست بلکہ گفتہ کہ استسقاء دعا واستغفار است واگر نماز گزارند تنہا تنہا جائز است۔ لیکن از نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ روایت صحیح در استسقاء نماز بجماعت ثابت شدہ لہٰذا ابو یوسفؒ ومحمدؒ واکثر علماء گفتہ اند کہ امام ہمراہِ جماعت[3] مسلمین بمصلّٰی برآید وکفار ہمراہ نباشند وامام بجماعت دوگانہ نماز گزارد دو قراءت[4] بجہر خواند وبعدِ نماز مثلِ عید دو خطبہ خواند واستغفار کند ودعائے استسقاء بادعیۂ ماثورہ بخواند۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ تُمْرِعُ النَّبَاتَ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَھَائِمَكَ وَاَنْزِلْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وامام چادرِ خود گرداند نہ قوم۔

مسئلہ۔ نفل بہ شروع واجب[6] شود اگر فاسد کند دوگانہ قضا کند ونزدِ امام ابو یوسفؒ اگر

---

[1] خسوف۔ چاند گرہن۔ ظُلمت۔ اندھیری [2] استسقاء۔ بارش مانگنا۔ خطبہ جمعہ۔ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی پریشانی تھی۔ آنحضورؐ سے خطبہ کے دوران پریشانی کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے ہاتھ اُٹھاکر بارش کیلئے دُعا فرمائی صحابۂ کرام کا بیان ہے کہ مدینہ کا آسمان ابر سے بالکل خالی تھا۔ آنحضورؐ کے دُعا فرماتے ہی بارش شروع ہوگئی اور پورے ہفتہ بارش رہی۔ اگلے جمعہ کو بارش کی کثرت کی شکایت پر آنحضورؐ نے دوبارہ دُعا فرمائی جب بارش کا سلسلہ منقطع ہوا۔ وبس۔ یعنی نماز نہیں پڑھی [3] جماعت مسلمین۔ نماز کیلئے جانے سے قبل سب مسلمان گناہوں سے توبہ کریں۔ خیرات کریں۔ تین روزے رکھیں۔ عاجزی اور فروتنی کے ساتھ معمولی لباس میں بوڑھوں، کمزوروں اور بزرگوں کو آگے لے کر دُعا کی قبولیت کے یقین کے ساتھ نماز پڑھنے جائیں [4] قراءت پہلی رکعت میں سورۂ قاف یا سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں قمر یا الغاشیہ پڑھنا مناسب ہے۔ ماثورہ۔ یعنی وہ دُعائیں جو آنحضورؐ سے منقول ہیں [5] اَللّٰھُمَّ الخ۔ اے اللہ ہمیں ایسے ابر سے سیراب فرما جو مددگار ہو خوشگوار ہو۔ شادابی پیدا کرنے والا ہو۔ نفع رساں ہو نہ کہ ضرر رساں، جلد ہو نہ کہ بدیر، روئیدگی بڑھانے والا ہو۔ اے اللہ اپنے بندوں کو اور جانوروں کو سیراب فرما۔ اور اپنے مردہ شہر کو زندہ فرما۔ گرداند۔ چادر اوڑھ کر دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جاکر بائیں نچلے کنارے کو دائیں ہاتھ سے دائیں نچلے کنارے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُلٹ کر اوڑھے۔ چادر کا دایاں حصہ بائیں طرف اور بایاں حصہ داہنی طرف نچلا حصہ اوپر اور اوپر کا حصہ نیچے ہوجاتے گا۔ [6] واجب شود۔ یعنی ابتداءً تو اس کو پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار تھا۔ لیکن شروع کرنے کے بعد پورا کرنا ضروری ہوجائیگا۔ اب اگر نفل کی نیت سے نماز شروع کی اور کسی تعداد کی نیت نہیں کی ہے تو دو رکعتیں لازم ہوں گی اور اگر چار رکعتوں کی نیت کرلی تھی اور پھر نیت توڑ ڈالی تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دو کی قضا کرنا ہوگی۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چار قضا کرنی پڑیں گی۔

نیتِ چہار گانہ کردہ بود و پیش از قعدۂ اُولیٰ فاسد کردہ چہار رکعت قضا کند و ہمیں[1] خلاف است در آنکہ چہار رکعت نفل گزارد و در ہر چہار رکعت قرا‌ءت ترک کند یا در یک رکعت از شفعۂ ثانیہ قرا‌ءت کند و بس و اگر قرا‌ءت کرد در دو رکعتِ اُولیین فقط یا در دو رکعتِ اُخریین فقط یا ترک کرد قرا‌ءت در یک رکعت از اُولیین یا در یک رکعت از اُخریین دریں چہار صورت باتفاق دو گانہ قضا کند و اگر قرا‌ءت کرد در یک رکعت از اُولیین نہ غیر آں[2] یا در یکے از اُولیین و یکے از اُخریین دریں دو صورت نزدِ محمدؒ

[1] ہمیں خلاف آست۔ اس عبارت کی تشریح اور مسائل کی وضاحت، سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ قرا‌ءت کے چھوڑنے کی وجہ سے اگر پہلی دو رکعتوں میں فساد آگیا ہے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کی تحریمہ باطل نہ ہوگی اور دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح سمجھا جائے گا۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر پہلی دو رکعتوں میں کسی ایک رکعت میں بھی قرا‌ءت چھوڑی ہے تو تحریمہ باطل ہو جائے گی اور دوسری دو رکعتوں کو شروع کرنا صحیح نہ سمجھا جائے گا۔ امام اعظمؒ کے نزدیک اگر پہلی دو رکعتوں میں قرا‌ءت چھوڑنے کی وجہ سے فساد پیدا ہوا ہے تو تحریمہ باطل ہو جائے گی اور دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر صرف ایک رکعت میں قرا‌ءت ترک کی ہے تو تحریمہ باطل نہ ہوگی۔ اور دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح ہوگا۔ اب اگر کسی نے نفلوں کی چاروں رکعتوں میں قرا‌ءت نہ کی یا دوسری دو رکعتوں میں صرف ایک میں قرا‌ءت کی تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صرف دو رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ اس لیے کہ تحریمہ باطل ہو چکی ہے۔ اور چونکہ دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا۔ لہٰذا ان کے لازم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چونکہ تحریمہ باطل نہیں ہوتی لہٰذا دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح ہو گیا۔ اب چونکہ ان کو قرا‌ءت نہ کر کے فاسد کیا ہے لہٰذا ان کی بھی قضا ضروری ہوگی۔ اُولیین فقط سب کے نزدیک صرف آخری دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے اس لیے ان کا شروع صحیح تھا اور پھر فاسد کر دیا۔ اُخریین فقط سب کے نزدیک دو رکعتوں کی قضا ضروری ہے۔ امام صاحبؒ اور امام محمدؒ صاحب کے نزدیک تو دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہے لہٰذا ان کی صحت و فساد سے کوئی بحث نہیں ہے امام ابو یوسف کے نزدیک ان کا شروع کرنا درست تھا۔ سو اس میں کوئی فساد نہیں آیا۔ در یک از اولیین۔ سب کے نزدیک صرف دو کی قضا ضروری ہے۔ امام محمد صاحبؒ کے نزدیک تو اس لیے کہ دوسری دو رکعتوں کا تو شروع کرنا ہی صحیح نہیں لہٰذا ان کے صحت و فساد سے کوئی بحث نہیں۔ امام صاحبؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا صحیح تھا۔ سو اُن کو ادا کر دیا۔ صرف پہلی دو رکعتوں میں فساد پیدا کیا۔ ان کی قضا کرے گا۔ در یک از اخریین۔ سب کے نزدیک دوسری دو رکعتوں کو شروع کرنا صحیح ہوا اور صرف انہی میں خرابی پیدا کی تو انہی کی قضا ضروری ہوگی۔

[2] نہ غیر آں۔ تو امام محمدؒ کے نزدیک تحریمہ باطل ہو گیا۔ دوسری دو رکعتوں کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہوا۔ لہٰذا ان کی قضا کا سوال نہیں۔ امام صاحبؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ان کا شروع کرنا درست ہوا۔ پھر ان میں بھی فساد پیدا کر دیا۔ لہٰذا چاروں رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ یا در یکے۔ امام محمدؒ کے نزدیک تحریمہ باطل ہوگا۔ لہٰذا صرف پہلی دو رکعتوں کی قضا ضروری ہوگی۔ امام صاحب اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تحریمہ باطل نہیں ہوا۔ لہٰذا چاروں کی قضا ضروری ہے۔

ترکِ قراءت کا جدول

(خ) سے رکعت کے قراءت سے خالی ہونے کی طرف اشارہ ہے (ق) سے مراد قراءت ہے (اولیین) پہلی دو رکعتیں (اخریین) اخیر کی دو رکعتیں مراد ہیں (شیخین) سے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہا اللہ مراد ہیں (طرفین) سے امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ مراد ہیں۔ (صاحبین) سے امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ مراد ہیں (بالاجماع) سے تینوں امام مراد ہیں۔

تعداد صور	رکعت اوّل	رکعت دوم	رکعت سوم	رکعت چہارم	بیان لزوم قضائے رکعت
۱	خ	خ	خ	خ	اولیین نزد طرفین ہر چہار نزد ابویوسفؒ
۲	خ	خ	ق	خ	اولیین نزد طرفین ہر چہار نزد ابویوسفؒ
۳	خ	خ	خ	ق	اولیین نزد طرفین ہر چہار نزد ابویوسفؒ
۴	ق	ق	خ	خ	اخریین بالاجماع
۵	خ	خ	ق	ق	اولیین بالاجماع
۶	خ	ق	ق	ق	اولیین بالاجماع
۷	ق	خ	ق	ق	اولیین بالاجماع
۸	ق	ق	خ	ق	اخریین بالاجماع
۹	ق	ق	ق	خ	اخریین بالاجماع
۱۰	ق	خ	خ	خ	ہر چہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمدؒ
۱۱	خ	ق	خ	خ	ہر چہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمدؒ
۱۲	ق	خ	ق	خ	ہر چہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمدؒ
۱۳	خ	ق	خ	ق	ہر چہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمدؒ
۱۴	ق	خ	خ	ق	ہر چہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمدؒ
۱۵	خ	ق	ق	خ	ہر چہار نزد شیخین اولیین نزد امام محمدؒ

دوگانہ قضا کند و نزدِ شیخینؒ چہارگانہ واز ترک کردنِ قعدۂ اُولیٰ نزد محمدؒ نماز باطل شود و نزدِ شیخینؒ باطل نہ شود بلکہ سجدۂ سہو لازم آید اگر سہواً ترک کردہ۔

مسئلہ۔ اگر نذر کرد کہ فردا نماز نفل گزارم یا روزہ دارم پس حائضہ شد قضا لازم آید[1]۔

مسئلہ۔ نفل نشستہ بے عذر باوجود قدرت بر قیام جائز است لیکن نشستہ بے عذر خواندن ثواب یک درجہ دارد وایستادہ خواندن دو درجہ[2] واگر ایستادہ شروع کرد و نشستہ تمام کرد ہم جائز است لیکن باکراہت مگر بہ عذر ماندگی وہم جائز است بہ سببِ ماندگی تکیہ بر دیوار کردن در نفل۔

مسئلہ۔ نفل گزاردن بر اسپ یا شتر یا مانندِ آں خارجِ مصر جائز است باشارہ رکوع و سجود کند بہر سو کہ رُو کند مرکوب او۔

مسئلہ۔ اگر شروع کرد بر اسپ پس بر زمین آمد ہماں نماز بارکوع و سجود تمام[3] کند و نزد ابو یوسفؒ نماز از سر گیرد واگر بر زمین نماز شروع کرد پس تر سوار شد نمازش باتفاق باطل شد بنا[4] نہ کند۔

فصل۔ سجودِ تلاوت واجب شود بر کسے کہ آیتِ سجدہ بخواند یا بشنود اگرچہ[5] قصدِ شنیدن نہ کردہ باشد۔

شیخین۔ یعنی امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ۔

[1] لازم آید۔ چونکہ نذر سے نفل ذمہ میں واجب ہو گئے۔ حیض کی وجہ سے ادا نہ ہو سکے پاک ہونے کے بعد قضا کرنا ضروری ہے۔

[2] دو درجہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے والے سے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کو دوگنا ثواب ملے گا۔ مگر یعنی پھر مکروہ بھی نہیں ہے۔ دیوار۔ یا مثلاً ستون لاٹھی وغیرہ نفل یعنی بدون کسی مجبوری کے اور مجبوری میں فرض بھی درست ہیں۔ بہر سو۔ نماز شروع کرتے ہوئے بھی قبلہ رُخ ہونا ضروری نہیں ہے۔ رواں کشتی میں مجبوری کی صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کی جا سکتی ہے لیکن نماز میں قبلہ رُو ہونا ضروری ہے۔ ریل کا حکم بھی کشتی کا سا ہے۔ مرکوب۔ یعنی سواری کا جانور

[3] تمام کند۔ اگرچہ شروع میں بیٹھ کر اشاروں میں ادا کی ہے۔

[4] بنا نہ کند۔ یعنی بقیہ کو تمام نہ کرے بلکہ از سرِ نو پڑھے۔ سجود تلاوت۔ وہ سجدے جو قرآن کی تلاوت سے خاص خاص آیتوں پر کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ سجدے امام صاحب کے نزدیک واجب ہیں اور کل قرآن میں چودہ ہیں۔ آیت۔ آیت کا اکثر حصہ تلاوت کرنے سے جبکہ سجدہ کے حروف بھی تلاوت کیے ہوں۔ سجدہ واجب ہو جاتا ہے

[5] اگرچہ۔ مثلاً کہیں سے گزر رہا تھا اور پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھ دی۔

مسئلہ۔ از خواندنِ امام اگرچہ آہستہ[1] خواند بر مقتدی سجدہ واجب شود و از خواندنِ مقتدی بر کسے[1] واجب نہ شود مگر بر کسے کہ خارجِ نماز باشد و از و بشنود و ہمچنیں کسے کہ در رکوع یا سجود یا قومہ یا جلسہ آیۂ سجدہ خواندہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر کسے خارجِ نماز آیۂ سجدہ خواند و مصلّی بشنید بعد نماز سجدہ کند و اگر در نمازِ آں سجدہ کند روا نباشد[2] لیکن نماز باطل نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر امام آیۂ سجدہ خواند و کسے خارجِ نماز آں را بہ شنید پستر با آں امام اقتدا کرد اگر پیش از سجدہ کردنِ امام اقتدا کرد ہمراہ امام سجدہ کند و اگر بعد سجدہ کردنِ امام در ہماں رکعت داخل شد اصلاً[2] سجدہ نہ کند و اگر در رکعتِ دیگر داخل شد بعد نماز[3] سجدہ کند کسے کہ اقتدا نہ کردہ۔

مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت کہ در نماز واجب شدہ بعد نماز قضا نہ شود[4]

مسئلہ۔ اگر کسے آیۂ سجدہ خارجِ نماز خواند و سجدہ نہ کرد پس در نماز شروع کرد و باز ہماں آیت خواند یک[5] سجدہ کفایت کند و اگر سجدہ کرد پس در نماز شروع کرد و باز ہماں آیت خواند باز سجدہ کند۔

مسئلہ۔ اگر شخصے در مجلسے[5] یک آیۂ سجدہ بارہا خواند یک سجدہ کفایت کند و اگر آیۂ دیگر خواند یا

---

[1] آہستہ خواند۔ یعنی سری نماز میں۔ بر کسے۔ یعنی نہ خود اس پر نہ امام اور دوسرے مقتدیوں پر۔

[2] روا نباشد۔ وہ سجدہ ادا نہ ہوگا۔ نماز سے فارغ ہو کر ادا کرنا پڑے گا۔ اصلاً سجدہ نہ کند۔ جبکہ یہ اسی رکعت میں شریک ہو گیا ہے جس میں امام نے سجدہ ادا کیا ہے تو اس کی رکعت کی وہ چیزیں جو امام نے کی ہیں اس کی طرف سے بھی سمجھی جائیں گی۔

[3] بعد نماز سجدہ اس لیے کہ امام نے اس سے پہلے جو کچھ ادا کیا ہے وہ اس کی جانب سے نہ سمجھا جائے گا۔

[4] بعد نماز قضا نہ شود۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو سجدہ تلاوت نماز میں ادا ہونا ہے وہ اس سجدہ تلاوت سے افضل ہے جو نماز سے خارج ادا کیا جاتا ہے تو نماز میں جو سجدہ تلاوت واجب ہوا وہ افضل ہے لہٰذا اس سجدے سے اس کی ادائیگی نہ ہو سکے گی۔ جو نماز سے باہر ادا کیا جا رہا ہے۔

[5] یک سجدہ کفایت کند۔ چونکہ یہ نماز کے اندر کا سجدہ اس سجدے سے افضل ہے جو باہر واجب ہوا۔ لہٰذا اس کی ادائیگی اس افضل کے ضمن میں ہو جائے گی۔ در مجلسے۔ ایک مجلس میں ایک آیۂ سجدہ کتنی بار پڑھنے سے بھی ایک سجدہ واجب ہوتا ہے ہاں اگر مجلس بدل جائے یا آیت بدل جائے تو پھر ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔

مجلسے دیگر شد سجدۂ دیگر کند و اگر مجلسِ تلاوت کنندہ متحد[1] است۔ و مجلسِ سامع غیر متحد بر تلاوت کنندہ یک سجدہ واجب شود و بر سامع دو سجدہ و بہ عکسِ[2] آں اگر مجلسِ سامع متحد باشد نہ مجلسِ تلاوت کنندہ۔

مسئلہ۔ کیفیتِ سجدہ آنست کہ با شرائط نماز تکبیر گویاں بہ سجدہ رود و تسبیحات گوید و تکبیر گویاں از سجود سر بر دارد و تحریمہ و تشہد و سلام در سجدۂ تلاوت نیست۔

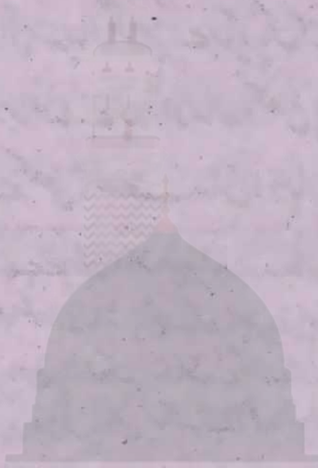
مسئلہ۔ مکروہ است کہ تمام سورت خواند و آیتِ سجدہ نخواند و لعکس مکروہ نیست و یک دو آیت با آیۂ سجدہ ضم کردہ خواندن بہتر است و بہتر آن است کہ آیۂ سجدہ آہستہ خواند تا بر سامعان سجدہ واجب نہ شود۔

---

[1] متحد است۔ یعنی مجلس نہیں بدلی۔ غیر متحد۔ یعنی مجلس بدل گئی۔

[2] بہ عکس آں۔ یعنی سُننے والے پہ ایک سجدہ اور پڑھنے والے پر اتنے سجدے واجب ہوں گے جتنی بار اُس نے پڑھا ہے۔

آہستہ خواند۔ جبکہ سامعین سجدہ کے لیے تیار نہ ہوں۔



کِتابُ الجَنائز

موت را ہمیشہ یاد داشتن و وصیت نامہ بِمَا وَجَبَ[1] بِهِ الْوَصِيَّة ہمراہ داشتن مستحب است و در وقتِ غلبۂ ظن بموت واجب است در حدیث است کہ ہر کہ ہر روز بست مرتبہ موت را یاد کند درجۂ شہادت یابد۔

مسئلہ۔ چوں مسلمان مشرف[2] بہ مرگ شود تلقینِ شہادتین کردہ شود۔ و سورۂ یٰسین بر سرش خواندہ[3] شود و چوں بمیرد دہن و چشم او پوشیدہ شود و در دفنِ او شتابی کردہ شود۔

مسئلہ۔ چوں غسل دادہ شود تختہ را بہ عود سوز سہ بار تجمیر کند و مُردہ را برہنہ کردہ عورتِ او پوشیدہ بروے بیارد و نجاستِ حقیقی پاک کردہ بے آنکہ آب در دہن و بینی او کردہ شود وضو کنانیدہ باآبے کہ اندکے در آں برگ کُنار یا مانندِ آں جوش دادہ باشد غسل دادہ شود و موئے ریش و موئے سر او را بگلِ خیرو[4] و مانندِ آں بشوید اوّل بر پہلوئے چپ غلطانیدہ پستر بر پہلوئے راست غلطانیدہ بشوید تاکہ آب رواں شود و تکیہ دادہ شکم او را آہستہ بمالد اگر چیزے بر آید پاک کند و اعادۂ غسل ضرور نیست پستر از پارچہ خشک کردہ خوشبو بر سر و ریش و کافور بر اعضائے سجدۂ او بمالد و کفن پوشاند مرد را سہ پارچہ مسنون است بقولِ ابو حنیفہؒ یکے کفنی تا نصفِ ساق دو چادر از سر تا قدم و در حدیثِ

---

[1] مَا وَجَبَ بِهِ الْوَصِيَّة۔ وہ باتیں جن کا ورثا کو بتانا ضروری ہے مثلاً لوگوں کا قرضہ وغیرہ یا نماز روزے کا فدیہ۔ غلبۂ ظن بموت جس وقت مرنے کا زیادہ گمان ہو۔
[2] مشرف۔ یعنی قریب۔ تلقین۔ کہلوانا۔ [3] خواندہ شود۔ اور اسکو داہنی کروٹ پر قبلہ رو کر دینا چاہیئے یا چت کر دیا جائے اور پیر قبلہ کی طرف کر کے سر اُٹھا دینا چاہیئے۔ دہن۔ یعنی ڈھاٹا باندھ دینا چاہیئے۔ تجمیر۔ دھونی دینا۔ عورت۔ مرد کا ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ۔ بُرد بے۔ یعنی تختے پر بے آنکہ۔ البتہ بھیگے ہوئے کپڑے سے مُنہ اور ناک صاف کر دی جائے البتہ اگر مُردہ جنبی یا حائضہ ہے تو کُلی وغیرہ کرا ہی دینا چاہیئے۔ برگِ کُنار۔ بیری کے پتے مانندِ آں۔ مثلاً صابون [4] بگلِ خیرو خطمی۔ اعادہ۔ لوٹانا۔ اعضائے سجدہ۔ جو اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ زمین پر ٹکتے ہیں۔ سہ پارچہ۔ سب سے پہلے اس چادر کو پھیلائیں جس کو لفافہ کہتے ہیں اس پر اس چادر کو بچھائیں جسکو ازار کہتے ہیں۔ اس کے بعد کفنی پہنا کر ازار کا بایاں حصہ لپیٹیں، پھر دایاں اور پھر لفافہ کے بائیں حصہ کو لپیٹیں اور پھر دائیں کو تاکہ دایاں پلّو اوپر رہے۔

صحیح آمدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم را در سہ چادر کفن دادہ شد قمیص در آں نبود و دستار بستن بدعت[1] است و اگر سہ پارچہ میسر نہ شود دو پارچہ کفن کفایت است و حمزہؓ در یک چادر دفن کردہ شد کہ اگر سر می پوشید پا برہنہ می شد و اگر پا می پوشید از جانب سر کوتاہی می کرد آخر بحکم آں سرور علیہ السلام بجانب[2] سر کشیدند و بر پا گیاہ انداختند و زن را دو پارچہ زیادہ دادہ شود یکے دامنی کہ موتے سر بداں پیچیدہ بر سینہ بنہند دیگے سینہ بند از بغل تا زانو و اگر میسر نہ شود سہ پارچہ کفن کفایت است و عند الضرورت ہر چہ بہم رسد۔

مسئلہ۔ مردہ مسلمان را غسل و کفن دادن و نمازِ جنازہ خواندن و دفن کردن فرض کفایت است و بدون غسل و کفن نمازِ جنازہ صحیح نیست۔

مسئلہ۔ برائے امامتِ نمازِ جنازہ پادشاہ اولیٰ است پستر قاضی پستر امام محلہ پستر ولی میّت اقرب پس اقرب لیکن پدرِ میّت برائے امامت از پسرش اولیٰ است۔

مسئلہ۔ نمازِ جنازہ چہار[3] تکبیر است بعد تکبیر اُولیٰ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا آخر خوانند نزدِ امامِ اعظمؒ سورۂ فاتحہ خواندن در نمازِ جنازہ مشروع نیست و اکثر علماء بر آنند کہ فاتحہ ہم بخوانند و

---

[1] بدعت است۔ یہ ثابت نہیں ہے کہ آنحضورؐ کے کفن میں دستار بھی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ، آں حضورؐ کے چچا اُحد کی لڑائی میں شہید ہوئے

[2] بجانب سر۔ یعنی چادر سے سر ڈھانپا گیا۔ گیاہ۔ یعنی اذخر گھاس۔ عند الضرورۃ۔ مجبوری میں۔ کفایت است۔ یعنی کچھ مسلمانوں نے بھی کر لیا تو سب سبکدوش ہو جائیں گے۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ ولی اقرب۔ قریبی رشتہ دار۔ پدر۔ یعنی میت کا باپ بیٹے کے اعتبار سے جنازہ کی نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق ہے۔

[3] چہار تکبیر۔ جن میں سے صرف پہلی تکبیر پر ہاتھ اُٹھاتے۔ سورۂ فاتحہ اگر دُعا کے طور پر پڑھ لی جائے تو مناسب ہے۔

بعد تکبیرِ دوم درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خواند و بعدِ سوم برائے میّت و جمیع مسلمانان دُعا خواند اَللّٰهُمَّ[1] اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا اِلٰی آخِرِہٖ و بر جنازہ طفل خواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا و بعد تکبیرِ چہارم سلام گوید۔

مسئلہ۔ ہر کہ بعدِ تکبیر امام حاضر شود ہرگاہ[2] امام تکبیر دیگر گوید ہمراہ او تکبیر گفتہ داخل نماز شود و بعدِ سلام امام تکبیرات اوّل کہ فوت شدہ قضا کند و نزدِ ابو یوسفؒ انتظارِ تکبیر دیگر امام ضرور نیست مانند کسے کہ وقتِ تحریمۂ امام حاضر باشد و ہمراہِ امام تکبیرِ تحریمہ نگفت و نمازِ جنازہ سوار بر اسپاں جائز نیست۔

مسئلہ۔ نمازِ جنازہ در مسجد مکروہ است۔

مسئلہ۔ نماز بر مردۂ غائب و بر عضوے کمتر از نصف روا نیست۔

مسئلہ۔ طفل بعدِ ولادت اگر آواز[3] کرد برآں نماز کردہ شود و اِلّا نہ۔

مسئلہ۔ طفلے کہ از دار الحرب بدون مادر و پدر بندی کردہ شد و یا یکے از پدر و مادرش

---

[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ اے اللہ۔ ہمارے موجود۔ غائب۔ چھوٹے بڑے۔ مرد۔ عورت کی مغفرت فرمادے۔ اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اسکو اسلام پر زندہ رکھ جس کو تو مارے اسکو ایمان پر موت دے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اے اللہ اس کو ہمارا پیش رو بنادے اسے ذخیرہ کر ہمارا سفارشی بنادے اور اس کو ایسا بنادے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہو۔ اگر لڑکی ہے تو اِجْعَلْهُ کی بجائے اِجْعَلْهَا اور بجائے شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً کہے۔ [2] ہرگاہ۔ یعنی انتظار کرے اور جب امام کوئی تکبیر کہے تو پھر اُس کے ساتھ شریک ہو۔ قضا کند۔ یعنی وہ تکبیریں جو امام کے ساتھ سے چھوٹ گئی ہیں۔ امام کے فارغ ہونے کے بعد ادا کرے۔ جائز نیست۔ یعنی بلا ضرورت گھوڑوں پر سوار ہو کر یا بیٹھ کر نماز جنازہ ادا نہ ہوگی۔ مسجد جس میں پنج وقتہ نمازیں پڑھی جاتی ہوں۔ غائب۔ یعنی اگر جنازہ موجود نہیں ہے تو نماز درست نہیں ہے۔ کمتر از نصف۔ اگر مع سر کے آدھا دھڑ ہو تو نماز درست ہوگی۔

[3] آواز کرد۔ یعنی کوئی ایسی علامت پائی گئی ہو جس سے معلوم ہوا کہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ دار الحرب۔ کفار کا ملک۔ بندی۔ قیدی۔ عاقل۔ یعنی اچھے بُرے کو سمجھنے والا۔

مسلمان شد یا خود عاقل بود و مسلمان شد دریں ہرسہ[۱] صورت اگر آں طفل بمیرد نماز بروے کردہ شود۔

مسئلہ۔ سنت آنست کہ جنازہ را چہار کس بردارند و جلد رواں شوند نہ پویاں[۲] و ہمراہیانش پس جنازہ رواں شوند و تا کہ جنازہ بر زمین نہادہ نہ شود نہ نشینند۔

مسئلہ۔ لحد در قبر کردہ شود و میت را از جانب قبلہ داخل قبر کردہ شود و وقت نہادن بِسْمِ[۳] اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ گفتہ شود و روئے بسوئے قبلہ کردہ شود و قبر زان پوشیدہ شود و خشتِ خام یا نے نہادہ خاک انباشتہ شود و قبر مثلِ کوہانِ شتر کردہ شود و خشتِ پختہ و چونہ و چوب در آں کردن مکروہ است۔

مسئلہ۔ آنچہ بر قبور اولیاء عمارتہائے رفیع بنا می کنند و چراغاں روشن می کنند و ازیں قبیل ہرچہ می کنند حرام است یا مکروہ۔

مسئلہ۔ اگر بدون خواندن نمازِ جنازہ مردہ دفن کردہ شد بر قبر نمازِ جنازہ خواندہ شود تا سہ روز و بعد سہ روز نماز بر قبر جائز نیست نزد امام اعظمؒ و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہفت سال قریب

---

[۱] ہر سہ صورت۔ یعنی ماں باپ کے بغیر قید ہو کر آیا ہو یا ماں باپ میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو گیا ہو یا بچہ سمجھ بوجھ کر مسلمان ہوا ہو[۲] نہ پویاں۔ یعنی نہ جنازہ کو بہت آہستہ آہستہ لے کر چلنا چاہیئے نہ بہت تیز۔ پس جنازہ۔ یعنی جنازہ کے پیچھے رہیں اور آہستہ آہستہ ذکرِ خداوندی کرتے چلیں۔ نہ نشینند۔ جب جنازہ کاندھوں سے اُتار دیا جاتے تو پھر کھڑے بھی نہ رہیں۔ لحد۔ بغلی

[۳] بسم اللہ۔ یعنی ہم اس مُردے کو اللہ کے نام کے ساتھ رسول اللہ کی ملت کے مطابق سپرد کرتے ہیں۔ خشتِ خام۔ کچی اینٹ جس کو آگ میں نہ پکایا گیا ہو۔ نے نرکل۔ انباشتہ شود۔ دفن کرنے والوں کو چاہیئے کہ ہر آدمی تین لپ بھر کر مٹی دے۔ پہلی بار منہا خلقنکم اور دوسری بار وفیہا نعیدکم اور تیسری بار ومنہا نخرجکم تارۃ اخری پڑھے۔ عمارتہائے رفیع۔ بلند عمارتیں جیسے اس زمانے کے قبے۔ وازیں قبیل۔ جیسے چادر۔ یا غلاف یا سائبان۔ سہ روز۔ یعنی جب تک مردے کا جسم گلا سڑا نہ ہو۔ بعض علماء دفن کے بعد مُردہ کو تلقین کرنے کے قائل ہیں اور اس کی یہ صورت ہے کہ مردہ کو خطاب کر کے پڑھا جاتے۔ یا فلان بن فلان اذکر دینك الذی کنت علیه وقل رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیه وسلم نبیا۔

وفاتِ خود بر شہدائے اُحد نمازِ جنازہ[1] خواندہ شاید کہ ایں خصوصیتِ شہداء باشد کہ بدنِ آنہا منفسخ نمی شود۔

فصل در شہید، کسے کہ از دستِ اہلِ حرب[2] یا اہلِ بغی یا قُطّاع الطریق کشتہ شد یا در جنگ گاہ یافتہ شد بر وَے اثرِ قتل است یا اورا مسلمانے بہ ظلم کشتہ و دیت از قتلِ او واجب نہ شد و آں کس طفل یا دیوانہ یا مجنب یا زنِ حائضہ نیست و پیش از مردن از خوردن یا آشامیدن یا علاج کردہ شُدن یا بیع یا شراء یا وصیت کردن منتفع نہ شدہ و نمازے بعد زخمی شدن بر وَے فرض نہ شدہ آں کس شہید است اورا غسل نہ باید داد و در پارچہ[3] بدنش دفن باید کرد لیکن بر وَے نماز باید خواند و اگر ایں شروط نیافتہ شد و ظلماً کشتہ شد اگرچہ ثواب شہادت یابد لیکن غسل و کفن دادہ شود و اگر در حد[4] یا قصاص کشتہ شد شہید نیست غسل دادہ شود و بر وَے نماز خواندہ شود و اگر قاطع طریق یا باغی کشتہ شد غسل دادہ شود و نماز بر وَے نخواندہ شود۔

---

[1] نماز جنازہ۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ نماز نہ تھی بلکہ صرف دعا تھی۔ خصوصیت۔ اس مشاہدہ کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض مُردے سالوں بعد بھی بعینہٖ اُسی حالت میں دیکھے گئے ہیں جس حالت میں اُن کو دفن کیا تھا اور شہدائے اُحد کے بارے میں تاریخی ثبوت ہے کہ اُن میں سے بعض کے جسموں کو منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئی تو ان کے جسم میں کسی قسم کا تغیّر نہیں پایا گیا [2] اہلِ حرب۔ یعنی کفار کا وہ لشکر جو مسلمانوں کے لشکر سے برسرِ پیکار ہو۔ اہل بغی۔ یعنی وہ مسلمان جو کسی برحق خلیفہ سے برسرِ پیکار ہوں۔ قُطّاع الطریق۔ ڈاکو۔ اثر قتل۔ جس سے معلوم ہو کہ وہ اپنی طبعی موت نہیں مرا۔ دیت۔ یعنی مال۔ واجب نہ شد بلکہ قاتل پر قصاص واجب ہوا ہو۔ یعنی قاتل نے اس کو عمداً قتل کرنے والے آلے سے قتل کیا ہو۔ مُجنب۔ بے غسل۔ از خوردن۔ یعنی دنیاوی کوئی نفع نہ اُٹھایا ہو۔ بلکہ فوراً ہی مر گیا ہو۔ نمازے۔ یعنی اس قدر بھی زندہ نہ رہا ہو کہ اُس پر کوئی نماز فرض ہو جاتی۔ غسل نہ باید داد۔ شہدائے اُحد کو نہ غسل دیا گیا اور نہ اُن کا لباس تبدیل کیا گیا بلکہ اُن ہی خون آلود کپڑوں میں دفن کر دیا گیا [3] پارچہ بدنش۔ البتہ وہ اگر کم ہوں تو اضافہ کر دیا جائے اور زیادہ ہوں تو کم کر دیئے جائیں۔ ظلماً کشتہ شد۔ مثلاً کسی سڑک پر مقتول پایا گیا اور قاتل کا پتہ نہ چلا۔ یا ایسے طور پر قتل کیا گیا ہے کہ قاتل پر قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہوتی ہے۔ یا زخمی ہونے کے بعد اس نے دنیوی منافع حاصل کر لیے ہیں۔ [4] حد۔ مثلاً زنا کی سزا میں مارا گیا۔ قصاص۔ کسی کو قتل کیا تھا اس کے عوض قتل کیا گیا ہے۔ ماتم۔ سوگ۔ فوت شود۔ مر جائے۔ زینت۔ مثلاً زیور یا ریشمی لباس پہننا معصفر۔ کسمب کے پھولوں کے رنگ سے رنگا ہوا۔

فصل در ماتم۔ اگر زنے را شوہر فوت شود بر وے ماتم کردن تا چہار ماہ دہ روز ایامِ عدت واجب است زینت نہ کند و پوشیدنِ پارچہ معصفر و زعفرانی و استعمالِ خوشبو و روغن و سُرمہ و حنا[1] ترک کند مگر بعذر و از خانۂ شوہر بر نیاید مگر روزانہ برائے ضرورت[2] و شبانہ ہماں جا باشد مگر در صورتے کہ بجبر از خانہ بدر کردہ شود یا خانہ منہدم شود یا خوف کند بر نفس یا بر مالِ خود و اگر سوائے شوہر دیگرے از اقربائے زن فوت شود سہ روز ماتم کردن جائز است و زیادہ از سہ روز حرام است۔

مسئلہ۔ غم کردن بدل و گریستن از چشم بر مردہ جائز است و آواز بلند کردن در گریہ و نوحہ کردن و گریبان چاک کردن و بر سر و رُو زدن حرام است۔

مسئلہ۔ اگر احادیثِ صحاح دلالت دارند بر آنکہ میت بہ سببِ نوحہ[3] کردن اہل او عذاب کردہ می شود و دریں باب علماء را اقوال مختلف اند و مختار نزدِ فقیر آنست کہ اگر مردہ در حالتِ حیات[4] خود بنوحہ عادت داشتہ باشد یا بداں وصیت کردہ باشد یا بداں راضی باشد یا می دانست کہ اہلِ من بر من نوحہ می خواہند کرد و آنہارا ازاں منع نہ کرد دریں صورت ہا میت عذاب کردہ شود بنوحۂ

---

[1] حنا۔ مہندی۔ بعذر۔ کسی بیماری کی وجہ سے ان چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہو۔ روزانہ۔ دن میں۔

[2] ضرورت۔ بازار سے سودا لاکر دینے والا کوئی نہیں ہے۔ منہدم شود۔ گر جائے۔ بر مالِ خود۔ یعنی خاوند کا گھر ایسی جگہ ہے کہ تنہائی میں یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اس عورت کو مار ڈالے گا یا اس کا مال چُرا لے گا۔ اقربا۔ رشتہ دار۔ از سہ۔ ہاں اگر طرفین میں سے کوئی سفر میں ہو۔ اور تین روز کے بعد سفر سے واپس آیا ہو تو تعزیت کی جاسکتی ہے۔

[3] نوحہ کردن۔ یعنی آواز سے رونا۔ احادیث صحاح۔ صحیح حدیثیں۔ حدیث میں آیا ہے ان المیت یعذب ببکاءِ اھلہٖ علیہ۔ یعنی مُردہ کو اہلِ میت کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ مختلف اند۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اہلِ میت کے رونے سے مُردے کے عذاب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

[4] حیات۔ زندگی۔ وصیت کردہ۔ یعنی ورثاء سے کہہ کر مرا ہو کہ میرے اُوپر خوب نوحہ کرنا۔ عذاب کردہ شود۔ چونکہ ان تمام صورتوں میں اُن کے نوحہ کرنے کی ذمہ داری اُس مُردے پر آتی ہے۔

اہل او والا عذاب نہ کردہ شود۔

مسئلہ۔ سنت آنست کہ در مصیبت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ گوید وصبر کند۔

مسئلہ۔ طعام فرستادن براے اہلِ میّت روزِ مصیبت سنّت است۔

فصل۔ زیارتِ قبور[1] مرداں را جائز است نہ زناں را و سنّت آنست کہ در مقابر رفتہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ۔ گوید از امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ مروی است از پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کہ ہر کہ بمقابر گزرد و قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یازدہ بار خواندہ بہ مردگاں بہ بخشد[3] موافقِ شمارِ مردگاں او را ہم ثواب دادہ شود و از ابو ہریرہؓ مروی است مرفوعاً کہ ہر کہ فاتحہ و اخلاص و سورۃ تکاثر خواندہ براے مردگاں ثوابِ آں گرداند مردگاں براے او شفیع باشند و از انسؓ است مرفوعاً کہ ہر کہ سورۂ یٰسین در مقابر بخواند آنہا را تخفیف[4] کند حق تعالیٰ و ایں را ثواب بعددِ آنہا باشد۔

اِنَّا لِلّٰہ الخ۔ ہم سب خدا کے ہیں، اور ہم سب اُسی کی طرف واپس ہونے والے ہیں۔ [1] زیارتِ قبر کے پاس پہنچ کر اَلسّلامُ عَلَیکم یا اہلَ القُبُور الخ پڑھے اور مردوں کے لیے مغفرت کی دُعا کرے۔ موت کو یاد کر کے اپنے انجام کو سوچے۔ قبر یا اس کے اطراف میں سے کسی چیز کو نہ چھوتے نہ بوسہ دے نہ وہاں کھاتے نہ پیتے نہ سوتے نہ چراغاں کرے اور نہ گاتے بجاتے۔ قبر کا طواف کرنا یا قبر کو سجدہ کرنا شرک و کفر کا سبب ہے [2] السلام علیکم الخ۔ اے مسلمان و مومن قبر والو! تم پر سلام ہے۔ تم ہمارے پیش رو ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں اور انشاء اللہ ہم تمہارے پاس پہنچتے ہیں۔ خدا ہم میں سے ان پر بھی رحم کرے جو پہلے پہنچے ہیں اور اُن پر بھی جو بعد میں پہنچنے والے ہیں۔ مَیں اللہ سے تمہارے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ خدا ہماری تمہاری مغفرت کرے اور ہم پر اور تم پر رحم کرے۔

[3] موافقِ شمار۔ یعنی اس کو پڑھنے کا ثواب جس قدر مردوں کو ملے گا اس کو بھی اُسی قدر ملے گا۔ مَرفوعاً۔ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضورؐ سے یہ بات نقل کی ہے۔ شفیع۔ سفارش کرنے والا۔ مقابر۔ قبرستان۔

[4] تخفیف کند۔ یعنی مُردوں سے عذاب کی کمی ہوتی ہے۔

مسئلہ۔ اکثر محققین بر آنند کہ اگر کسے مردہ را ثوابِ نماز یا روزہ یا صدقہ یا دیگر عباداتِ[1] مالی یا بدنی بہ بخشد می رسد۔

مسئلہ۔ سجدہ کردن بسوئے قبورِ انبیاء و اولیاء، و طواف گردِ قبور کردن و دعا از آنہا خواستن و نذر برائے آنہا قبول کردن حرام است بلکہ چیز ہا ازاں بکفر می رساند۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بر آنہا لعنت گفتہ و ازاں منع فرمودہ و گفتہ کہ قبرِ مرا بُت[2] نہ کنند۔

---

[1] عبادات مالی۔ جو عبادت مال کے ذریعہ ادا ہو۔ جیسے زکوٰۃ۔ عبادتِ بدنی۔ جو عبادت بدن کے ذریعہ ادا ہو۔ جیسے نماز۔ طواف۔ چکر لگانا۔ چیز ہا۔ مثلاً عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا۔

[2] بُت نہ کنند۔ مشرک لوگ بتوں کا چکر کاٹتے ہیں۔ اُن پر نذریں چڑھاتے ہیں۔

کِتابُ الزّکوٰۃ

رُکن[1] دوم از ارکانِ اسلام زکوٰۃ است چوں بعضے قبائل عرب بعد وفاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواستند کہ زکوٰۃ نہ دہند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قصدِ جہاد بآنہا فرمودو بر آں اجماع منعقد شد منکرِ وجوبِ زکوٰۃ کافر است و تارکِ آں فاسق۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ واجب است بر ہر مسلم عاقل بالغ کہ مالکِ نصاب باشد و فارغ باشد آں نصاب از حوائج[2] اصلیہ و دَین و نامی باشد و بر وے سال تمام گزشتہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر بعد ملکِ نصاب پیش از تمامِ سال زکوٰۃ یک سال یا زکوٰۃ چند سال پیشگی ادا کرد ادا[3] شود۔

---

[1] رکنِ دوم۔ پہلا رکن نماز ہے۔ قرآن پاک میں بیاسی جگہ نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ نہ دہند۔ کچھ قبائل تو اسلام سے پھر گئے تھے کچھ نے کہا تھا کہ ہم اپنی زکوٰۃ نکال کر خود صرف کر دیا کریں گے خلیفہ کو نہ دیں گے۔ کافر است۔ خواہ نماز پڑھے اور کلمۂ شہادت پڑھے۔ تارک۔ یعنی جو زکوٰۃ کو واجب مانتا ہے لیکن ادا نہیں کرتا۔ حر۔ آزاد لہٰذا غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ بالغ۔ لہٰذا بچہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ نصاب۔ مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ [2] حوائج اصلیہ۔ اصلی ضرورتیں جیسے کھانا پینا۔ پہننا۔ رہائشی مکان، مطالعہ کی کتابیں دستکاروں کے آلات۔ دَین۔ یعنی ایسا قرض جس کا مطالبہ کرنے والا کوئی انسان ہو۔ نامی بڑھنے والا۔ خواہ حقیقتاً بڑھاؤ ہو۔ جیساکہ حیوانات میں بچوں کی پیدائش کی وجہ سے بڑھاؤ ہوتا ہے یا حکمی بڑھاؤ ہو جیساکہ رکھا ہوا روپیہ پیسہ کہ اِس میں اس وقت اگرچہ فی الحال کوئی اضافہ نہیں ہو رہا لیکن اگر کاروبار کیا جاتا تو اس میں بڑھاؤ ہوتا۔ سال یعنی چاند کے مہینوں کا سال۔ [3] ادا شود۔ چونکہ نصاب کی موجودگی کی وجہ سے اصل وجوب ہو چکا ہے۔ یک نصاب۔ مثلاً کسی کے پاس پانچ اونٹ تھے اور اس پر ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہوتی ہے۔ اس نے بجائے ایک بکری کے دو بکریاں دے دیں جو دس اونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ پھر اُس کے پاس دس اونٹ ہو گئے۔ تو پہلی دی ہوئی دو بکریوں سے اُن مزید پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ادا سمجھی جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر مالکِ یک نصاب زکوٰۃِ چند نصاب داد و بعد ادا تے زکوٰۃ مذکور مالکِ چند نصاب شد تاہم ادا جائز باشد۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ در مالِ صبی و مجنون واجب نہ شود نزدِ ابی حنیفہؒ و نزدِ ائمۂ ثلثہ واجب شود و ولیؔ[1] از طرفِ او ادا کند۔

مسئلہ۔ در مالِ ضمائر یعنی مالیکہ گُم شدہ باشد یا در دریا افتادہ باشد یا کسے غصب کردہ باشد و برآں شہود نہ باشند یا در صحرا مدفون بود و مکانش فراموش شدہ باشد یا دَین باشد بر کسے و مدیون منکر باشد و شہود برآں نباشند یا بادشاہ یا مانندِ آں یعنی کسے کہ فریاد او نزد دیگرے ممکن نباشد بہ مصادرہ گرفتہ باشد دریں چنیں مال زکوٰۃ واجب نیست و اگر ایں مال باز بدست آید بابتِ ایام گزشتہ واجب نہ شود و اگر دَین باشد بر مُقِر اگرچہ مفلس باشد یا برآں دَین شہود باشند۔ یا در علمِ قاضی باشد یا در خانہ مدفون باشد۔ و مکانِ آں فراموش شدہ باشد دریں چنیں مال زکوٰۃ واجب است بابتِ ایام گزشتہ نیز۔

---

[1] ولی۔ سرپرست۔ ضمار۔ وہ مال کہلاتا ہے جو کسی کی ملکیت میں تو ہو لیکن اس سے فی الحال مالک کوئی فائدہ نہ اُٹھا رہا ہو۔ غصب۔ چھین لینا۔ شہود۔ گواہ۔ دَین۔ قرض۔ مدیون۔ مقروض۔ مصادرہ۔ ضبطی۔ مفلس باشد۔ تو اس سے آج نہیں تو کل وصول ہو سکے گا۔ در خانہ مدفون۔ چونکہ ایسے مال کا تلاش کر لینا ممکن ہے۔

مسئلہ۔ دَین[1] ہر گاہ وصول شود زکوٰۃِ آں دادہ شود و اگر دَین بدلِ تجارت[2] باشد بعدِ قبض چہل درم زکوٰۃ دہد اگر دَین بدل مال باشد نہ بابت تجارت مثل ضمانِ مغصوب زکوٰۃ آں بعدِ قبض نصاب دادہ شود و اگر دَین بدل غیر مال باشد چوں مہر و بدلِ خلع و مانندِ آں بعد قبضِ مالِ نصاب و گزشتنِ سال زکوٰۃ دادہ شود نزدِ امام اعظمؒ و نزد صاحبین آنچہ قبض کند مطلقاً[3] زکوٰۃ آں دہد مگر دیت وارشِ جنایت و بدلِ کتابت ایں را بعد قبض نصاب و گزشتنِ سال بر آں زکوٰۃ دہد۔

مسئلہ۔ برائے اداء زکوٰۃ نیت وقتِ ادا یا وقتِ جدا کردنِ قدرِ زکوٰۃ از دیگر مال شرط است۔

مسئلہ۔ اگر بدون نیتِ زکوٰۃ تمام مال را صدقہ کرد زکوٰۃ ساقط شود و اگر بعض مال را صدقہ کرد نزدِ ابو یوسفؒ ہیچ ساقط نہ شود و نزدِ محمدؒ ہر قدر کہ صدقہ کرد زکوٰۃ حصۂ آں ساقط شد۔

---

[1] دَین۔ قرض تین طرح کے ہیں (۱) ضعیف قرض۔ وہ قرض جس کا بدون کسی فعل اور بغیر کسی چیز کے بدلے کے مالک ہو جائے جیسے میراث یا فعل کے ذریعے مالک ہوا ہو لیکن وہ کسی چیز کا بدلہ نہ ہو۔ جیسے وصیت یا فعل کے ذریعہ ہو اور کسی چیز کے بدلے میں مالک ہو لیکن وہ چیز مال نہ ہو۔ جیسے کہ مہر وغیرہ اس قسم کے قرضے اگر وصول ہوں گے تو ان پر زکوٰۃ اُس وقت واجب ہو گی جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور ایک سال بھی گزر جائے (۲) وسط قرض وہ قرض ہے جو کسی پر واجب ہوا ہو۔ کسی مال کے بدلے میں لیکن وہ مال تجارتی نہیں ہے جیسا کہ کسی نے کسی کے پہننے کے کپڑے یا خدمت کا غلام لے لیا ہے تو اُس کی قیمت جو لینے والے کے ذمہ قرض ہے وہ اس قسم کا قرض کہلائے گی۔ یہ قرض جب وصول ہو گا تو اس میں زکوٰۃ جب واجب ہو گی جب کہ وصول شدہ رقم نصاب کے بقدر ہو گی لیکن سال گزرنا اس میں ضروری نہیں (۳) قوی قرض۔ یہ وہ قرض کہلائے گا جو تجارتی مال کے عوض کسی پر واجب ہوا ہو۔ اس قرضے میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوں گے فوراً ایک درہم زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔

[2] بدلِ تجارت۔ مثلاً دو سو درہم میں ایک تجارتی گھوڑا فروخت کیا ہے اس میں سے جب بھی چالیس درہم وصول ہوں گے ایک درہم زکوٰۃ دینی ہو گی۔

[3] مطلقاً یعنی خواہ نصاب کی بقدر ہو یا نہ ہو، سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو۔ دیت۔ خون بہا۔ ارشِ جنایت۔ کسی کے بدن کو کچھ نقصان پہنچانے کا بدلہ۔ بعض مال۔ مثلاً کسی کے پاس دو سو درہم تھے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ میں واجب ہو گئے تھے۔ اب اگر اس نے سو درہم کا صدقہ کر دیا اور اسمیں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت نہ کی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک باقی سو میں سے ہی پانچ درہم ادا کرنے ہوں گے۔ امام محمد صاحبؒ کے نزدیک ڈھائی درہم دینا پڑیں گے۔

مسئلہ۔ اگر اوّلِ سال و آخرِ سال نصاب کامل بود و در میانِ سال ناقص شود زکوٰۃِ تمام سال واجب شود و نقصان میانہ معتبر نیست۔

مسئلہ۔ مال نامی کہ در آں زکوٰۃ واجب شود۔ سہ قسم است یکے نقد یعنی زر و سیم خواہ مسکوک[1] بود یا تبر[1] یا زیور یا ظروف طلاء و نقرہ نصاب زر بست مثقال[1] است کہ ہفت و نیم تولہ باشد و نصاب[2] سیم دو صد درم است کہ پنجاہ و شش روپیہ سکۂ دہلی وزنِ آں می شود۔ و مقدارِ زکوٰۃ واجب از ہر دو جنس چہلم حصہ است و اگر کم از نصابِ زر باشد و ہمچنیں سیم نزدِ امام اعظمؒ ہر دو را باعتبارِ قیمت یک جنس کردہ نصاب اعتبار کردہ شود و منفعتِ[3] فقیر مرعی داشتہ شود و نزدِ صاحبینؒ باعتبارِ اجزاء نصاب کامل کردہ می شود پس اگر صد درہم سیم و دہ مثقال زر باشد باتفاق زکوٰۃ واجب شود و اگر صد درہم سیم و پنج مثقال زر برابر صد درہم است زکوٰۃ نزدِ امام اعظمؒ واجب شود نہ نزدِ صاحبینؒ۔

مسئلہ۔ اگر زر یا نقرہ مغشوش[4] باشد حکمِ زر و نقرۂ خالص دارد اگر غش در آں مغلوب باشد و اگر غش غالب باشد حکم عروض دارد۔

---

[1] مسکوک۔ جس پر شاہی ٹھپہ لگا ہوا ہو جیسے روپیہ یا اشرفی۔ تبر۔ یعنی سونے چاندی کا ہیرا۔ بست مثقال۔ زکوٰۃ کے مسائل میں جس دینار کا اعتبار ہے وہ مثقال کے ہم وزن ہوتا ہے۔ مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے تو سونے کا نصاب اس حساب سے ساڑھے سات تولے ہوتا ہے۔ جسکا چالیسواں حصہ دو ماشے دو رتی ہوتا ہے۔ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ مرحوم دہلوی نے سونے کا نصاب اس حساب سے سات تولے آٹھ ماشے چار رتی بتایا ہے جس میں زکوٰۃ دو ماشہ ڈھائی رتی ہوگی [2] نصاب سیم۔ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے۔ درہم تین ماشے ایک رتی دو جَو وزن کا ہوتا ہے اور رتی پونے تین جَو کی ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے دو سو درہم ترپن تولے سات ماشے ایک رتی سوا جَو وزن کے ہوتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ مرحوم نے چاندی کا نصاب چوّن تولے دو ماشے تحریر فرمایا ہے جس کا چالیسواں حصہ ایک تولہ چار ماشے تین رتی بتایا ہے۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چھپّن روپیہ سکہ دہلی کو نصاب قرار دیا ہے اس وقت دہلی میں پورا ایک تولہ کا روپیہ نہ تھا۔ موجودہ روپیہ پورا ایک تولہ کا ہے لہٰذا اس فرق کو یاد رکھنا چاہیئے [3] منفعتِ فقیر۔ یعنی جس زمانہ میں سونا گراں ہو تو اسکی قیمت چاندی سے لگا کر چاندی کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جاتے اور جس زمانہ میں چاندی گراں ہو اسکی قیمت سونے سے لگا کر سونے کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ امام اعظمؒ چونکہ قیمت کے اعتبار سے نصاب مکمل ہو گیا۔ نہ نزدِ صاحبین۔ اس لیے سو درہم آدھا نصاب ہے اور پانچ مثقال چوتھائی نصاب تو دونوں مل کر پونا نصاب بنا [4] مغشوش۔ کھوٹ ملا ہوا۔ غش۔ کھوٹ۔ مغلوب یعنی چاندی سونا کھوٹ سے زیادہ ہے۔

عروض۔ سامان یعنی اس میں اگر تجارت کرے گا تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

قسم دوم از مالِ نامی مالِ تجارت است۔

مسئلہ۔ ہر مال کہ بہ نیت تجارت خریدہ شود در آں زکوٰۃ واجب می شود و اگر کسے او را بخشیدہ باشد یا وصیتؔ کردہ باشد یا زن را در مہر مالے بدست آمدہ باشد یا مرد را در خُلع یا در صلح از قصاص مال بدست آمدہ باشد و وقت مالک شدن نیّت تجارت کرد نزد ابویوسفؒ دراں زکوٰۃ واجب شود نہ نزدِ محمدؒ۔

مسئلہ۔ اگر در میراث مالے بدست آمدہ باشد اگرچہ وقتِ مُردن مورثؔ نیت تجارت کرد مال تجارت نہ شود و زکوٰۃ در آں باتفاق واجب نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر غلامے را برائے تجارت خرید کرد پستر نیت استخدامؔ کرد مال تجارت نماند و اگر برائے استخدام خرید کرد پستر نیتِ تجارت کرد مال تجارت نہ شود تاکہ آں را نفروشد۔

مسئلہ۔ مال تجارت را بزر یا سیم در آں چہ نفعِ فقراء باشد قیمت کردہ شود پس اگر بمقدار نصاب یکے از ہر دو جنس رسد چہلم حصہؔ آں در زکوٰۃ ادا کند۔

لہ وصیت کردہ باشد۔ یعنی کسی نے مرتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ میرے مال میں سے فلاں کو اس قدر دے دیا جائے۔ صلح از قصاص۔ یعنی مرنے والے کے رشتہ داروں نے قاتل کو قتل کرنے کی بجائے اس کے خون بہا میں مال وصول کر لیا۔ نہ نزدِ محمدؒ یعنی امام محمدؒ کے نزدیک ان مالوں میں محض تجارت کی نیت سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک کہ اس مال سے تجارتی کاروبار نہ شروع کر دے۔ ۲ مورث۔ یعنی مرنے والا۔ ۳ استخدام۔ خدمت لینا۔ نماند۔ لہٰذا اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ نہ فروشد۔ اس لیے کہ تجارت تو ایک عمل ہے محض نیت سے کوئی عمل پورا نہیں ہوتا۔ نفع فقراء باشد۔ اگر سونا گراں ہے تو سونے کا چالیسواں حصہ ورنہ چاندی کا چالیسواں حصہ فقیروں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ یکے از ہر دو۔ مثلاً چاندی سستی ہے تو دو سو درہم کی برابر اس مال کی قیمت ہو جاتی ہے لیکن بیس مثقال سونے کی برابر قیمت نہیں پہنچتی تو چاندی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

قسم سوم از مال نامی سوائم اند یعنی شتراں یا گاواں یا بزہا مخلوط[1] نر و مادہ کہ اکثر سال بر چریدن در صحرا کفایت کنند و ہمچنیں گلۂ اسپاں و تفصیل نصاب اجناسِ سوائم و قدر واجب آں طول دارد و دریں دیار[2] ایں اموال بقدرِ وجوبِ زکوٰۃ نمی باشد لہٰذا مسائل زکوٰۃ آں مذکور نہ کردہ شد و ہمچنیں احکامِ عشرِ زمین عشری کہ دریں دیار نیست و مسائل عاشر کہ بر طرق و شوارع باشد مذکور نہ کردہ شد

مسئلہ۔ اگر مسلمان یا ذمی کان از زر یا نقرہ یا آہن یا مس یا مانندِ آں در صحرا یافت پنجم حصہ ازاں گرفتہ شود و چہار حصہ یابندہ راست اگر زمین مملوکِ کسے نیست و اگر مملوک است چہار حصہ مالک راست و اگر در خانۂ خود یافت نزدِ امام اعظمؒ در آں خمس[3] واجب نیست و نزد صاحبینؒ واجب است و اگر در زمین زراعتی خود یافت در آں دو روایت است۔

مسئلہ۔ کسے گنجے یافت اگر در آں علامتِ اسلام است مثلِ سکۂ اہل اسلام آں را حکمِ لقطہ است مالکش را تلاش کردہ باید رسانید و اگر در آں علامتِ کفر باشد خمس گرفتہ شود و باقی یابندہ راست۔

---

[1] مخلوط۔ یعنی نر و مادہ جس میں ملے ہوتے ہوں تاکہ نسل پھیل سکے۔ صحرا۔ جنگل۔ سوائم۔ چرائی کے جانور۔

[2] دیار۔ ملک۔ عشر۔ دسواں حصہ۔ عشری۔ وہ زمین جس کی پیداوار میں دسواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا ضروری ہوتا ہے۔ عاشر۔ وہ شخص جس کو عشر وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہو۔ طریق و شوارع۔ راستے۔ ذمی۔ وہ کافر جو معاہدہ کے تحت دارالاسلام میں رہتا ہو۔ مس۔ تانبہ۔ در صحرا اگر کسی پہاڑ میں زمرد۔ ہیرے یا عقیق کی کان کسی کو مل گئی ہو تو اس میں کچھ واجب نہ ہوگا۔

[3] خمس واجب نیست۔ بلکہ سب کا سب مالک مکان کا ہے۔ علامتِ اسلام۔ یعنی اس سکہ پر کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو کہ وہ اسلامی دور کا ہے۔ جیسا کہ عالمگیری سکہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے یا سعودی عرب کے سکہ پر تلوار اور کھجور کی تصاویر ہیں۔ لقطہ وہ چیز جو دارالاسلام میں کسی جگہ پڑی ہوئی پائے جاتے۔ مالکش را۔ یہ لقطہ کا حکم ہے۔ علامتِ کفر۔ جیسے کسی بت کی تصویر بنی ہو۔ خمس۔ یعنی اس کو مالِ غنیمت کی طرح سمجھیں گے پانچواں حصہ بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔ بقیہ چار حصے پانے والے کے ہوں گے۔

مسئلہ۔ مصرفِ[1] زکوٰۃ فقیر است کہ مالکِ کم از نصاب باشد و مسکینے کہ مالکِ ہیچ نباشد و مکاتب است برائے ادائے مالِ کتابت و مدیون است کہ مالکِ نصاب است لیکن نصابِ او فاضل از دَین نیست و غازی[2] کہ اسبابِ غزوہ ندارد از اسپ و یراق و کسے کہ مال دارد در وطن و در سفر است بعید از وطن مال ہمراہ ندارد و ازیں اصناف یک صنف را بدہد یا ہمہ شاں را لیکن زکوٰۃ دہندہ مالِ زکوٰۃ با اصول و فروع و زوجِ خود یا زوجۂ خود و بندۂ خود و مکاتبِ خود و مدبّر و امِّ ولدِ خود ندہد و غلامے را کہ بعضِ او آزاد باشد ہم ندہد و کافر را ندہد و بنی ہاشم و موالی آنہا را ندہد مگر صدقۂ نفل و در بنائے مسجد و کفنِ میّت و ادائے قرضِ میّت خرچ نہ کند و بندۂ غنی و پسرِ صغیرِ غنی را ندہد[3]۔

مسئلہ۔ اگر مصرفِ زکوٰۃ گمان کردہ زکوٰۃ داد پستر ظاہر شد کہ غنی بود یا ہاشمی یا کافر یا پدر یا پسر[4] زکوٰۃ دہندہ نزدِ امامِ اعظمؒ اعادۂ آں لازم نیست و نزدِ ابو یوسفؒ اعادہ لازم است و اگر ظاہر شد کہ بندہ یا مکاتبِ او بود اعادہ لازم است۔

مسئلہ۔ مستحب آن است کہ یک فقیر را آں قدر دہد کہ در آں روز محتاجِ سوال نباشد۔

---

[1] مصرفِ زکوٰۃ۔ جہاں زکوٰۃ صرف کی جاتی ہے کم از نصاب۔ یعنی اس پر خود زکوٰۃ فرض نہ ہو۔ مسکین۔ وہ فقیر جو خورد و نوش تک کا محتاج ہو۔ مکاتب۔ وہ غلام کہلاتا ہے جس کو مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال ادا کر دے گا تو آزاد ہے۔ مالِ کتابت وہ مال ہے جو مالک نے غلام پر ادائیگی کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ فاضل از دَین نیست۔ یعنی وہ چاہے ہزاروں کا مالک ہو لیکن اس پر قرضہ اس سے زیادہ ہو

[2] غازی۔ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ یراق۔ ساز و سامان۔ اصناف۔ صنف کی جمع بمعنی قسم۔ اصول۔ باپ دادا وغیرہ۔ فروع۔ بیٹا پوتا وغیرہ۔ مدبّر۔ وہ غلام جس کو آقا نے یہ کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ امِّ ولد۔ وہ لونڈی جس کے اپنے آقا سے اولاد پیدا ہو گئی ہو۔ بعضِ او۔ یعنی جبکہ خود زکوٰۃ ادا کرنے والے نے اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کر دیا ہے اور آدھا اس کی ملکیت میں باقی ہے۔ بنی ہاشم ہاشم کی جملہ نسل مراد نہیں ہے بلکہ حضرت عباسؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت جعفرؓ۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہم اور حارث بن عبد المطلب کی اولاد مراد ہے۔ نہ کند۔ یعنی ہر ایسی جگہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جہاں کسی لینے والے کی اس پر ملکیت ثابت نہ ہوتی ہو

[3] ندہد البتہ اگر کسی مالدار کی بالغ اولاد غریب ہے تو اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

[4] یا پسر۔ غرضیکہ کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دی جو اس کی زکوٰۃ کا مصرف نہیں ہے لازم است۔ سب کے نزدیک دوبارہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ در آں روز۔ یعنی کم از کم ایک دن کے خورد و نوش کے لیے کافی ہو۔ غیر مدیون۔ وہ شخص جو مقروض نہ ہو۔

مسئلہ۔ مقدار نصاب یا اکثر بیک فقیر غیر مدیون دادن یا از شہرے بہ شہرے دیگر مالِ زکوٰۃ فرستادن مکروہ است مگر وقتیکہ قریبِ[1] او یا محتاج تر در شہرے دیگر باشند۔

مسئلہ۔ ہر کرا قوتِ یک روز میسّر باشد او را سوال نہ باید کرد۔

مسئلہ۔ صدقۂ فطر واجب است بر ہر حرِ مسلم کہ مالکِ نصاب باشد و آں نصاب فاضل باشد از دیون و حوائجِ اصلیہ و نامی بودنِ نصاب شرط نیست و بر مالکِ ایں چنیں نصاب گرفتنِ صدقہ حرام است۔ صدقۂ فطر از نفسِ خود دہد و فرزندانِ صغیرِ[2] خود اگر مالکِ نصاب نباشند و اگر باشند از مالِ آنہا دادہ شود و از بندگانِ خدمتیِ[3] خود بدہد نہ از بندگانِ تجارتی اگرچہ بندہ مدبّر یا اُمِّ ولد باشد نہ از زوجۂ خود و فرزندانِ بالغ خود و مکاتبِ خود و نہ از بندۂ گریختہ مگر بعد باز آمدن و اگر یک بندہ یا چند بندہ در چند کس مشترک باشند نزدِ امام اعظمؒ صدقۂ فطر آں بندہ بر کسے واجب نہ شود۔

مسئلہ۔ صدقۂ فطر واجب می شود بہ طلوعِ[4] فجر روزِ عید پس کسے کہ پیش از صبح عید بمرد یا بعد صبح زائیدہ شد یا اسلام آورد صدقۂ آں واجب نہ شود و پیش از عید ہم ادا تے صدقۂ فطر جائز است لیکن مسنون آنست کہ پیش از خروج بہ مصلّٰی ادا کند اگر روزِ عید صدقۂ فطر ادا نہ کرد ہر گاہ خواہد قضا کند۔

---

[1] قریبِ او۔ یعنی زکوٰۃ دینے والے کا کوئی رشتہ دار جس کو وہ زکوٰۃ دے سکتا ہے اس لیے کہ اس صورت میں دوہرا ثواب ہوگا۔ حرِ مسلم۔ خواہ مجنون ہو یا نابالغ۔ حوائجِ اصلیہ۔ جیسے کھانے پینے کی چیزیں، پہننے کے کپڑے، استعمالی برتن کاریگر کے آلات وغیرہ۔ نامی۔ بڑھنے والا۔ شرط نیست۔ زکوٰۃ کے نصاب میں یہ شرط ہے۔

[2] فرزندانِ صغیر۔ بالغ اولاد کی طرف سے دینا ضروری نہیں ہے خواہ وہ مفلس ہو۔

[3] بندگانِ خدمتی۔ وہ غلام جو گھر کے کام کاج کے لیے ہیں۔ مدبّر۔ وہ غلام کہلاتا ہے جس کو آقا نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ اُمِّ ولد۔ وہ لونڈی جس سے آقا کی اولاد ہو۔ بندہ غلام۔

[4] طلوعِ فجر۔ یعنی صبح صادق۔ پیش از عید۔ خواہ کتنے ہی دن پہلے ادا کرے۔ از خروج۔ یعنی عید کے دن صبح کی نماز کے بعد عید گاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرے تو مسنون ہے۔

مسئلہ۔ مقدارِ صدقۂ فطر نصف[1] صاع است از گندم یا آرد گندم یا سویق گندم یا یک صاع است از خرما یا جَو و کشمش مثلِ گندم است نزدِ امامِ اعظمؒ و مثل جَو نزد صاحبینؒ صاع ظرفے باشد کہ در آں ہشت رطل از عدس یا ماش یا مانندِ آں گنجد و نزدِ ابویوسفؒ پنج رطل و ثلث رطل و رطل بست استار باشد ہر استار[2] چہار و نیم مثقال پس وزنِ یک رطل برابر سی و شش روپیہ سکّۂ دہلی دادنِ قیمت عوضِ صدقۂ فطر جائز است۔

فصل۔ دیگر صدقۂ نافلہ است۔ صدقۂ نافلہ بوالدین و اقربین[3] و یتامٰی و مساکین و ہمسایہ و سائلین وغیرہ بدہد لیکن بہتر آنست کہ آنچہ زائد از حوائج اصلی و دیون و نفقات و حقوقِ واجبہ باشد بدہد و در معصیت خرچ نہ کند۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتحِ خیبر نفقۂ یک سالہ پیشگی بہ ازواجِ مطہرات داد و دیگر برائے نفسِ خود ہیچ ذخیرہ نمی کردند ہر چہ میسّر می شد در راہِ خدا می دادند و فرمودند اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنی خرچ کن آنچہ داری اے بلال و از

---

[1] نصف صاع۔ یعنی اسّی تولے کے سیر کے حساب سے ایک سیر گیارہ چھٹانک۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے۔ ایک مُد امام صاحب کے قول کے مطابق دو رطل کا ہوتا ہے۔ ایک صاع کا وزن اسّی تولہ کے سیر سے تین سیر چھ چھٹانک ہے تو مُد کا وزن تیرہ چھٹانک دو تولہ چھ ماشے ہوا اور رطل کا وزن چھ چھٹانک تین تولہ نو ماشہ ہوا۔ یہ شعر بھی یاد رکھیے۔ صاع کوفی ہست اے مرد فہیم ؛ دو صد و ہفتاد تولہ مستقیم۔ باز دینار یکہ دارد اعتبار۔ وزن آں از ماشہ دان نیم و چہار ؛ درہم شرعی ازیں مسکین شنو، کاں سہ ماشہ ہست یک سرخہ دو جو ؛ سرخ سہ جو ہست لیکن پاؤ کم ؛ نزد ابویوسفؒ۔ یہ صاع کوفی صاع سے چھوٹا ہوگا اس لیے کہ ایک صاع میں چار مد۔ اگرچہ وہ بھی مانتے ہیں۔ لیکن مد اُن کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل کا ہے۔ [2] استار۔ استار کا وزن ایک تولہ آٹھ ماشہ دو رتی ہوتا ہے۔ سی و شش روپیہ رطل کا وزن جو ہم نے تحریر کیا ہے ٣٢ تولہ ٩ ماشے ہوتا ہے جو موجودہ سکہ سے ٣٢ روپیہ ١٢ آنے بھر ہوا۔ قاضی صاحب کے زمانے کا سکّہ کم وزن کا تھا اس لیے قاضی صاحب نے ٣٦ روپیہ کا وزن تحریر کیا ہے۔ قیمت۔ یعنی گیہوں۔ جَو وغیرہ کے عوض اس کی قیمت بھی صدقۂ فطر میں ادا ہو سکتی ہے۔ قربانی کے جانور کے عوض قیمت کی ادائیگی جائز نہ ہوگی۔

[3] اقربین۔ رشتہ دار۔ یتامٰی۔ بے باپ کے بچے۔ حقوقِ واجبہ۔ یعنی پہلے اپنی ذات پر پھر اولاد پر پھر دوسروں پر خرچ کرے۔ معصیت گناہ۔ خیبر۔ مدینہ طیبہ سے دُور ایک زرخیز علاقہ ہے۔ ازواجِ مطہرات۔ آنحضورؐ کی بیویاں۔ ذخیرہ۔ اندوختہ جمع کیا ہوا۔ انفق۔ الخ۔ اے بلال خرچ کر اور صاحبِ عرش (خدائے تعالیٰ) کی جانب سے کمی کا خوف نہ کر۔

مالکِ عرش اندیشۂ فقر مدار و مال را بیہودہ خرچ نہ کند کہ مُبَذّر[1] را حق تعالٰی برادرِ شیطان گفتہ۔ خرچ بیہودہ آنست کہ در آں[2] ثواب نباشد و منفعتے در دنیا و حظِّ نفس زیادہ از حقِ نفس معتبر نیست۔

مسئلہ۔ اوّل از صدقۂ نافلہ بہ بنی ہاشم بدہد کہ زکوٰۃ[3] بر آنہا حرام است و بہ تواضع و احترام نظر بر قرابتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگزارند۔

مسئلہ۔ صدقۂ نافلہ ذمّی را دادن جائز است نہ حربی را۔

مسئلہ۔ ضیافت مہمان تا سہ روز سنّت مؤکدہ است و بعد ازاں مستحب۔

---

[1] مبذّر۔ فضول خرچ۔ [2] کہ در آں۔ یعنی نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔ [3] کہ زکوٰۃ۔ یعنی چونکہ ان کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ لہٰذا نفلی صدقہ ان پر خرچ کرنا چاہیئے۔ ذمّی۔ وہ کافر جو معاہدہ کے تحت دار الاسلام میں رہتا ہے۔ حربی۔ وہ کافر جو دار الحرب میں رہتا ہے۔ سنّت مؤکدہ جس کے نہ کرنے والے کو ملامت کی جاتی ہے۔

کتابُ الصَّومِ[1]

یکے از ارکانِ اسلام روزۂ ماہ مبارک رمضان است فرض است قطعی بر ہر مسلم مکلّف منکرِ آں کافر بود و تارکِ بے عذر فاسق در صحیحین[2] است کہ ابوہریرۃؓ از رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم روایت کردہ کہ ہر عمل حسنۂ ابن آدم زیادہ دادہ می شود ثوابِ آں دہ چند تا ہفت صد چند حق تعالیٰ فرمود مگر صوم بدرستیکہ روزہ برائے من است و من خود جزائے روزہ ہستم الحدیث۔

مسئلہ۔ شرطِ ادائے روزہ نیت[3] است وطہارت از حیض ونفاس۔

مسئلہ۔ روزہ بر شش قسم است یکے[1] روزۂ رمضان، دوم[2] روزۂ قضا، سوم[3] روزۂ نذرِ معیّن چہارم[4] روزۂ نذرِ غیر معیّن پنجم[5] روزۂ کفارہ، ششم[6] روزۂ نفل نزدِ امامِ اعظمؒ روزۂ رمضان بہ مطلق نیت فرضِ وقت ونیّت نفل اداشود واگر نیّت قضا یا کفارہ کرد اگر صحیح مقیم است فرضِ وقت[4] اداشود لاغیر و اگر مریض یا مسافر است آنچہ نیت کرد از قضا یا کفارہ اداشود

---

[1] صوم۔ لغوی معنی رکنا اور شرعاً کھانے پینے اور جماع سے۔ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ رکنا۔ قطعی۔ یعنی اس کے فرض ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ مکلّف۔ یعنی عاقل۔ بالغ، تندرست۔ منکر۔ یعنی جو روزہ کو فرض نہ جانے۔

[2] صحیحین۔ یعنی بخاری اور مسلم شریف جو حدیث کی دو مشہور کتابیں ہیں کہ ہر عمل۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنے تک ملے گا۔ مگر روزہ کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ ہوں حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انسان کی دوسری نیکیاں تو دوسروں کے حقوق کے عوض دے دی جائیں گی۔ لیکن روزہ کسی حالت میں بھی رائیگاں نہیں جاتے گا اور وہ روزہ دار کو لامحالہ جنت میں لے جاتے گا۔ [3] نیت۔ یعنی روزے کا ارادہ۔ روزہ نذر معیّن مثلاً جمعہ کے دن کے روزہ کی منت مان لینا۔ روزۂ کفارہ۔ مثلاً کسی نے جھوٹی قسم کھالی تو اس کو اس کی پاداش میں روزے رکھنے ہوں گے۔ مطلق نیت۔ یعنی فرضی اور نفلی روزے کی تفصیل کیے بغیر۔

[4] فرض وقت۔ یعنی رمضان کا روزہ اس لیے کہ رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر مریض۔ چونکہ رمضان کا روزہ دوسرے دنوں میں بھی ادا کرنے کی اجازت ہے۔

نزدِ صاحبینؒ تاہم فرضِ وقت ادا شود و نزدِ مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ برائے روزۂ رمضان ہم تعیینِ نیتِ فرضِ وقت ضرور است و نذرِ معیّن نزد امامِ اعظمؒ چنانچہ بہ نیتِ نذر ادا شود ہم بہ مطلق نیت ادا شود و ہم بہ نیّتِ نفل و اگر نیّتِ واجبِ آخر کردہ واجبِ آخر ادا شود و نزدِ اکثر ائمہ نذرِ معیّن بدون تعیینِ نیّت نذر ادا نہ شود و نفل بہ نیّت مطلق ادا شود بالاتفاق چنانچہ بہ نیّت نفل و نذرِ معیّن و قضا و کفارہ را بالاتفاق تعیینِ نیّت شرط است
مسئلہ۔ وقتِ نیّت روزہ از غروبِ آفتاب است تا طلوعِ صبح بعد طلوعِ صبح نیّت روا نباشد مگر در روزۂ نفل تا پیش از زوال نزدِ شافعیؒ و احمدؒ و نزدِ مالکؒ بعد طلوع صبح نیّت نفل ہم درست نیست و نزدِ امامِ اعظمؒ نیّت روزہ رمضان و نذرِ معیّن و نفل تا پیش از زوال صحیح است و نیّتِ قضا و کفارہ و نذرِ غیر معیّن بعد طلوعِ صبح بالاتفاق جائز نیست و نزد ائمہ ثلٰثہ ہر سی روزۂ رمضان را ہر شب نیّت علیحدہ علیحدہ شرط است و نزدِ مالکؒ برائے تمام رمضان شب اوّل یک نیّت کافی است اگر اوّل شبِ ماہ نیّت روزہ کرد درمیانِ رمضان مجنون شد و چند روزہ در جنون گزشت۔ و مفطراتِ صوم از و بہ وقوع نیامد نزدِ مالکؒ روزہ ہائے او صحیح شد و نزدِ ائمہ ثلٰثہ ایام جنون را روزہ قضا کند برائے فوتِ نیّت و اگر جنون تمام ماہِ رمضان را در گرفت روزہ ساقط شود قضا واجب نگردد و اگر یک ساعت از

واجبِ آخر۔ یعنی نذر کے روزے کی نیت نہ کی بلکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا واجب روزہ تھا اس کی نیت کر لی۔ تعیینِ نیت۔ یعنی متعین کر کے نیت کرنا۔ وقتِ نیت۔ یعنی غروب آفتاب سے صبح صادق تک اگلے دن کے روزے کی نیت کا وقت ہے غروب سے پہلے نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔ پیش از زوال۔ علماء نے تصریح کی ہے کہ نصف النہار سے قبل نیت کرنا ضروری ہے تاکہ دن کے اکثر حصہ میں نیت پائی جائے اگر عین زوال کے وقت نیت کرے گا تو دن کا اکثر حصہ بدون نیت گزر چکا ہوگا۔

ائمہ ثلٰثہ۔ یعنی امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ۔ مجنون۔ پاگل۔ مفطراتِ صوم۔ کھانا پینا۔ جماع کرنا۔ صحیح شد۔ چونکہ وہ شروع رمضان میں نیت کر چکا تھا لہٰذا کہا جائے گا کہ وہ نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی چیزوں سے رُکا رہا۔

قضا کند۔ یعنی صرف اس دن کا روزہ تو ہو جائے گا جس دن روزہ شروع کرنے کے بعد پاگل ہوا ہے بقیہ دنوں میں چونکہ نیت نہیں کر سکا لہٰذا روزہ شمار نہ ہوگا۔

رمضاں مجنون را افاقہ شد[1] ایامِ گزشتہ را قضا کند اگرچہ در حالتِ بلوغ مجنون بود یا بعد ازاں[2] مجنون شد۔

مسئلہ۔ بدیدنِ[3] ماہ رمضان یا بہ تمام شدنِ سی روزِ شعبان روزہ واجب شود و برائے[4] شہادتِ ماہِ رمضان اگر آسمان ابر یا مانندِ آں[5] دارد یک مرد[6] یا زنِ عادل کافی است حُر باشد یا رقیق و برائے شہادتِ شوال[7] دریں چنیں حال دو مرد حُر عادل یا یک مرد و دو زن احرارِ عدول[8] بالفظِ شہادت شرط است و اگر مطلع صاف باشد در رمضان و شوال جماعتے عظیم[9] می باید۔

مسئلہ۔ اگر رمضان بہ شہادتِ یک کس ثابت شدہ باشد و روزِ سی ام ماہ ندیدہ شد افطار جائز نیست[10] و اگر بہ شہادتِ دو مرد ثابت شد و سی روز گزشت افطار جائز شد[11] اگرچہ ماہ ندیدہ شد۔

مسئلہ۔ اگر کسے ماہ رمضان یا شوال بچشمِ خود دید و قاضی شہادتِ او رد کرد در ہر دو[12] صورت واجب است کہ آں کس روزہ دارد و اگر افطار کند قضا واجب شود نہ کفارہ[13]۔

مسئلہ۔ در روزِ شک[14] یعنی سی ام شعبان چوں ماہ نہ دیدہ شود و مطلع صاف نباشد روزہ نہ دارد مگر بہ نیّت نفل اگر موافق افتد روزِ صومِ معتادِ[15] او و راو الّا خواص[16] روزہ دارند و عوام بعد زوال افطار کنند نزدِ امام اعظمؒ و آں روز بہ نیّتِ رمضان یا بہ نیّتِ واجب آخر روزہ داشتن مکروہ است۔ وہمچنیں مکروہ است بہ تردیدِ نیت[17] کہ اگر رمضان باشد از رمضان است و الّا از نفل یا واجب

---

[1] افاقہ شد۔ یعنی جنون جاتا رہا۔ [2] بعد ازاں۔ یعنی بالغ ہونے کے بعد۔ [3] بدیدنِ۔ جنتریوں کی بنیاد پر رمضان نہ مانا جاتے گا اگر چاند دن میں نظر آیا تو اس کو آنے والی رات کا چاند سمجھا جاتے گا۔ [4] براتے شہادت۔ یعنی انتیسویں کے چاند کے لیے [5] مانندِ آں۔ غبار وغیرہ۔ [6] یک مرد۔ جب کہ عاقل بالغ مسلمان ہو۔ [7] شوال۔ یعنی عید کے چاند کے لیے۔ [8] عدول۔ یعنی نیک گواہ ہونے ضروری ہیں۔ [9] جماعتے عظیم یعنی اس قدر گواہ ہوں کہ ان کا متفقہ جھوٹ بولنا بعید از قیاس ہو۔ [10] افطار جائز نیست۔ جبکہ ابر وغیرہ نہ ہو۔ اگر ابر ہو گا تو پھر جائز ہو گا۔ [11] افطار جائز شد۔ خواہ ابر ہو یا نہ ہو۔ [12] ہر دو صورت یعنی رمضان کے چاند کا معاملہ ہو یا عید کے چاند کا۔ [13] نہ کفارہ۔ چونکہ اس دن کا روزہ بہر حال اس کے لیے مشکوک تھا۔ [14] روزِ شک۔ یعنی جبکہ شعبان کی انتیسویں کو چاند نظر نہ آیا تو تیسویں کو روزِ شک کہا جاتے گا۔ اس لیے کہ یہ احتمال ہے کہ چاند ہو گیا ہو اور نظر نہ آیا ہو۔ [15] روزِ صومِ معتاد مثلاً کسی شخص کی عادت ہے کہ وہ دوشنبہ کا روزہ رکھتا ہے اور تیسویں شعبان دوشنبہ کا روز ہے [16] خواص۔ یعنی وہ لوگ جو شک کے دن کے روزے کی نیت کر سکیں جو اس طور پہ ہوتی ہے کہ نفل کی نیت کرے اور یہ اس کے دل میں نہ آتے کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہے عوام وہ لوگ جو اس طرح کی نیت نہ کر سکیں۔ [17] تردیدِ نیت۔ یعنی اس طور پر نیت کرنا کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل ہے۔

دیگر و بہر تقدیر و ہر نیت کہ روزہ داشت چوں رمضان ثابت[1] شود آں روزہ نزدِ امام اعظمؒ از رمضان ادا شود۔

فصل در موجباتِ قضا و کفارہ: اگر کسے در روزۂ رمضان جماع کرد یا جماع کردہ شد عمداً در قبل یا دُبر یا خورد یا آشامید عمداً غذا یا دوا و روزۂ او فاسد شود برو[2] قضا و کفارہ واجب شود و بردہ آزاد کند و اگر میسر نہ شود دو ماہ پے در پے روزہ دارد کہ در آں رمضان و ایامِ عیدین[3] و تشریق نباشد و اگر درمیانۂ آں روزہ فوت شود بہ عذر یا بے عذر روزہ از سر گیرد مگر بہ ضرورتِ حیض و نفاس اگر افطار واقع شود مضائقہ ندارد۔ و اگر مقدورِ روزہ نداشتہ باشد بہ شصت مسکین طعام دہد ہر یک را مثلِ صدقۂ فطر و نزد شافعیؒ و احمدؒ بدون جماع کفارہ واجب نہ شود۔ و از اِفساد روزۂ قضا یا کفارہ یا نذر کفارہ واجب نہ شود باتفاق و اگر در یک رمضان دو روزہ یا چند روزہ فاسد گردد بوجہے کہ کفارہ واجب شود اگر بعد اِفساد[4] روزۂ اوّل کفارہ دادہ شد روزۂ ثانی را کفارہ علیحدہ بدہد و ہمچنیں در ثالث و رابع و بعدِ آں و اگر روزۂ اوّل را کفارہ ندادہ باشد تا آخر رمضان برائے اِفساد چند روزہ یک کفارہ کافی است و نزدِ مالکؒ و شافعیؒ بر ہر[5] تقدیر چند روزہ را چند کفارہ می باید و اگر از دو رمضان دو روزہ فاسد کردہ و کفارہ روزۂ اوّل ندادہ دریں صورت باتفاق کفارہ علیحدہ علیحدہ واجب است و اگر

---

[1] ثابت شود۔ اِس قدر گواہیاں ہو گئی ہوں جن کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ جماع کرد۔ یعنی پیشاب گاہ کا اگلا حصّہ شرمگاہ میں داخل کر دیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ عمداً۔ جان بوجھ کر۔ بردہ۔ غلام خواہ مرد ہو یا عورت یہ کفارہ کی تفصیل ہے۔ پے در پے۔ اگر بیچ میں روزہ توڑ دیا یا وہ دن آ گئے جن میں کہ یہ روزے رکھنا درست نہیں ہیں تو خواہ اُن دنوں میں روزے رکھے بھی ہوں پھر بھی کفارے کے روزے از سرِ نو رکھنے ہوں گے [3] عیدین۔ یعنی عید اور بقر عید کا دن۔ بہ عذر۔ مثلاً سفر یا مرض۔ مثلِ صدقۂ فطر، یا ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام دونوں وقت کھانا کھلائے۔ بدون جماع۔ یعنی کھانے پینے سے۔ از افساد۔ یعنی صرف رمضان کا روزہ فاسد کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور کسی دوسری قسم کا روزہ فاسد کیا تو کفارہ واجب نہ ہو گا۔

[4] فساد روزۂ اوّل۔ یعنی رمضان کے چند روزے فاسد کیے۔ اگر پہلے روزے کو فاسد کرنے کے بعد فوراً اس کا کفارہ ادا کر دیا ہے پھر دوسرا روزہ فاسد کیا ہے تو دوسرا کفارہ ادا کرنا ہو گا۔ ورنہ چند فاسد روزوں کا ایک کفارہ کافی ہو گا۔

[5] بر ہر تقدیر۔ یعنی خواہ پہلے فاسد کردہ روزے کا کفارہ دے چکا ہو یا ابھی نہ دیا ہو۔

بخطاؔ[1] یا باکراہ افطار کرد گو بجماع یا حقنہ کردہ شد یا در گوش یا در بینی دوا چکانیدہ شد یا در زخمِ شکم یا زخمِ سر دوا چکانیدہ شد پس دوا بہ دماغ یا در شکم اور سید یا سنگریزہ یا آہنے یا چیزے کہ از جنس دوا و غذا نیست از حلق فرو بُرد یا بہ قصد پُری دہن قے کرد یا بگمانِ شب طعام سحور خورد و ظاہر شد کہ صبح بود یا بہ گمانِ[2] غروب افطار کرد حالانکہ غروب نہ شدہ بود یا طعام بہ فراموشی خورد و گمان کرد کہ روزۂ من فاسد شد پستر عمداً خورد یا آب در حلقِ خفتہ ریختہ شد یا زنے خفتہ یا در حالتِ دیوانگی یا بیہوشی جماع کردہ شد دریں صور تنہا قضا واجب شود۔ نہ کفارہ وہمچنیں اگر در رمضان نہ نیتِ روزہ کرد و نہ نیّت افطار و ہیچ از مفطراتِ صوم از و بوقوع نیامد قضا واجب شود نہ کفارہ واگر در رمضان نیّتِ روزہ نہ کرد و طعام[3] خورد نزدِ امام اعظمؒ کفارہ واجب نہ شود و نزد صاحبینؒ واجب شود و اگر روزہ را فراموش کرد و در حالتِ فراموشی طعام یا آب خورد یا جماع کرد روزہ فاسد نہ شود و قضا واجب نہ گردد وہمچنیں احتلام و انزال بنظرِ شہوت و روغن بر بدن مالیدن و سرمہ در چشم کشیدن و غیبت کسے کردن و حجامت کردن و بے قصد قے آمدن اگرچہ کثیر باشد و بقصد قے اندک کردن و آب در گوش چکانیدن روزہ را فاسد نہ کند و اگر در[4] ذکر روغن یا چیزے دیگر چکانید نزدِ امام اعظمؒ

---

[1] بخطا۔ یعنی غلطی سے مثلاً کلّی کرنے میں حلق کے اندر پانی چلا گیا۔ باکراہ۔ جبراً حقنہ۔ یعنی پچکاری کے ذریعہ پاخانہ کے مقام میں دوا چڑھانا زخمِ شکم۔ جو زخم پیٹ کے اندر تک ہو۔ پُری دہن۔ یعنی قے کا وہ اچھال جس کو منہ میں نہ روک سکے۔ طعام سحور۔ سحری [2] بگمان غروب غروب کے وقت گھٹا چھا گئی تھی جس کی وجہ سے سورج ڈوب چکنے کا گمان ہو گیا۔ بفراموشی۔ یعنی یہ بھول گیا کہ میرا روزہ ہے۔ قضا۔ یعنی اس دن کی بجائے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔ اگر در رمضان۔ یعنی سارا دن روزہ دار کی سی حالت میں رہا اور روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا ارادہ نہیں کیا [3] طعام خورد۔ یعنی نصف النہار سے قبل اگر نصف النہار کے بعد کھائے گا۔ تو کسی کے نزدیک بھی کفارہ واجب نہ ہوگا۔ خورد۔ اگر بھول کر کھانے پینے والا روزہ دار طاقتور ہے تو اس کو فوراً روک دینا چاہیئے۔ ورنہ پھر روکنا ضروری نہیں۔ احتلام۔ سوتے ہوئے نہانے کی حاجت ہونا۔ غیبت۔ پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا۔ حجامت کردن۔ پچھنے لگوانا کثیر یعنی منہ بھر کر [4] در ذکر۔ لیکن عورت کی شرمگاہ میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزہ فاسد نہ شود ونزدِ ابو یوسفؒ فاسد شود۔ واگر بازنِ مردہ یا چہار پایہ در غیر سبیلین[1] جماع کرد یا زن را بوسہ کرد یا مَس بہ شہوت کرد اگر انزال شد روزہ فاسد شود والّا فاسد نہ شود۔ اگر در دنداں چیزے از طعام باقی ماندہ وآں را از دست برآوردہ خورد روزہ فاسد شود وکفارہ واجب نہ شود۔ واگر از نوکِ زبان برآوردہ خورد اگر مقدارِ نخود باشد قضا واجب شود واگر از نخود کمتر باشد روزہ فاسد نہ شود۔ واگر دانۂ کنجد در دہن انداختہ از حلق فرو برد روزہ فاسد شود واگر در دہاں خائیدہ روزہ فاسد نہ شود۔ قےِ پُری دہن در دہن آمد وباز آں را بقصد فرو بُرد[2] روزہ فاسد شود واگر قے قلیل در دہن آمد وبے قصد فرو رفت روزہ فاسد نہ شود۔ اگر پُری دہن بے قصد فرو رفت نزدِ ابو یوسفؒ فاسد شود[3] نہ نزدِ محمدؒ اگر قلیل بقصد رفت نزد محمدؒ فاسد شود نہ نزدِ ابو یوسفؒ چشیدن چیزے یا خائیدن بے عذر در روزہ مکروہ است وطعام برائے طفل خائیدن درصورتِ[4] ضرورت جائز باشد ومضمضہ واستنشاق برائے دفع گرمی وہمچنیں غسل برائے دفع گرمی و پارچۂ تر پیچیدن نزد امامِ اعظمؒ مکروہ است تنزیہاً کہ بر جزع دلیل است ونزدِ ابو یوسفؒ مکروہ نیست۔

مسئلہ۔ اگر بہ شب مجنب شد وصبح کرد صائم در حالتِ جنابت روزۂ او صحیح[5] است لیکن مستحب آنست کہ پیش از طلوع صبح غسل کند۔

مسئلہ۔ علماء اتفاق در اند بر آنکہ در روزہ دروغ گفتن یا غیبتِ کسے کردن یا بہ کسے۔

---

[1] سبیلین۔ قبل ودبر۔ مَس۔ چھونا۔ انزال۔ منی خارج ہونا۔ فاسد شود۔ اور قضا ضروری ہوگی۔ نخود۔ چنا۔ کنجد۔ تِل۔ خائید۔ چونکہ چبانے سے منہ میں لگ کر منہ میں رہ جائیگا۔ حلق کے اندر کچھ نہ جائے گا۔

[2] فرو برد۔ چونکہ قصداً کسی چیز کو نگلنا روزے کے لیے مفسد ہے۔ فاسد نہ شود۔ اس لیے کہ قلیل بھی ہے اور قصد بھی نہیں ہے۔

[3] فاسد شود۔ چونکہ مقدار زیادہ ہے۔ نہ نزدِ محمدؒ۔ چونکہ قصد نہیں ہے۔ نزدِ محمدؒ فاسد شود۔ چونکہ اُس نے قصداً ایسا کیا۔ نہ نزدِ ابو یوسف۔ چونکہ مقدار قلیل ہے۔ [4] درصورتِ ضرورت۔ مثلاً شوہر یا مالک غصّہ ور ہے۔ کھانے میں نمک کی کمی بیشی پر بُرا بھلا کہتا ہے تو نمک چکھنے کی ضرورت ہے یا بچہ بدون لقمہ چبا کر دیتے نہیں کھا سکتا اور اُس کے لیے کوئی نرم غذا نہیں ہے تو چبا کر دینے کی ضرورت ہے۔

[5] صحیح است۔ چونکہ روزے میں طہارت شرط نہیں ہے۔ مستحب۔ چونکہ ناپاکی کی حالت میں رحمت کے فرشتے دُور رہتے ہیں۔

ناسزا[1] گفتن روزہ فاسد نمی کند لیکن سخت مکروہ است ونزدِ اوزاعیؒ روزۂ او فاسد شود رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ ترک نہ کرد سخن دروغ وعملِ معصیت پس حق تعالیٰ محتاجِ روزۂ او نیست یعنی روزۂ او مقبول[2] نیست۔

مسئلہ۔ اگر شخصے طعام می خورد یا جماع می کند و فجر طلوع کرد بمجرّد طلوع فجر طعام از دہاں انداخت وذکر از جماع برکشید نزدِ جمہور روزۂ او صحیح باشد ونزدِ مالکؒ باطل شود[3]۔

مسئلہ۔ مریض کہ بصومِ خوفِ زیادت مرض داشتہ باشد ومسافر کہ بالاتفسیر آں گفتہ شد آنہا را افطار جائز است پس اگر مسافر را روزہ مضر نہ باشد بہتر آنست کہ روزہ[4] دارد واگر مسافر در جہاد باشد یا روزۂ او را مضر باشد۔ او را افطار بہتر است واگر بہ ہلاکت رساند افطار واجب است از روزہ عاصی شود ومریض ومسافر کہ افطار کردہ بودند اگر در حالتِ ہماں مرض یا سفر مُردند قضا واجب نہ شود واگر بعدِ صحت واقامت مُردند ہر قدرِ ایام کہ بعدِ صحت واقامت دریافتند ہماں قدر روزہ را قضا واجب شود چوں قضا نہ کردند بر ولی از ثلثِ مال آنہا بشرط وصیّت واجب است کہ فدیہ دہد عوض ہر روزہ طعام یک مسکین بقدرِ صدقۂ فطر وبدونِ وصیّت واجب نیست واگر تبرع کند صحیح شود

---

[1] ناسزا۔ بُرا بھلا۔ فاسد نہ می شود۔ اس لیے کہ روزہ توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی۔ فاسد شود۔ چونکہ قرآن میں غیبت کرنے والے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دیا گیا ہے اس لیے اوزاعیؒ نے فساد کا قول کیا ہے۔ عملِ معصیت۔ جس طرح آج کل جاہل لوگ روزہ بہلانے کے لیے طرح طرح کی بازیوں میں لگتے ہیں [2] مقبول نیست۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے روزے سے خوش نہیں ہوتے۔

[3] باطل شود۔ اس لیے کہ یہ فعل بھی جماع ہے۔ مریض۔ اگر تندرست کو بھی روزہ رکھنے میں مرض پیدا ہو جانے کا خیال ہو تو بھی اس کا یہی حکم ہے لیکن مرض کا خوف یا مرض کی زیادتی کا خوف جب ہو گا جب تجربہ اس پر شاہد ہو یا کوئی مسلمان حاذق طبیب بتاتے۔ بالا یعنی نماز کے قصر کے بیان میں [4] روزہ دارد۔ چونکہ رمضان کی فضیلت اُس کو حاصل ہو جاتے گی۔ در جہاد۔ اگر روزہ رکھنے سے کمزوری کا خیال ہو۔ عاصی شود۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی موقع پر فرمایا تھا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

[5] واجب نہ شود۔ اس لیے کہ معذور پر قضا جب ضروری ہوتی ہے جبکہ عذر ختم ہونے کے بعد قضا کرنے کا وقت اس کو ملے۔ ثلث مال۔ یعنی مال کا تہائی حصہ۔ فدیہ۔ عوض۔ بقدر صدقۂ فطر ایک سیر گیارہ چھٹانک گیہوں یا تین سیر چھ چھٹانک جو۔ تبرع۔ احسان۔

مسئلہ۔ قضائے رمضان اگر خواہد پئے در پئے گزارد و اگر خواہد متفرق[1] اگر تمام سال قضا نہ کرد و رمضان دیگر آمد روزۂ رمضان دیگر ادا کند پستر بابت رمضانِ اوّل قضا کند و دریں صورت ہیچ فدیہ واجب نیست۔

مسئلہ۔ شیخ فانی کہ از روزہ عاجز باشد افطار کند و عوضِ ہر روزہ بقدرِ صدقۂ فطر اطعام کند پستر اگر قدرتِ روزہ بہم رسید قضا بر وَے واجب شود۔

مسئلہ۔ زنِ حاملہ یا شیر دہندہ اگر بر نفسِ خود یا بچۂ خود خوف کند افطار کند و قضا کند فدیہ واجب نیست۔

فصل۔ روزۂ نفل بہ شروع واجب شود مگر روزۂ ایّام منہیّہ[2] و افطار روزۂ نفل بے عذر روا نیست و بہ عذر رواست و ضیافت ہم عذر است افطار کند و قضا لازم شود۔

مسئلہ۔ اگر در روزِ رمضان طفل بالغ شد یا کافر مسلمان گشت یا مسافر مقیم شد یا حائضہ پاک شد امساک[3] باقی روز واجب شود و امساک کرد یا نہ کرد در ہر دو صورت قضا واجب نہ شود مگر بر مسافر و حائض۔

مسئلہ۔ روزِ عید الفطر و عید الاضحیٰ و ایّام تشریق روزہ حرام است از شروع در آں روز روزہ واجب نہ شود[4] لیکن اگر نذر کرد روزۂ ایں ایّام را یا روزۂ تمام سال را در ہر دو صورت دریں روزہا افطار کند و قضا کند و اگر روزہ داشت عاصی شود و قضا نیاید

---

[1] متفرق۔ یعنی بیچ بیچ میں روزہ نہ رکھے۔ ہیچ فدیہ۔ امام شافعیؒ صاحب کے نزدیک اس کو فدیہ بھی دینا پڑے گا۔ شیخ فانی۔ وہ بوڑھا جس کی طاقت روزمرہ گھٹتی جارہی ہو۔ اطعام کند۔ یعنی فقیروں کو دے۔ شیر دہندہ۔ یعنی جو بچہ کو دُودھ پلاتی ہے۔ فدیہ نیز کفارہ بھی واجب نہیں ہے

[2] ایام منہیّہ۔ وہ دن جن میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے یعنی عیدین اور ایّام تشریق۔ ضیافت۔ خواہ مہمان کی خاطر کھانا پڑے یا خود مہمان ہو اور میزبان کی خاطر کھانا پڑے [3] امساک کھانے پینے سے رُکنا اور روزے کی حالت میں سفر شروع کیا تو اس روزے کو پورا کرنا ضروری ہے۔ مسافر و حائض۔ اور اسی طرح مجنون کو اس دن کی قضا کرنا ضروری ہے۔

[4] نہ شود۔ چونکہ اس کا شروع کرنا ہی درست نہیں ہے۔ نفل شروع کرنے سے جب واجب ہوتا ہے۔ جبکہ شروع کرنا درست ہو۔ در ہر دو صورت۔ یعنی خاص ان دِنوں کے روزے کی نذر یا پورے سال کے روزے کی نذر جس میں یہ دن بھی داخل ہوگئے۔

فائدہ۔ در حدیث آمدہ ہر کہ بعدِ رمضان در شوال شش روزہ دارد گویا[1] کہ تمام سال روزہ داشتہ باشد۔ بعضے علماء گفتہ اند کہ شش روزہ در شوال متفرق دارد متصل عید الفطر ندارد تا تشبہ بہ نصارٰی نہ شود لہذا متصل را مکروہ داشتہ اند و فتوای بر آنست کہ مکروہ[2] نیست و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شعبان اکثر روزہ داشتے و در بعضے احادیث بعدِ نصف شعبان از روزہ نہی آمدہ بجہت آنکہ ضعف مانعِ صومِ رمضان نہ شود۔

مسئلہ۔ در ہر ماہ سہ روزہ داشتن مسنون است گاہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روزۂ ایام بیض سیزدہم چہاردہم پانزدہم داشتہ و گاہے اوّل ماہ و گاہے آخر ماہ و گاہے در ہر عشرہ یک روزہ و گاہے پنجشنبہ و دوشنبہ و پنجشنبہ یا دوشنبہ و پنجشنبہ و دوشنبہ و گاہے در یک ماہ شنبہ یک شنبہ دوشنبہ و در ماہِ دوم سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ روزِ[3] عرفہ ہر کہ روزہ دارد دو سالہ گناہِ او بخشیدہ شود سالے گزشتہ و سالے آئندہ و اگر روزِ عاشورہ روزہ دارد یک سالہ گزشتہ گناہِ او بخشیدہ شود و مستحب آنست کہ با عاشورہ یک[4] روزِ اوّل یا یک روز بعد ازاں روزہ داشتہ باشد و روزۂ روزِ جمعہ تنہا نزدِ بعضے علماء مکروہ است و نزدِ ابی حنیفہؒ و محمدؒ مکروہ نیست۔

---

۱ گویا کہ تمام سال۔ علماء نے لکھا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ اس لحاظ سے ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے دس مہینوں کے روزوں کا ثواب مل گیا۔ اب دو ماہ باقی رہے اگر ان چھ دنوں میں روزے رکھے گا تو دس گنے کے حساب سے ساٹھ دن یعنی دو ماہ کا ثواب اور مل جائے گا۔ لہذا یہ آدمی گویا پورے سال کا روزہ دار ہو جائیگا۔ ۲ مکروہ نہیں۔ عید کے دن کی وجہ سے اتصال ختم ہو جائیگا تو نصارٰی کے ساتھ مشابہت بھی نہ رہے گی۔ ضعف اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کے آخر شعبان میں روزے رکھنے سے رمضان کے روزوں میں خلل نہیں پڑتا تو اس کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ایام بیض یعنی وہ دن جن کی راتیں چاندنی کی ہیں۔ در ہر عشرہ یعنی مہینے کے ہر دس دن میں ایک روزہ اس طرح مہینہ میں تین روزے ہو جائیں گے ۳ روز عرفہ۔ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ۔ عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ پہنچے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ آج کے روزے کا کیا سبب ہے۔ یہود نے بتایا کہ حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے اسی دن نجات ملی تھی اور فرعون اسی دن بحرِ قلزم میں ڈوبا تھا حضرت موسیٰؑ اس دن شکرانے کا روزہ رکھتے تھے اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر تو ہمیں تم سے بھی زیادہ حضرت موسیٰ کے اتباع کا حق ہے آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ اختیاری ہے جو چاہے رکھے۔ ۴ یک روز اوّل۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آئندہ سال زندہ رہا تو محرم کی دسویں کے ساتھ نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔

مسئلہ۔ صومِ دہر[1] و صوم وصال مکروہ است و بہترین صیام صیامِ داؤدؑ است کہ یک روز روزہ دارد و یک روز افطار کند بشرطیکہ مداومت بر آں تواند کرد کہ عبادت دوام[2] بہتر است۔

مسئلہ۔ زن را بدون اذنِ شوہر و بندہ را بدونِ اذنِ مالک روزۂ نفل نباید داشت۔

فصل۔ اعتکاف در مسجد عبادت است و در مسجدِ جامع اولیٰ و واجب می شود اعتکاف بہ نذر واں عبارت است از ماندن در مسجد بہ نیتِ اعتکاف و اقل آں یک روز است نزدِ امامِ اعظمؒ و اکثر روز نزدِ ابی یوسفؒ و یک ساعت نزد محمدؒ و اعتکاف عشرۂ اخیرۂ رمضان سنتِ[3] مؤکدہ است و روزہ در اعتکافِ واجب شرط است فہمچنیں در نفل در روایتے و زن در مسجدِ خانہ اعتکاف کند۔

مسئلہ۔ معتکف از مسجد بر نیاید مگر برائے بول[4] یا غائط یا نمازِ جمعہ در وقتیکہ جمعہ را با سنت تواں یافت و در مسجدِ جامع زیادہ ازاں درنگ نہ کند و اگر درنگ کرد اعتکاف فاسد نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر معتکف بے عذر یک ساعت از مسجد بر آمد اعتکاف فاسد شد و نزد صاحبینؒ تا کہ اکثر روز بیرونِ مسجد نباشد فاسد نہ شود و خوردن و نوشیدن و خفتن و بیع و شراء بدونِ احضارِ متاع معتکف را جائز است نہ غیر معتکف را۔

مسئلہ۔ معتکف را وطی و دواعی وطی حرام است و از وطی اگرچہ بہ شب باشد

---

[1] صوم دہر۔ یعنی تمام عمر مسلسل روزے رکھنا۔ صوم وصال۔ یعنی ایک روزہ افطار کے بغیر دوسرا روزہ شروع کر دینا۔ صیام داؤد۔ حضرت داؤدؑ نبی ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھا کرتے تھے۔ مداومت۔ ہمیشگی۔ [2] دوام۔ یعنی وہ عبادت جس کی انسان پابندی کر سکے۔ نباید داشت۔ فرائض کے مقابلہ میں بندوں کے حق کا اعتبار نہیں لیکن نوافل کی ادائیگی سے اگر بندوں کے حقوق تلف ہوں تو نفل کی ادائیگی درست نہیں ہے۔ در مسجد۔ یعنی جس میں پنج وقتہ جماعت ہوتی ہو۔ اعتکاف کیلئے سب سے بہتر مسجد مسجدِ حرام ہے۔ پھر مسجدِ نبوی، پھر بیت المقدس پھر جامع مسجد پھر وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ ہوتے ہوں [3] سنت مؤکدہ۔ یعنی اہلِ شہر میں سے ایک نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب سبکدوش ہو جائیں گے۔ ورنہ سب ملامت کے مستحق ہوں گے۔ واجب یعنی جس اعتکاف کی نذر کی ہو وہ بدون روزے کے ادا نہ ہوگا۔ مسجد خانہ۔ اگر گھر میں مسجد بنی ہوئی نہ ہو تو گھر کے کسی گوشے کو منتخب کر کے اعتکاف کرے [4] بول۔ پیشاب۔ غائط۔ پاخانہ۔ باسنت۔ یعنی جمعہ مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ پہلی سنتیں ادا کر سکے اور بعد کی سنتوں کے لیے بھی ٹھہر سکتا ہے۔ فاسد شد۔ یعنی اگر اس نے اعتکاف شروع کرتے وقت ان چیزوں کے لیے نکلنے کی نیت نہ کی ہو اور اعتکاف واجب ہو۔ بیع و شراء۔ خرید و فروخت کرنا غیر معتکف یعنی اس کو خرید و فروخت کسی طرح جائز نہیں۔ دواعی وطی۔ جیسے بوسہ لینا گلے لگانا۔ قبلہ، بوسہ۔

یا بہ فراموشی باشد اعتکاف فاسد شود۔ واز مَس وقُبلہ اگر انزال کند اعتکاف فاسد شود واِلّا[1] نہ در اعتکاف سکوت بالکلیہ مکروہ است وکلامِ بیہودہ مکروہ تر۔ کلام بخیر کند۔

مسئلہ۔ اگر اعتکافِ چند روز را نذر کرد شبہائے آں روزہا ہم اعتکاف لازم شود وہمچنیں در نذرِ اعتکاف دو روز اعتکافِ دو شب لازم ونزدِ ابی یوسفؒ اعتکافِ یک شب میانہ دو روز واگر اعتکافِ یک ماہ را نذر کرد اعتکافِ متّصل یک ماہ لازم شود اگرچہ متصل نہ گفتہ باشد۔

مسئلہ۔ اعتکاف بہ شروع لازم[2] شود مگر نزدِ محمدؒ۔

کِتَابُ الحَجِّ[3]

یکے ارکانِ اسلام حج است وآں فرضِ عین است اگر شرائطِ وجوب آں یافتہ شود ومنکرِ آں کافر است وتارکِ آں باوجودِ شرائط[4] وجوب فاسق لیکن از بسکہ دریں دیار شرائط کمتر موجود می شود ودر عمر یک بار واجب است ووقوعِ آں بارہا بار نمی شود عند الحاجۃ مسائلِ آں می تواں آموخت لہٰذا مسائلِ حج دریں رسالۂ مختصر ذکر نہ کردہ شد۔ واللہ اعلم۔

---

[1] واِلّا نہ۔ یعنی اگر انزال نہیں ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح سوتے ہوتے نہانے کی حاجت ہو جانے سے بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ سکوتِ بالکلیہ۔ بالکل چپ رہنا۔ یہ دوسری قوموں میں ایک قسم کا روزہ ہے۔ اسلام میں اسکی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کلام بخیر۔ بہتر ہے کہ قرآن پڑھے۔ حدیث کا مطالعہ کرے۔ دین کی باتیں کرتا رہے۔ شبہائے ہاں اگر نذر کرتے وقت راتوں کا استثناء کر دیا ہے تو راتیں داخل نہ ہوں گی۔

[2] لازم شود۔ یعنی اب اِس کو اعتکاف کی کم از کم مقدار کو پورا کرنا ضروری ہوگا۔ نزد محمدؒ۔ چونکہ ان کے نزدیک تھوڑی دیر کا اعتکاف ہو سکتا ہے۔

[3] کتاب الحج۔ حج کے لغوی معنی قصد وارادہ کے ہیں۔ شرعاً میدانِ عرفات میں نویں ذی الحجہ کو احرام کی حالت میں قیام کرنا کعبہ کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی دسویں کو یا اس کے بعد احرام کی حالت میں کرنا ہیں جس کا طریقہ اجمالاً یہ ہے۔ احرام باندھے۔ بیت اللہ کا طواف کرے۔ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے۔ پھر مزدلفہ اور منٰی میں پہنچے۔ دسویں کو رمی۔ ذبح۔ طواف کرے اور سر منڈاتے اور تین دن تک جمروں کی رمی کرے

[4] شرائط۔ آزاد ہونا عقل، بلوغ۔ اسلام۔ اندھا اور اپاہج نہ ہونا۔ ایسا مریض نہ ہونا جو سفر نہ کر سکے بیت اللہ آنے جانے اور واپسی تک کے لیے اہل وعیال کے خرچہ کا مالک ہونا۔ راستہ کا پُر امن ہونا۔ عورت کے لیے کسی محرم کا ساتھ ہونا۔ یہ سب باتیں حج کے وجوب کی شرائط ہیں۔ کمتر موجود می شود۔ یہ مصنف کے زمانہ کی بات ہے اب یہ صورت نہیں ہے۔ عند الحاجۃ۔ ضرورت کے وقت۔

کِتَابُ التَّقْوٰی[1]

بعدِ اتیانِ ارکانِ اسلام دانستنِ حرام و مکروہ و مشتبہ و پرہیز از مشتبہات بنا بر احتیاط از وقوع در حرام و مکروہ از ضروریاتِ اسلام است۔

فصل۔ در خوردن۔ خوردنِ میتہ یعنی جانورے کہ بخود مردہ باشد و جانورے کہ آں را کافرِ غیر کتابی ذبح کردہ باشد حرام است و ہمچنیں جانورے کہ آں را مسلمان یا کتابی ذبح کردہ باشد وعمداً بسم اللہ ترک کردہ باشد حرام است و اگر بہ نسیان ترک کردہ باشد نزدِ مالکؒ حرام است و نزدِ امام اعظمؒ حلال است۔

مسئلہ۔ خوردنِ درندہ[3] از چہار پائگان و پرندگاں اگرچہ کفتار و روباہ باشد و فیل و خر و استر و خزندہاتے[4] زمین مثلِ موش اہلی و دشتی و ابنِ عرس وغیرہ حشرات چوں زنبور و سنگ پشت و مانندِ آں

---

[1] تقویٰ پرہیز گاری۔ اتیان۔ عمل کرنا۔ مکروہ۔ مکروہ تحریمی وہ کام ہے جس کا کرنے والا جہنم کے عذاب کا تو مستحق نہیں ہے مگر ناراضی اور شفاعت سے محرومی کا مستحق ہے۔ مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس سے بچنا چاہیئے لیکن وہ حلال کے قریب ہے۔ مشتبہ۔ وہ کام جس کا حلال یا حرام ہونا واضح نہ ہو۔ میتہ۔ مردار۔ بہنے والا خون۔ سؤر۔ بلندی سے گر کر مرنے والا جانور مشرک کا ذبح کیا ہوا۔ خدا کے نام کے سوا کسی اور کے نام سے ذبح کیا ہوا بھی مردار کے حکم میں داخل ہے۔ [2] غیر کتابی جیسے آتش پرست۔ بت پرست۔ مرتد۔ وغیرہ۔ ذبح۔ اطمینان کی حالت میں اس طور پر ہوتا ہے کہ کسی دھار والی چیز سے سانس کی نالی، کھانا پینا جانے کی نالی، وہ دونوں رگیں جو خون کی ہیں۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کاٹی جاتیں۔ مجبوری کی حالت میں (جیسا کہ شکار) بدن کے کسی حصہ میں زخم لگا دینا ذبح سمجھا جاتے گا۔ حرام است۔ مردار کے حکم میں ہے۔

[3] درندہ از چہار پائگان۔ چوپاؤں میں درندے وہ کہلاتے ہیں۔ جو اپنی کچلیوں کے ذریعہ دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ پرندوں میں درندے وہ کہلائیں گے جو پنجے کے ذریعہ دوسرے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔ طوطا اگرچہ پنجے سے کھاتا ہے لیکن شکار نہیں کرتا۔ لہٰذا حلال ہے۔ کفتار۔ بجو۔ روباہ۔ لومڑی۔ خر۔ یعنی پالتو گدھا۔ جنگلی گورخر حلال ہے۔ استر۔ خچر۔

[4] خزندہاتے زمین۔ وہ جانور جو زمین میں بلوں میں رہتے ہیں۔ ابن عرس۔ نیولا۔ زنبور۔ بھڑ۔ سنگ پشت۔ کچھوا۔ قوت۔ غذا۔

وجانورے کہ غالب قوت وے نجاست باشد حرام است وزاغ کہ دانہ ونجاست ہر دو می خورد مکروہ است واسپ حلال است ونزدِ امام اعظمؒ مکروہ وزاغِ[1] زراعت کہ فقط دانہ می خورد وخرگوش ودیگر حیوانات بَرّی حلال اندواز حیوانات دریا نزد امامِ اعظمؒ سوائے ماہی بہ جمیع اقسامِ خود ہیچ جانور حلال نیست وماہی اگر در دریا مُرد وبر روئے آب آمد[2] حرام است نزدِ امامِ اعظمؒ وماہی وجراد را ذبح شرط نیست۔

مسئلہ۔ خوردن بقدرے کہ قوامِ زندگی باشد فرض است وبقدرے کہ بداں نماز استادہ تواں خواند وقوت بر روزہ حاصل شود مستحب[3] است وتا نصفِ شکم مسنون وتا پُری شکم مباح است واگر بہ نیّتِ قوت بر جہاد وتحصیل علومِ دینی بخورد مستحب باشد وزیادہ از پُری شکم حرام است مگر بقصدِ روزۂ فردا یا بخاطر مہمان۔

مسئلہ۔ درحالتِ مخمصہ یعنی در وقتِ اندیشۂ مرگ از گرسنگی اگر ماکولے حلال نیابد میتہ ومانندِ آں محرمات حلال شود بلکہ فرض شود خوردنِ آں نزدِ امامِ اعظمؒ اگر نخورد وبمیرد آثم شود لیکن بقدرِ سدِّ رمق خورد شکم سَیر نخورد ودر ایں چنیں حالت اگر مالِ غیر مقدار سدِّ رمق خورد بہ نیّت اداے قیمت آں روا باشد لیکن اگر احتیاط کرد وبمُرد ماجور شود آثم نہ شود۔

مسئلہ۔ دوا خوردن در بیماری جائز است واجب نیست اگر دوا نخورد وبمُرد آثم[4] نہ شود۔

---

[1] زاغ زراعت۔ کھیتی کا کوا۔ وہ کوا حرام ہے جو صرف نجاست پر گزارا کرتا ہے۔ برّی۔ خشکی کے رہنے والے۔ ماہی۔ بجمیع اقسام یعنی مچھلی کی تمام قسمیں خواہ چھلکے دار ہوں یا نہ ہوں۔ [2] آمد۔ یعنی اُلٹی ہو کر پانی کی سطح پر آجائے۔ جراد۔ ٹڈی۔ قوامِ زندگی یعنی جس سے زندگی قائم رہے۔ لہٰذا بھوکا رہ کر جان دینا جائز نہیں [3] مستحب۔ بعض لوگ اس مقدار کو بھی فرض کہتے ہیں۔ زیادہ۔ یعنی اس قدر کھانا کہ بدہضمی کا احتمال پیدا ہو جائے۔ مخمصہ۔ یعنی بھوک سے جان نکلنے کی حالت۔ ماکول۔ کھانے کی چیز یہی پینے کی چیز کا حکم ہے۔ سدِّ رمق۔ جان نکلنے کو روکنا۔ شکم سیر۔ پیٹ بھر کر۔ ماجور شود۔ ثواب ملے گا۔ آثم۔ گنہگار

[4] آثم نہ شود۔ چونکہ دوا سے جان بچنا یقینی نہیں۔ ہاں بھوک سے جس وقت مر رہا ہے کھانے سے جان بچنا یقینی ہے لہٰذا نہ کھانا توکل بحذانہ کہلائے گا اور مر گیا تو گنہگار ہوگا۔ اسراف۔ فضول خرچی۔ روٹیوں کے کنارے چھوڑ دینا یا پھولی پھولی کھانا بقیہ چھوڑ دینا جب کہ کوئی دوسرا کھانے والا نہیں، اسراف میں داخل ہے۔

مسئلہ۔ خوردنِ انواعِ فواکہ و اطعمۂ لذیذ جائز است لیکن اسراف در آں و افراط ممنوع است۔
مسئلہ۔ استعمالِ ظروفِ[۱] طلا و نقرہ بر مرد و زن حرام است۔
مسئلہ۔ شراب انگوری از آبِ[۲] خامِ انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است بہ نجاست غلیظ و حرام است قطعی منکرِ آں کافر است و شرابے کہ از خرماتے[۳] تر سازند یا از کشمکش کہ مُسکر شود و کف آرد و طلاکہ آب انگور بہ پزند چوں کمتر از دو ثلث خشک شود بگزارند تا مسکر شود و کف آرد ایں ہر سہ قسم نجس است بنجاستِ خفیفہ و ہمچنیں دیگر اشربہ از تمر یا زبیب بعد پختن یا از عسل[۴] یا انجیر یا گندم یا جَو یا جوار و غیر آں آنچہ مسکر باشد و ہمچنیں مثلث عنبی انگور بعد پختن یک ثلث باقی ماندہ باشد ایں ہمہ مسکرات نزدِ امام محمدؒ حرام است اگرچہ یک قطرہ از اں خورد نجس است بنجاستِ خفیفہ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ کثیر آں سُکر آرد قطرۂ از اں حرام است و ہر چہ مسکر است خمر است یعنی ہمچو خمر است در حرمت و نجاست و نزدِ امامِ ابی حنیفہؒ سوائے چہار[۵] شراب سابقہ از اشربۂ لاحقہ آنچہ بقصدِ لہو خورد حرام است و اگر بقصدِ قوت خورد جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک است و فتوای بر قولِ محمدؒ است۔

[۱] ظروفِ طلا و نقرہ۔ سونے چاندی کے برتن [۲] آبِ خامِ انگور کا بدون جوش دیا ہوا عرق۔ مسکر۔ نشہ لانے والا کف۔ جھاگ۔ حرام است۔ اگر اس سے تھوڑا سا حصہ بھی پیا جس سے نشہ بھی نہ چڑھا ہو تو بھی پینے والے کے کوڑے لگائے جائیں گے۔
[۳] خرماتے تر۔ چھوہاروں کو بھگو کر بغیر پکائے جو شراب تیار کرتے ہیں اس کو نقیع کہتے ہیں۔ طلاء وہ شراب جو انگور کے عرق سے اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اس عرق کو پکا کر آدھے سے ذرا زیادہ خشک کر دیتے ہیں۔ پھر اسکو دھوپ میں رکھ دیتے ہیں جب اس میں جوش آجاتا ہے تو وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔ ہر سہ قسم۔ یعنی سکر۔ نقیع۔ طلاء۔ اشربہ۔ شرابیں۔
[۴] عسل۔ شہد۔ مثلث عنبی۔ یعنی وہ شراب جو انگور کے عرق سے اس طور پر بنائی جاتی ہے کہ عرق کو پکا کر دو تہائی خشک کر دیا جاتا ہے اور ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے۔ مسکرات۔ نشہ آور چیزیں، ہر چہ یعنی جو ایسی نشہ آور چیز ہو کہ اس کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ ہو جاتا ہے۔ اس کے چند قطرے بھی حرام ہیں اور جو نشہ آور چیز ہے وہ شراب ہے۔
[۵] چہار شراب۔ سکر۔ نقیع طلا اور وہ شراب جو انگور کے عرق سے بغیر پکائے بنائی جاتی ہے۔ سابقہ۔ جن کا ذکر پہلے گزرا۔ لاحقہ۔ جن کا بعد میں ذکر آیا۔ یعنی "دیگر اشربہ" کے ماتحت۔ لہو۔ کھیل۔ متروک۔ ناقابل عمل۔

مسئلہ۔ از خمر ہیچ[1] نفع گرفتن جائز نیست پس چہار پایہ راہم ازاں تداوی نباید کرد و طفل راہم دادہ نہ شود و در مرہم زخم ہم نبیند اختہ شود۔

مسئلہ۔ وقتِ خوردنِ طعام و آب سنت آنست کہ اول بسم اللہ[2] گوید و آخرش الحمد للہ و اول و آخر دست بہ شوید و آب بہ سہ کرت بنوشد ہر بار بسم اللہ و الحمد للہ گوید۔

مسئلہ۔ گوشت کہ از مسلمان یا کتابی خریدہ شود حلال است و آنکہ از بت پرست خریدہ شود حرام است۔

مسئلہ۔ بر[3] قبولِ ہدیہ قولِ عبد و امۃ و طفل مقبول است۔

مسئلہ۔ شیرِ اسپ بسبب سکر و بول ماکول اللحم حرام است۔

مسئلہ۔ اگر عادل بطہارت یا بنجاستِ آب خبر دہد قبول کردہ شود و اگر فاسق یا مستور الحال بنجاستِ آب خبر دہد تحری کند و بہ غالب رائے عمل کند بہتر اگر در غلبۂ ظن صادق داند آب را ریختہ تیمم کند و اگر در غلبۂ ظن کاذب داند وضو و تیمم ہر دو اگر کند بہتر باشد و الا وضو کند۔

مسئلہ۔ از بندۂ[4] تاجر قبولِ ضیافت جائز باشد و گرفتنِ پارچہ یا زرِ نقد یا غلہ بدونِ اجازتِ مولیٰ جائز نیست۔

---

[1] ہیچ نفع۔ خواہ استعمال کے ذریعہ۔ تداوی۔ دوا کرنا۔ [2] بسم اللہ۔ زور سے کہے تاکہ دوسرے بھی عمل کریں۔ سہ کرت۔ تین مرتبہ بول ماکول اللحم۔ ان چاروں کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ کتابی۔ جو قوم کسی آسمانی کتاب کو مانتی ہے۔ حرام۔ اگر مشرک یہ بتلائے کہ میں یہ گوشت مسلمان سے خرید کر لایا ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے۔

[3] بر قبول۔ یعنی اگر کوئی لونڈی یا بچہ یا غلام کہے کہ یہ ہدیہ تمہارے فلاں دوست نے بھیجا ہے تو اس کا قول معتبر ہے۔ عادل۔ یعنی جو فاسق نہ ہو۔ فاسق۔ جو گناہ کبیرہ کرتا ہے۔ مستور الحال۔ جس کی حالت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہم اس کو عادل یا فاسق نہ کہہ سکیں۔ تحری۔ ٹھیک بات سوچنا۔ غالب رائے۔ جس بات کا زیادہ خیال ہو۔ و تیمم۔ اس خیال سے کہ شاید خبر دینے والا سچا اور پانی ناپاک ہو۔

[4] از بندہ۔ چونکہ کارکنوں کو عموماً مالک کی طرف سے مہمان داری کی اجازت ہوتی ہے۔ ہدیہ دینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ امرائے ظالم۔ جو جبراً حکومت کر رہے ہوں۔ رقاصہ۔ ناچنے والی۔

مسئلہ۔ قبول ضیافت وہدیۂ امرائے ظالم وزنِ رقاصہ ومغنیہ[1] ونائحہ کہ اکثر مالِ او از حرام باشد جائز نیست[2] واگر داند کہ اکثر مالِ او از حلال است جائز است۔

فصل۔ در لباس۔ پارچہ پوشیدن بقدرِ سترِ عورت ودفع سرما وگرما تے مہلک فرض[3] است وزیادہ ازاں براتے زینت مامور واظہارِ نعمتِ خدا واداتے شکر مستحب است ومسنون آنست کہ لباسِ انگشت نما[4] نہ پوشد ودامن دراز تا نصفِ ساق باشد ودامن تا شتالنگ جائز است وفروتر ازاں حرام است۔ وشملہ یک وجب بہ نیّتِ سنّت مستحب است وزیادہ تکلّف در لباس بنا بر اسراف وتکبّر حرام است یا مکروہ وبدونِ آں مباح است۔

مسئلہ۔ مُعصفر ومُزعفر مرداں را حرام است نہ زناں را وبروایتے رنگِ سرخ مرداں را مطلقاً مکروہ است مگر مخطط مثلِ سُوسی۔

مسئلہ۔ پارچہ کہ تار[5] وپودِ آں ابریشم باشد زناں را حلال است ومرداں را حرام است مگر مقدارِ چہار انگشت چوں عَلَم وآنچہ پودِ آں ابریشم وتارِ آں از پنبہ یا صوف باشد در حرب جائز است وآنچہ پود آں از پنبہ است وتارِ آں ابریشم مشروع است در ہر حال جائز است۔

---

[1] مغنیہ۔ گانے والی نائحہ۔ رونے کا پیشہ کرنے والی جس کا بعض ملکوں میں رواج ہے۔ جائز نیست۔ چونکہ اس کی کمائی حلال نہیں۔ از حلال است۔ یعنی ان ناجائز پیشوں کے علاوہ اور کوئی جائز آمدنی بھی ہے اور وہ زیادہ ہے۔ لباس۔ موٹے صوف کا لباس انبیاء کی سنّت ہے سب سے پہلے حضرت سلیمانؑ نے صوف کا لباس پہنا ہے [3] فرض است۔ یعنی ایسا لباس پہننا فرض ہے۔ جو مہلک سردی یا گرمی سے بچا سکے۔ مامور۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انسان کو ایسا لباس پہننا چاہیے جس سے انسان پر خدا کی نعمتوں کا اظہار ہو۔ لہٰذا باوجود اچھا لباس میسر آسکنے کے خراب لباس اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے بسا اوقات کئی کئی ہزار درہم کی چادر بھی زیب تن فرمائی ہے اور جب نہیں ہے تو پیوند لگا لباس بھی پہنا ہے [4] انگشت نما۔ یعنی ایسا لباس جس کی طرف لوگوں کی انگلیاں اُٹھیں۔ دامن۔ یعنی تہ بند یا پائجامہ نصف پنڈلی تک پہننا سنت ہے اور ٹخنہ سے اوپر تک جائز ہے لیکن اگر ٹخنے ڈھک جائیں یا اس سے بھی نیچے ہو جائے تو حرام ہے۔ شملہ۔ عمامہ کا وہ کنارہ جو کمر کے پیچھے لٹکایا جاتا ہے وجب بالشت۔ بعض علماء نے نصف کمر تک کی اور بعض نے پوری کمر تک کی اجازت دی ہے بدونِ آں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ انسان میں وہ لباس پہن کر تکبر نہ پیدا ہو۔ معصفر۔ وہ کپڑا جو کسم کے پھولوں میں رنگا ہوا ہو۔ مزعفر وہ کپڑا جو زعفران میں رنگا گیا ہو۔ مخطط دھاری دار۔ سوسی ایک قسم کا دھاری دار کپڑا ہے [5] تار و پود۔ تانا بانا۔ ابریشم۔ یعنی کپڑے کا تیار کردہ ریشم۔ عَلَم کناری۔ پود۔ بانا۔ تار۔ تانا۔ پنبہ۔ یعنی سوت۔ حرب لڑائی۔

مسئلہ۔ از پارچۂ ابریشمی خالص فرش[1] و تکیہ ساختن جائز است نزدِ امام اعظمؒ و نزدِ صاحبینؒ جائز نیست۔
مسئلہ۔ زنان را از یورِ زر و نقرہ پوشیدن جائز است و مرداں را جائز نیست مگر انگشتری[2] نقرہ و کندن زرگردِ نگینہ۔
مسئلہ۔ بستنِ دندانِ شکستہ بہ تارِ نقرہ جائز است نہ بہ تارِ زر و نزدِ صاحبینؒ بہ تارِ زر ہم جائز است۔
مسئلہ۔ انگشتری از آہن و سنگ و روئیں جائز نیست۔
مسئلہ۔ بادشاہ و قاضی را انگشتری برائے مُہر داشتن سنّت[3] است و دیگراں را ترکِ آں افضل است۔
مسئلہ۔ طعام خوردن در ظرفے کہ کوفت[4] نقرہ برآں باشد و نشستن برایں چنیں کرسی جائز است بشرطیکہ از موضعِ نقرہ احتیاط کند و نزدِ ابی یوسفؒ مکروہ است و از محمدؒ دو روایت است۔
مسئلہ۔ طفلِ نر را پوشیدنِ حریر و زر حرام است۔

فصل۔ در وطی و دواعی آں۔

مسئلہ۔ جماع کردن با زنِ منکوحہ و مملوکہ خود در دُبر یا در حالتِ حیض حرام است۔

---

[1] فرش و تکیہ۔ دروازوں کے پردے بھی بنانا جائز نہیں ہے [2] انگشتری۔ یعنی جو ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ کی نہ ہو۔ کندن زر یعنی نگ کا حلقہ۔ صاحبین فتاویٰ قاضی خان میں ہے اگر کسی کے دانت ہل جائیں اور سونے کی تاروں سے اُن کو جکڑا جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی پہلا قول یہی ہے لیکن دوسرے قول میں چاندی کے تار سے باندھنے کی اجازت ہے۔ سونے کے تار سے باندھنے کی ممانعت ہے۔ روئیں۔ کانسی [3] سنت است۔ جس شخص کو مہردار انگوٹھی پہننے کی ضرورت ہو، اس کو ہاتھ کی خنصر میں اس طور پر پہننا چاہیئے کہ نگ اندر کی طرف رہے [4] کوفت نقرہ۔ چاندی کا پیوند۔ احتیاط کند۔ اگر پانی پینے کا گلاس ہے تو اس طرف منہ نہ لگائے جس طرف چاندی کا پیوند ہے۔ نیز کرسی کے اس حصہ سے بدن کو بچائے جہاں چاندی لگی ہوتی ہے۔ دو روایت۔ یعنی ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ ہے اور ایک روایت کے اعتبار سے مکروہ نہیں ہے [5] طفلِ نر۔ لڑکا۔ زر چاندی کا بھی یہی حکم ہے۔ وطی۔ ہمبستری کرنا۔ دواعی آں۔ وہ حرکتیں جو ہمبستری کی رغبت پیدا کریں۔ منکوحہ۔ جس عورت سے نکاح ہوا ہو۔ مملوکہ۔ یعنی لونڈی۔ دُبر۔ پاخانہ کا مقام۔

مسئلہ۔ لواطت[1] حرام است قطعی منکرِ حرمت آں کافر است۔

مسئلہ۔ دیدنِ زنِ اجنبیہ را یا اَمرد را بہ شہوت حرام است وہمچنیں دست با جنبیہ بہ شہوت[2] رسانیدن و از پا حرکتِ نامشروع کردن و درحدیث آمدہ کہ زنائے چشم نظر است و زنائے دست گرفتن و زنائے قدم راہ رفتن و زنائے زبان سخن گفتن و فرج تصدیق وتکذیبِ آنہا می کند۔

مسئلہ۔ نظر کردن بہ عورتِ دیگرے حرام است مگر عند الضرورۃ بقدرِ ضرورت بہ بیند چوں طبیب یا ختنہ کنندہ یا قابلہ[3] یا حقنہ کنندہ و مرد را از مرد سوائے عورت دیدن جائز است یعنی از ناف تا زانو نہ بیند[4] و زن را ہم از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست و دیگر بدن دیدن جائز است وہمچنیں زن را از مرد اگر شہوت نباشد و درحالتِ شہوت اصلاً نہ بیند و مرد را از زنِ اجنبیہ اصلاً دیدن جائز نیست مگر زنے کہ برائے حوائج[5] بیروں می آید روئے و دو دستِ او دیدن جائز است اگر شہوت نباشد والا جائز نیست در قرآن آمدہ بگو اے محمد ﷺ مردانِ مسلماناں را کہ از زناں چشم بپوشند و فروج را نگاہ دارند و درحدیث آمدہ ہر کہ زنِ اجنبیہ را بہ شہوت بہ بیند سُرب در چشمِ او روزِ قیامت ریختہ شود۔

---

[1] لواطت۔ لڑکوں کے ساتھ اغلام کرنا۔ زنِ اجنبیہ۔ یعنی جو بیوی نہ ہو۔ اَمرد۔ نوعمر لڑکا جس کے داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ [2] بہ شہوت رسانیدن۔ یعنی شہوت کے ساتھ ہاتھ سے چھونا۔ نامشروع۔ ناجائز نظر است۔ یعنی شہوت سے دیکھنا۔ راہ رفتن۔ یعنی شہوت سے جانا۔ سخن گفتن۔ یعنی شہوت کی باتیں کرنا۔ تصدیق۔ یعنی اگر زنا کیا۔ تکذیب۔ یعنی اگر زنا نہ کیا ہو۔ عورت۔ یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا ڈھانپنا ضروری ہے۔ عند الضرورۃ۔ یعنی مجبوری میں۔ طبیب۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے کے لیے دیکھنا ضروری ہو۔ ختنہ کنندہ۔ ختنہ کرنے والے کو لامحالہ پیشاب گاہ دیکھنی اور چھوتی پڑے گی۔

[3] قابلہ۔ دائی جو بچہ جنواتی ہے۔ حقنہ۔ پاخانے کے مقام میں پچکاری چڑھانا۔

[4] نہ بیند۔ چونکہ یہ حصہ مرد کا بھی عورت ہے۔ جائز است۔ چونکہ عورت کے بدن کا یہ حصہ دوسری عورت کے لیے عورت نہیں ہے۔ ہمچنیں۔ یعنی عورت بھی مرد کا بدن ناف سے ران تک کے سوا بدون شہوت کے دیکھ سکتی ہے۔ اصلاً۔ یعنی بدن کا کوئی بھی حصہ۔

[5] حوائج۔ ضروریات۔ والا۔ یعنی اگر چہرہ وغیرہ دیکھنے سے شہوت پیدا ہو تو اس کا دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ فروج۔ شرمگاہیں۔ نگاہ دارند۔ یعنی زنا نہ کریں۔ چشم بپوشند۔ نہ دیکھیں۔ سُرب۔ سیسہ۔

مسئلہ۔ از زنِ منکوحہ و مملوکۂ[1] خود تمام بدن دیدن جائز است۔ لیکن مستحب آنست کہ شرمگاہ را نہ بیند[2] و از زنِ محرمہ خود و از کنیزِ اجنبی سر و روئے و ساق و بازو بہ بیند و مس کردن ہم جائز است اگر از شہوت مامون باشد و شکم و پشت و ران نہ بیند و بندہ از مالکۂ خود مثلِ اجنبی است۔

مسئلہ۔ دیدن بہ سوئے زنِ اجنبیہ وقتِ ارادۂ نکاح یا شرائے آں با وجود شہوت ہم[3] جائز است و ہمچنیں شاہد را نزدِ تحمّل شہادت و ادائے آں و حاکم را نزدِ حکم۔

مسئلہ۔ خوجہ[4] و آختہ را حکمِ مرد است۔

مسئلہ۔ عزل از منکوحہ حرّہ یعنی منی بیروں انداختن تا علوق نہ شود بے اذنِ او جائز نیست و اگر مملوکۂ غیر منکوحۂ[5] او باشد بغیر اذن سیدِ او جائز نیست۔ و از مملوکۂ خود بے اذن جائز است۔

مسئلہ۔ اگر کسے کنیز را بشراء یا ہبہ یا ارث یا مانند آں مالک شد وطیِ آں جائز نیست و نہ دواعیِ وطی تا کہ در ملکِ او یک حیض کامل یافتہ شود و اگر صغیرہ یا آئسہ باشد بعد یک ماہ وطی جائز است۔

مسئلہ۔ اگر دو کنیز در ملکِ کسے باشند کہ نکاحِ آں ہر دو جمع نتواں کرد آں کس اگر با یکے وطی کرد دیگر بروے حرام باشد تا کہ آں را از ملکِ خود خارج کند یا نکاح کردہ دہد[6]۔

---

[1] مملوکۂ خود۔ یعنی وہ لونڈی جس سے ہمبستری جائز ہو۔ [2] نہ بیند۔ شرم حیا کے بھی خلاف ہے اور اس حرکت سے قوتِ حافظہ کمزور ہوتی ہے۔ ساق۔ پنڈلی۔ مس کردن۔ چھونا۔ اجنبی است۔ لہٰذا غلام اپنی مالکہ کے ہاتھوں اور چہرہ کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ نہیں دیکھ سکتا۔

[3] جائز است۔ لیکن چھونا جائز نہیں۔ تحمل شہادت۔ یعنی اپنے آپ کو اس قابل بنانا کہ گواہی دے سکے [4] خوجہ۔ وہ مرد جس کے پیشاب کا مقام کٹوا دیا گیا ہو۔ آختہ۔ وہ مرد جس کے خصیے نکلوا دیے گئے ہوں۔ مرد است۔ لہٰذا پندرہ سال کی عمر تک عورتوں میں آ جا سکتا ہے اس کے بعد پردہ ضروری ہے۔ عزل یعنی ہمبستری میں انزال کے وقت عضو کو باہر نکال لینا۔ علوق۔ حمل۔

[5] منکوحۂ او۔ یعنی وہ دوسرے کی لونڈی ہے جو اس کے نکاح میں ہے۔ بے اذن۔ یعنی اس لونڈی سے بے پوچھے۔ شراء۔ خریداری۔ دواعیِ وطی۔ بوسہ لینا گلے لگانا۔ آئسہ۔ وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو۔ بعد یک ماہ۔ اگر وہ حاملہ ہے تو پھر بچہ ہونے کے بعد۔ نتواں کرد۔ مثلاً دونوں بہنیں ہوں یا آپس میں پھوپھی، بھتیجی ہوں۔ آں را۔ یعنی جس سے ہمبستری کر لی ہے۔

[6] دہد۔ یعنی دوسرے سے نکاح کر دے۔ غرضیکہ جب تک پہلی سے اس کے لیے ہمبستری ناجائز نہیں ہو جاتے گی دوسری اس پر حرام رہے گی۔

فصل در کسب و تجارت و اجارہ[1]۔ در حدیث آمدہ کہ طلبِ حلال فرض است بعد فرائض و بہترین کسب عملِ دستِ خود است داؤد علیہ السّلام عمل از دستِ خود می کرد و می خورد زرہ می ساخت دیگر بیع مبرور بہتر است یعنی بیع کہ پاک باشد از فساد و کراہیت۔

مسئلہ۔ اگر مبیع مال نہ باشد مثل مَیتہ یا خون یا حُر، بیع آں باطل است و ہمچنیں اگر مال باشد لیکن متقوم نہ باشد مانندِ پرندہ در ہَوا یا ماہی در دَریا و مانندِ خَمر و خوک۔

مسئلہ۔ مال غیر متقوّم اگر عوض رخت فروختہ شود بیعِ عرض فاسد باشد و بیع خمر و مانندِ آں باطل[2] است

مسئلہ۔ از بیع باطل مشتری مالک نہ شود و از بیعِ فاسد بعدِ قبض مالک شود لیکن فسخِ آں واجب است

مسئلہ۔ بیع شیر در پستان باطل است کہ مشکوک[3] الوجود است احتمال است کہ ریح باشد۔

مسئلہ۔ بیعِ کہ انجامِ آں بمنازعت کشد فاسد است چنانچہ بیع پشم[4] بر پشتِ گوسفند یا چوب در سقف یا یک ذراع در پارچہ یا باجل مجہول پس اگر مشتری فسخِ بیع نہ کرد و چوب از سقف جدا کرد و ذراع از ثوب یا اَجَل را مشتری ساقط کرد بیع صحیح و لازم شد۔

---

[1] اجارہ۔ ٹھیکہ۔ عمل دست۔ ہاتھ کی مزدوری سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے گیہوں کاشت کی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بڑھئی کا کام کیا۔ ادریس علیہ السلام نے درزی کا کام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بزازہ کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لان چگتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار سے گزارہ کرتے تھے۔ زرہ۔ لوہے کی جالی کا کرتہ۔ بیع مبرور۔ نیک بیع یعنی جس میں کوئی فساد و کراہت نہ ہو۔

[2] باطل است۔ یعنی نہ قیمت بیچنے والے کی ملکیت میں آئیگی نہ اس سودے کا خرید نے والا مالک ہو سکے گا۔ متقوّم نہ باشد۔ یعنی خریدنے والا۔ خریداری کے وقت اس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ در ہوا۔ مثلاً آپ کا کبوتر ہے لیکن وہ کابک یا ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ آسمان میں اُڑ رہا ہے۔ فاسد باشد۔ یعنی اگرچہ اس معاملے کو فسخ کرنا ضروری ہے لیکن فریقین کی ملکیت ثابت ہو جاتے گی [3] مشکوک الوجود۔ وہ چیز جس کے ہونے نہ ہونے میں شک ہو۔ ریح باشد۔ یعنی تھنوں میں دودھ نہ ہو بلکہ ہوا بھری ہو [4] پشم۔ اون جبکہ اون جانور کے بدن پر ہے تو اس کے کاٹنے میں فریقین کا اختلاف ہوگا۔ بیچنے والا چاہے گا کہ کم کٹے اور خرید نے والا زیادہ کاٹنے کی کوشش کرے گا۔ سقف۔ اس صورت میں اگر کڑی متعین نہیں ہے تو فریقین میں اختلاف کا سبب ہوگا۔ اور اگر متعین بھی ہے تو بھی چونکہ اس کا قبضہ دینا بدون بیچنے والے کے مزید نقصان کے ممکن نہیں ہے اس لیے یہ بیع بھی فاسد ہے یک ذراع۔ یہ مسئلہ کر گے کے کپڑے میں زیادہ واضح ہے اس لیے کہ اس کے اوپر کے پلو اور اندر کی بناوٹ میں عموماً فرق ہوتا ہے۔ اجل مجہول۔ یعنی لین دین کا وقت ایسا ہو کہ اس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کب آئے گا۔ مثلاً موسم کی پہلی بارش۔

مسئلہ۔ بیع بشرطِ[1] فاسد فاسد است و شرطِ فاسد آنست کہ مقتضائے عقد نہ باشد و در آں منفعت باشد بائع را یا مشتری را یا مبیع را کہ مستحقِ نفع باشد۔

مسئلہ۔ شرط کردن ملک مشتری مقتضائے عقد است پس فاسد[2] نیست و شرط آنکہ مشتری ایں جامہ را نہ فروشد اگرچہ مقتضائے عقد نیست لیکن منفعت[3] کسے نیست پس فاسد نیست و شرط آنکہ مشتری ایں اسپ را فربہ کند دریں منفعت مبیع است لیکن مبیع انسان نیست کہ مستحقِ نفع باشد پس فاسد نیست چنیں شرائط لغو است و بیع صحیح و شرط آنکہ بائع یک ماہ در خانۂ مبیعہ سکونت کند دریں نفع بائع است پس شرط فاسد است و آنکہ بائع ایں پارچہ را جامہ دوختہ دہد در آں نفعِ مشتری است نیز فاسد است و شرط آنکہ عبد مبیع را مشتری آزاد کند دریں نفعِ مبیع است نیز فاسد است ازیں چنیں شروط بیع فاسد شود زیادہ تفصیلِ مسائلِ بیع باطل و فاسد در کتبِ فقہ است ازیں بیوع اجتناب[4] واجب است۔

مسئلہ۔ ربوٰ حرام است در بیع و قرض گناہ کبیرہ است منکرِ حرمت آں کافر است بدانکہ ربوٰ دو قسم است یکے[5] ربوٰ النسیہ یعنی نقد را بہ نسیہ فروختن دوم ربوٰ فضل یعنی اندک را بہ بسیار فروختن نزدِ امام اعظمؒ اگر دو چیز

---

[1] شرط فاسد یعنی کسی معاملے میں فاسد وہ شرط کہلاتے گی جو مقتضائے عقد نہ ہو یعنی اگر اس شرط کا ذکر نہ کیا جاتا تو اس کا معاملے سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس میں بیچنے والے کا فائدہ ہو مثلاً بیچنے والا یہ کہے کہ میں یہ چیز اس قیمت پر دوں گا بشرطیکہ تم مجھے فلاں چیز تحفہ میں دے دو یا خریدنے والے کا فائدہ ہو۔ مثلاً خریدنے والا یہ کہے کہ میں یہ چیز اس قیمت پر خرید لوں گا بشرطیکہ تم مجھے فلاں چیز ہدیہ میں دے دو یا اس چیز کا فائدہ ہو جو فروخت ہو رہی ہے اور وہ اپنے حق کا مطالبہ کر سکتی ہو۔ مثلاً یہ شرط ہو کہ اس غلام سے خدمت نہ لی جاتے گی [2] فاسد نیست۔ یعنی اگر خریدار یہ کہے کہ میں اس شرط پر خریدتا ہوں کہ میں اس چیز کا مالک ہوں گا تو یہ شرط درست ہے اس لیے کہ یہ شرط مقتضائے عقد کے موافق ہے اگر اس شرط کا ذکر نہ بھی کیا جاتا، تب بھی یہی صورت تھی۔ [3] منفعت نیست۔ یعنی یہ شرط اگرچہ عقد کے مقتضا کے خلاف ہے لیکن اس میں گھوڑے کا فائدہ ہے لیکن گھوڑا اپنے حق کے مطالبہ کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ نفع بائع است اور بیچنے والا اپنے اس کا حق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ نیز فاسد است۔ یعنی خریدار کپڑا اس شرط پر خریدے کہ فروخت کرنے والا اس کپڑے کا کرتہ بھی سی کر دے۔ مبیع است۔ غلام کے آزاد ہو جانے میں غلام کا فائدہ ہے [4] اجتناب۔ بچنا۔ ربوٰ۔ سود۔ حرام است۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے سودی کاروبار کے کاتب اور گواہ سب پر لعنت بھیجی ہے۔ [5] ربوٰ النسیہ۔ ادھار کا سود مثلاً کوئی شخص دس ہزار ادھار لیتا ہے تو اس کو یہ کہہ کر دیتے جائیں کہ جتنے مہینے بعد واپس لاکر دو گے آٹھ آنہ مہینہ کے حساب سے مزید

(باقی اگلے صفحہ پر)

یافتہ شود ہر دو قسم ربوٰ حرام باشد یکے اتحادِ جنس[۱] دوم اتحادِ قدر۔ قدر عبارت است از کیل یا وزن واگر ازیں دو چیز یکے یافتہ شود ربوٰ نسیہ حرام باشد نہ ربوٰ افضل پس اگر گندم را عوضِ گندم یا نخود را عوض نخود یا جو را عوضِ جَو یا زر را عوض زر یا آہن را عوض آہن فروختہ شود فضل ونسیہ ہر دو حرام باشد کہ در ہر دو[۲] چیز اتحادِ جنس واتحادِ قدر موجود است واگر گندم را عوض نخود یا زر را عوض سیم یا آہن را عوضِ مس فروختہ شود فضل حلال باشد لیکن نسیہ حرام کہ گندم ونخود ہر دو بیک کیل فروختہ می شوند وآہن ومس بیک میزان وسنجات وزر ونقرہ بیک میزان وسنجات فروختہ می شود اما جنس متحد نیست واگر پارچہ گزی را بہ پارچہ گزی یا اسپ را عوضِ اسپ فروختہ شود نیز فضل[۳] حلال است ونسیہ حرام کہ اتحادِ جنس موجود است وکیل ووزن نیست واگر ہر دو چیز نیافتہ شود ہم فضل حلال باشد وہم نسیہ مثلاً گندم را عوضِ زر یا آہن فروختہ شود۔ فضل ونسیہ ہر دو جائز است کہ ایں جا نہ اتحادِ جنس است ونہ اتحادِ قدر کہ گندم کیلی است وزر وآہن وزنی وہمچنیں اگر زر را عوض آہن فروختہ شود ہم ہر دو چیز منتفی است نہ اتحادِ جنس است ونہ اتحادِ قدر کہ میزان[۴] وسنجاتِ زر دیگر است ومیزان وسنجاتِ آہن دیگر

رقم دینی پڑے گی اب مثلاً وہ شخص دس ماہ بعد قرض ادا کرتا ہے تو اس کو پندرہ روپے واپس دینے ہوں گے تو گویا دس روپے نقد کی بیع پندرہ روپے ادھار کے ساتھ ہوگی۔ ربوٰ فضل بڑھوتری کا سود۔ یعنی مثلاً ہاتھوں ہاتھ دس سیر گیہوں کے بدلے پندرہ سیر گیہوں لینا۔ [۱] جنس مثلاً گیہوں۔ اگرچہ ان میں فرق ہو۔ ان کی جنس ایک ہے قدر۔ یعنی ناپ یا وزن مثلاً گیہوں اور جَو اگرچہ ان کی جنس علیحدہ ہے لیکن عرب میں دونوں پیمانہ سے ناپ کر فروخت کیے جاتے تھے۔ یا چاندی اور سونا اگرچہ ان کی جنس علیحدہ علیحدہ ہے لیکن دونوں وزن کر کے فروخت کیے جاتے ہیں۔ [۲] ہر دو چیز۔ یعنی جنس کی یکسانیت یا ناپ کی یکسانیت۔ حرام باشد۔ یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک چیز نقد ادا ہو اور دوسری اُدھار۔ نہ ربوٰ افضل ہاں یہ ہو سکے گا کہ سیر کے مقابلہ میں دو سیر لے لیا جاتے۔ ہر دو حرام باشد۔ چونکہ ان چیزوں میں جنس اور ناپ کی یکسانیت ہے لہٰذا مثلاً یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک تولہ چاندی کے عوض دو تولے چاندی لی جاتے یا ایک تولہ کے عوض ایک تولہ ہی چاندی ہو لیکن ایک طرف سے نقد ہو دوسری طرف سے اُدھار ہو [۳] فضل حلال۔ یعنی ایک سیر گیہوں کے عوض دو سیر چنوں کا لین دین جائز ہوگا۔ چونکہ جنس بدلی ہوتی ہے لہٰذا کمی بیشی جائز ہوگی۔ نسیہ حرام۔ یعنی یہ جائز نہ ہوگا کہ ایک جنس نقد ادا ہو دوسری ادھار ہو اس لیے کہ دونوں میں قدر مشترک ہے عرب میں دونوں ناپ کر فروخت ہوتی ہیں۔ [۴] میزان۔ ترازو۔ سنج سنگ کا معرب ہے یعنی ترازو کے باٹ۔ کیل ووزن نیست بلکہ کپڑا گزوں سے اور گھوڑے گنتی سے فروخت ہوتے ہیں۔ گندم کیلی است۔ اگرچہ ہندوستان میں گیہوں تول کر فروخت کئے جاتے ہیں لیکن شریعت نے اسکو کیلی یعنی پیمانہ سے ناپ کر فروخت ہونے والی چیز قرار دیا ہے نہ اتحاد قدر لوہا اور سونا اگرچہ دونوں وزن کر کے فروخت کیے جاتے ہیں۔ لیکن لوہا تولنے کے باٹ ترازو اور قسم کے ہیں اور سونا تولنے کے اور قسم کے لہٰذا سونے اور لوہے کا اگر لین دین ہوگا تو کمی بیشی بھی جائز ہے اور نقد اور اُدھار کا فرق بھی درست ہے۔

ہمچنیں اگر گندم را عوضِ آہک فروختہ شود کہ کیل گندم دیگر است وکیلِ آہک دیگر و نزدِ شافعیؒ ربٰو در مطعومات و در اثمان[1] بشرطِ اتحادِ جنسیت جاری است نہ در غیرِ آں از آہن و آہک و امثالِ آں و نزدِ مالکؒ طعم و ادّخار[2] علت است پس در فواکہِ تر[3] نزدِ او ربٰو نیست۔

مسئلہ۔ بیع گندم بہ آردِ گندم برابرِ کیل وخرماتے تر بہ خرماتے خشک برابر کیل و انگور عوضِ کشمش برابر نزدِ امامِ اعظمؒ جائز است و نزدِ غیرِ او جائز نیست۔ اگر خرما و انگور خشک شدہ کم شود۔

مسئلہ۔ جید و ردی در مالِ ربٰو برابر[4] باید فروخت یا مقابلۂ جنس با غیرِ جنس بضمِ غیر جنس باناقص باید کرد

مسئلہ۔ در حدیث آمدہ ہر قرض کہ قرض دہندہ را موجب نفع باشد حکم ربٰو دارد پس مقرض از مقروض قبول ضیافت نکند مگر بعادتِ قدیم بلکہ در سایۂ دیوارِ او نشستن ہم مکروہ است۔

مسئلہ۔ ہنڈوی[5] برائے خطرۂ رہ ہم مکروہ است اگر ہنڈوان درمیان نہ باشد و اگر باشد در آں صورت حرام است و ربوا۔

مسئلہ۔ چنانچہ از بیع فاسد و ربٰو احتراز باید کرد از اجارۂ[6] فاسد ہم احتراز واجب است

---

[1] اثمان۔ یعنی چاندی سونا یا ان کے سکے [2] ادّخار۔ جمع کرکے رکھنا تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ فواکہ تر۔ تازہ پھل جیسے انگور انار وغیرہ۔ برابر کیل۔ یعنی ایک پیمانہ مثلاً گیہوں ہوں اور اسی پیمانہ کے برابر آٹا ہو۔ کشمش۔ خشک انگور۔ نزدِ امامِ اعظمؒ جائز است۔ چونکہ فی الحال دونوں برابر ہیں۔ جائز نیست۔ چونکہ آگے چل کر کمی بیشی ہوجاتی گی [3] برابر۔ مثلاً ایک لال گیہوں ہے دوسرا اسفید۔ تو برابر کی بیع جائز ہوگی۔ کمی بیشی جائز نہ ہوگی۔ باناقص۔ یعنی جو کم مقدار کی چیز ہو گیہوں کی اچھی قسم کا خراب قسم کے گیہوں کے ساتھ کمی بیشی سے لین دین کرنا ہے تو ظاہر ہے اچھا قسم کا گیہوں کم ہوگا تو اس کے ساتھ دوسری جنس کی کوئی چیز مثلاً کچھ جو اس کے ساتھ دیدے تاکہ اچھے قسم کے گیہوں کا عوض خراب قسم کے گیہوں میں سے اس کے ہم وزن قرار دیا جاسکے اور خراب قسم کے باقی گیہوں کو جو کا عوض بنایا جاسکے کہ ان دونوں میں کمی بیشی کوئی گناہ نہیں ہے۔ موجب۔ سبب۔ مقرض۔ قرض دینے والا۔ ضیافت۔ مہمانداری۔ بعادتِ قدیم یعنی اگر اس لین دین سے قبل مہمان داری ہوتی چلی آئی تھی تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ [4] ہنڈوی۔ مثلاً ایک تاجر کی دکان دہلی میں بھی ہے اور ہمیں دہلی سے کلکتہ جانا ہے اپنے ساتھ روپیہ لے جانے میں خطرہ محسوس ہوتا ہے تو ہم نے اس تاجر کی دہلی والی دکان پر روپیہ جمع کرادیا اور اُس سے کلکتہ والی دکان کے نام ایک تحریر حاصل کرلی جس کو ہنڈوی کہا جاتا ہے تاکہ وہ تحریر کلکتہ والی دکان پہ دکھا کر ہم روپیہ لے لیں اور راستہ کے خطرہ سے بچ جائیں۔ ہنڈوان۔ ہنڈی بنانے کی اُجرت۔ حرام است۔ لیکن اگر دہلی والی دکان پر چاندی کے سکہ کے ساتھ کچھ پیسے بھی جمع کرا دیتے جائیں تو کلکتہ کی دکان پر اگر کچھ کمی کے ساتھ بھی چاندی کا سکہ وصول کیا جاتے گا تو درست ہوجاتے گا۔ [5] اجارہ۔ ٹھیکہ۔

جہالتِ معقودعلیہ[۱] کہ بہ منازعت رساند اجارہ را فاسد کند و شرطِ فاسد نیز، اگر اجارہ کرد کہ امروز دہ سیر آردِ گندم بیک درم نان بپزم اجارہ فاسد شود۔

مسئلہ۔ چیزے کہ عملِ اجیر حاصل شود بعضے ازاں اُجرت مقرر کردن مفسد اجارہ است چنانچہ یک من گندم بخراسیاں دہد تا از آردِ آں ربع در اجارۂ سائید گی دہد و سی آثار میدہ بگیرد یا ریسمانِ خام بہ سفید باف داد بہ ایں شرط کہ سوم حصہ پارچہ در اجرتِ بافتن بدہد یا یک من گندم بر خر بار کرد تا دہلی باایں شرط کہ ازاں غلّہ چہارم حصہ در دہلی در اُجورۂ حمالی بہ دہد ایں اجارہ فاسد است۔

مسئلہ۔ در اجارۂ فاسدہ اجورۂ[۲] مثل واجب شود لیکن زیادہ از مسمّٰی نداده شود۔

مسئلہ۔ کم کردن بائع در وزنِ مبیع یا مشتری در ثمن حرام است حق تعالیٰ وَیْلٌ[۳] لِّلْمُطَفِّفِیْنَ فرمودہ

مسئلہ۔ در ادا کردن ثمنِ مبیع وغیرہ دیونِ معجّلہ و مزدوری مزدور بے عذر تاخیر کردن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود درنگ کردنِ غنی ظلم است و مزدور را اجرت دہید پیش از آنکہ عرقِ[۴] او خشک شود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چوں دَین ادا کردے زیادہ از قدرِ واجب دادے بجائے نیم وسق یک وسق[۵] و بجائے یک وسق دو وسق دادے و می فرمود کہ ایں قدر حقِ تست۔

---

[۱] معقود علیہ۔ جس چیز کا معاملہ ہوا ہے۔ اگر اجارہ کرد۔ چونکہ اس صورت میں مزدور کا وقت اور کام دونوں متعین کر دیئے گئے ہیں لہٰذا یہ اجارہ درست نہیں ہے۔ اگر صرف کام متعین ہو یا وقت تب اجارہ صحیح ہوتا ہے۔ اجیر مزدور جو کام کرے۔ خراسیاں خراسی کی جمع ہے۔ یعنی چکی والا۔ خراس۔ اس بڑی چکی کو کہتے ہیں جس کو کوئی جانور چلاتے۔ سائید گی۔ پسائی۔ ریسماں خام کچا دھاگا۔ سفید باف۔ کپڑا بُننے والا اجورۂ حمالی۔ لدھائی کی مزدوری [۲] اجورۂ مثل۔ یعنی اس جیسے کام کی مزدوری۔ مسمّٰی۔ یعنی وہ مزدوری جو باہمی طے ہو گئی تھی۔ کم کردن بائع۔ یعنی بیچنے والا سودا کم تول کر دے یا مشتری یعنی خریدار جس چیز کے عوض سودا خرید رہا ہے۔ وہ کم ادا کرے [۳] ویل للمطففین کم لین دین کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ثمن مبیع۔ سودے کی قیمت۔ دیون معجلہ۔ وہ قرض جن کی فوری ادائیگی ضروری ہے بے عذر یعنی بدون کسی مجبوری کے خواہ مخواہ ادائیگی میں تاخیر کرنا حرام ہے۔ درنگ کردن یعنی مالدار اگر کسی کا حق دینے میں ٹال مٹول کرے تو وہ ظالم ہے [۴] عرق۔ پسینہ [۵] وسق۔ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع کوئی اسی تولے کے سیر کے حساب سے تین سیر چھ چھٹانک کا ہے۔

واین قدر افزونی از من است این زیادہ دادن بےشرط[1] لونیست جائز است بلکہ مستحب است۔

مسئلہ۔ غدر و فریب و کذب کسبِ حلال را حرام سازد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در بازار تودۂ گندم دید چوں دستِ مبارک دراں گندم فرو کرد اندرونِ تودۂ گندم تر بود فرمود کہ این چیست بائع گفت کہ باراں بوۓ رسیدہ بود فرمود کہ گندم تر بالاۓ تودہ چرانہ کردی ہر کہ فریب دہد مسلماناں را از ما[2] نیست۔

مسئلہ۔ سماحت یعنی از حقِ خود در گزر کردن در بیع و شراء وادلۓ دَین و تقاضاۓ آں مستحب است۔

مسئلہ۔ اگر مشتری بعد تمامِ عقدِ بیع از خریدن پشیمان شد و بائع بخاطرِ او اقالۂ[3] بیع کند حق تعالےٰ گناہانِ بیع را بیامرزد۔

مسئلہ۔ در بیع مرابحہ کہ بائع از خریدنِ سابق باضافۂ سوایہ مثلاً بفروشد و بیع تولیہ کہ بہماں قیمت سابق بفروشد قیمتِ سابق بلاتفاوت[4] گفتن واجب است واگر بر مبیع سواۓ قیمتِ مانند اُجرت[5] حمّالی یا قصّاری خرج شدہ باشد آں را با قیمت ضم کند و بگوید کہ این قدر زرِ من برین رخت خرج شدہ است و نگوید کہ باین قدر زر خریدہ ام تا کاذب نباشد۔

---

[1] بے شرط۔ یعنی اصل معاملہ میں یہ بڑھوتری شرط کے طریقے پر طے نہ ہوتی ہو۔ غدر۔ وعدہ خلافی۔ فریب۔ دھوکہ دہی۔ تودہ۔ ڈھیر۔
[2] از ما نیست۔ یعنی جو مسلمانوں کو دھوکا دے وہ ہم (مسلمانوں) میں شمار نہیں۔ اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا۔ سماحت چشم پوشی۔ مستحب است۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اس نے اپنے ملازمین کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ اگر مقروض تنگدست ہو تو اس سے درگذر کرنا۔ شاید اللہ تعالےٰ قیامت کے روز ہمارے گناہوں سے بھی درگذر فرمادے۔ چنانچہ اس کے مرنے کے بعد حق تعالےٰ نے اُس کو معاف فرمادیا اور بخش دیا۔
[3] اقالۂ بیع۔ سودا واپس لے لینا اور دام واپس کر دینا۔ بیامرزد۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص ایسے خریدار سے اقالہ کرے گا جو خرید کر پشیمان ہوا ہو اللہ اُس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ مرابحہ۔ وہ معاملہ جس میں مثلاً بیچنے والا ایک آنہ روپیہ اصل خرید پر نفع لے کر فروخت کرے۔ تولیہ۔ وہ معاملہ جس میں بیچنے والا دام کے دام فروخت کرے۔ [4] تفاوت: فرق
[5] اُجرتِ حمّالی۔ بوجھ اُٹھا کر لانے کی اُجرت۔ قصّاری۔ دھوبی پن۔ ضم کند۔ ملا دے۔ خرج شدہ است۔ یعنی خرچہ لگا کر یہ کہے کہ یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے یہ نہ کہے کہ میں نے اتنے میں خریدی ہے۔

مسئلہ۔ اگر شخصے یک پارچہ مثلاً بہ دہ درم فروخت وہنوز مبلغ ثمن[1] مشتری بہ بائع نداده بائع ہماں پارچہ را از مشتری بہ پنج درم خرید یا آں پارچہ با پارچۂ دیگر بہ دہ درم خرید ایں بیع صحیح نباشد کہ در حکمِ ربوٰا است[2]۔

مسئلہ۔ بیع منقول پیش از قبض صحیح نیست اگر کیلی بشرطِ کیل خرید و مشتری از بائع کیل کرده گرفت پستر بدستِ دیگرے بشرطِ کیل فروخت مشتری ثانی را از اں طعامِ مبیع خوردن یا بدستِ کسے دیگر فروختن جائز نیست تا کہ باز کیل نہ کند و کیلِ اوّل[3] کافی نیست احتیاطاً برائے آنکہ مبادا چیزے در کیل زیاده برآید و مالِ بائع باشد

مسئلہ۔ نجش حرام است نجش آں است کہ کسے بدونِ قصدِ خرید خود را خریدار نموده قیمتِ مبیع زیاده گوید تا کسے دیگر مشتری فریب خورد۔

مسئلہ۔ اگر مسلمانے خرید می کند و نرخِ[4] مشخص می کند یا پیغام زنے داده دیگرے بر آں برآمده پیغام خود دہد ایں معنی مکروه است تا وقتیکہ معاملۂ خریدارِ اوّل درست شود یا موقوف ماند۔

مسئلہ۔ کاروانِ غلّہ را اگر کسے از شہر برآمده ملاقات کند و تمام غلّہ را خرید نماید ایں را تلقّی جلب گویند اگر ایں معنی اہلِ شہر را مضر باشد ممنوع باشد و اگر مضر نباشد جائز باشد مگر در صورتیکہ نرخِ شہر را بر کاروان پوشیده دارد کہ ایں فریب[5] و مکروه است۔

---

[1] مبلغ ثمن۔ قیمت کا روپیہ۔ با پارچۂ دیگر۔ یعنی پہلے داموں سے گھٹا کر داموں میں خریدے یا پہلے سودے کے ساتھ اور سودا ملا کر پہلے داموں سے خریدے۔
[2] ربوٰا است۔ لیکن اگر پہلا معاملہ مثلاً روپوں کے عوض ہوا تھا دوبارہ معاملہ کسی اور سامان کے عوض ہوا تو پھر سود نہ رہے گا۔ منقول۔ جو چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے۔ پیش از قبض۔ یعنی جب تک خریدار اس چیز کو اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ ہاں اگر زمین یا مکان خریدا ہے تو اسکو قبضہ کرنے سے پہلے بھی فروخت کر سکتا ہے۔ کیلی بشرطِ کیل خرید مثلاً گیہوں اِس طور پر خریدے کہ ایک روپیہ میں ایک صاع۔ کیل کرده گرفت۔ یعنی صاع سے ناپ کر گیہوں لے لے مشتری ثانی۔ دوسرا خریدار طعام مبیع۔ یعنی فروخت شده گیہوں [3] کیلِ اوّل یعنی وہ ناپ تول جو پہلے معاملہ میں ہوتی تھی مال بائع چونکہ خریدار تو ایک صاع کا مالک ہوا ہے۔ نجش یہ وہی صورت ہے جو عام طور پر نیلام کرنیوالے کرتے ہیں کہ فرضی خریدار کھڑے کر کے چیز کی بولی میں اضافہ کرا دیتے ہیں [4] نرخ مشخص می کند۔ یعنی بھاؤ طے کر رہا ہے۔ پیام زنے۔ یعنی کسی عورت سے منگنی کر رہا ہے۔ موقوف ماند۔ یعنی معاملہ ٹوٹ جاتے۔ تلقّی جلب۔ غلّہ لانے والے قافلہ سے شہر سے باہر جا کر معاملہ طے کر لینا۔ مضر باشد۔ مثلاً شہر میں غلّہ کی کمی ہے اور یہ اس طور پر خرید کر شہری لوگوں کو تنگ کرنا چاہتا ہے [5] فریب۔ یعنی قافلہ والوں کو دھوکا دینا ہے۔

مسئلہ ۔ اگر شہری[1] متاعِ کارواں را نرخ گراں کردہ بفروشد و در شہر قحط و تنگی باشد ایں معنی مکروہ است
مسئلہ ۔ بیع وقتِ اذان جمعہ مکروہ است ۔
مسئلہ ۔ اگر دو مملوک صغیر باہم قرابتِ محرمیت داشتہ باشند فروختن آنہا علیحدہ علیحدہ مکروہ[2] است و ممنوع و ہمچنیں اگر یکے از آنہا صغیر باشد و دوم کبیر و نزدِ بعضے ایں بیع جائز نباشد ۔
مسئلہ ۔ بیع چربی میتہ جائز نیست ۔
مسئلہ ۔ بیع روغنِ نجس نزد ابی حنیفہؒ جائز است و نزدِ دیگر ائمہ جائز نیست ۔
مسئلہ ۔ بیع گندگی[3] انسان اگر مخلوط نباشد نزدِ امامِ اعظمؒ مکروہ است و اگر مخلوط باشد بخاک و مانندآں نزدِ امامِ اعظمؒ جائز است و بیع سرگیں ہم نزدِ او جائز است و نزدِ اکثر ائمہ بیع ہیچ چیز ازاں جائز نیست ۔
مسئلہ ۔ ہر چہ بیع آں جائز نیست انتفاع بداں جائز نیست ۔
مسئلہ ۔ احتکار یعنی بند کردن و نہ فروختن قوتِ آدمیاں و چہار پایگاں در شہرے کہ برائے اہل آں مضر باشد مکروہ است و نزدِ امام ابی یوسفؒ در ہر جنس کہ ضرر احتکارِ آں بہ عامہ باشد احتکارِ آں ممنوع است حاکم محتکر را امر کند کہ زیادہ از حاجت خود بفروشد ۔

---

[1] اگر شہری ۔ یعنی اگر شہر میں غلّہ کی کمی ہے اور شہر کا کوئی باشندہ دیہاتی قافلہ کا غلّہ گراں کر کے فروخت کرتا ہے تو مکروہ ہے اذان ۔ یعنی پہلی اذان جب کہ وہ زوال کے بعد ہو ۔ مکروہ است ۔ جبکہ خرید و فروخت سے جمعہ کے لیے روانگی میں خلل پڑتا ہو ۔ قرابتِ محرمیت ۔ یعنی ایسی رشتہ داری جس کی بنا پر ایک دوسرے کا محرم ہو[2] مکروہ است ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے ماں سے بچہ کو جدا کیا خدا اس کو قیامت کے روز اس کے دوستوں سے جدا کر دے گا ۔ صغیر ۔ چھوٹا ۔ کبیر ۔ بڑا ۔ میتہ مُردار[3] گندگی ۔ یعنی پیشاب پاخانہ ۔ سرگیں ۔ گوبر ۔ انتفاع ۔ نفع اُٹھانا ۔ قوت ۔ کھانے کی چیزیں جیسے غلّہ ۔ پھل ۔ چارہ ۔ مُضر باشد ۔ یعنی شہر میں ان چیزوں کی کمی ہو ۔ عامّہ یعنی شہر کے عام باشندے ۔ ممنوع است ۔ خواہ وہ کوئی چیز ہو ۔ محتکر ۔ اندوختہ کرنے والا ۔ جمع کرنے والا ۔ غلّہ ۔ پیداوار ۔

مسئلہ۔ اگر کسے غلّۂ زراعتِ خود را بند کرد یا از شہرے دیگر خریدہ آورد و بند کرد احتکار نیست۔
مسئلہ۔ بادشاہ و حاکم را نرخ[1] کردن مکروہ است مگر وقتیکہ بقالان در گرانیِ غلّہ بسیار تعدی نمایند در آں صورت بمشورتِ دانایاں نرخ کنند۔
فصل۔ در متفرقات و آدابِ معاشرت و حقوق الناس و گناہاں۔ مسابقت در تیر اندازی یا در دوانیدنِ اسپاں یا شتراں یا خراں یا استراں جائز است۔ و اگر برائے پیش روندہ چیزے مقرر کردہ اگر از یک جانب باشد جائز است و از جانبین حرام است مگر آنکہ یک شخصِ[2] ثالث درمیاں باشد و گفتہ شود کہ اگر یکے بر دو کس پیش رود ایں قدر باو دادہ شود و اگر دو کس پیش روند دریں صورت از ثالث ہیچ نہ گرفتہ شود و از آں دو کس ہر کہ پیش رود از دیگر بگیرد و دریں صورت ایں مسابقہ و ایں مقرر کردن انعام جائز است و حلال لیکن آنچہ برائے پیش روندہ مقرر کردہ اند واجب نمی شود و مواخذہ آں نمی رسد و ہمچنیں جائز است کہ امیر مردمِ لشکر را بگوید کہ ہر کہ پیش رود ایں قدر بُوے بدہم و ہمچنیں حکم است در آنکہ دو طالب علم در مسئلہ اختلاف کنند و خواہند کہ باستاد رجوع آرند و برائے کسے کہ حکمِ او موافقِ حکمِ استاد افتد چیزے مقرر کنند۔
مسئلہ۔ ولیمۂ نکاح سنّت است و کسے کہ دعوت کردہ شود باید کہ قبول کند و اگر بے عذر قبول نہ کند آثم[3] شود۔

---

[1] نرخ کردن۔ یعنی چیزوں کا نرخ مقرر کرنا۔ بقالان۔ بنیے۔ تعدّی۔ حد سے تجاوز۔ دانایاں۔ یعنی وہ لوگ جو نرخوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔ مسابقت۔ بازی لے جانا۔ دوانیدنِ اسپاں۔ گھوڑ دوڑ۔ اگر از یک جانب۔ یعنی شرط ایک طرف سے ہو۔ حرام است۔ چونکہ جوا ہو جاتے گا۔ [2] شخص ثالث۔ مثلاً تین آدمی گھوڑ دوڑ کریں اور یہ طے ہو کہ مثلاً زید آگے نکل گیا تو عمر و خالد دونوں اُسے ایک ایک روپیہ دیں گے اور اگر وہ پیچھے رہ گیا تو اُس کو کچھ نہ دینا پڑے گا اور عمر و خالد میں سے جو بھی پیچھے رہ گیا اور دوسرے کو ایک روپیہ دے گا۔ بگیرد۔ یعنی زید دو کس یعنی عمر و خالد۔ مسابقہ۔ بازی۔ مواخذہ۔ یعنی جبراً وصول کرنا۔ ہمچنیں۔ یعنی ایک طرف سے شرط ہے۔
[3] آثم شود۔ چونکہ دعوت کو قبول کرنا واجب ہے لیکن قبول کرنے کا مطلب بلانے والے کے گھر چلا جانا ہے۔ کھانا کھانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۔ از طعامِ دعوت چیزے بخانۂ خود نیارد و ہم بسائل نہ دہد[1] مگر بہ اجازت مالک و اگر داند کہ آنجا لہو یا سرود[2] است حاضر نہ شود و دعوت قبول نہ کند و اگر بعد آمدن لہو ظاہر شد اگر قدرت منع دارد منع کند و اگر نہ پس اگر مقتدا باشد یا لہو در مجلسِ طعام باشد نہ نشیند امامِ اعظمؒ فرمودہ کہ بداں مبتلا شدم پس صبر کردم یعنی پیش از مقتدا شدن۔

مسئلہ۔ سرود[2] حرام است کہ باز دارندہ است از ذکرِ الٰہی و مہیج شہوت بہ سوئے معاصی اگر در حق کسے ایں چنیں نباشد مثلاً درویشے صاحبِ نفسِ مطمئنہ کہ غیر از عشق و محبتِ الٰہی در سرِ او ہیچ میلے و رغبتے بسوئے شہوات نہ بود از زبانِ مردے کہ قابلِ شہوت[3] نباشد کلامے موزوں با آوازے موزوں شنود و او را مانع از ذکرِ الٰہی نباشد بلکہ ہیجانِ محبتِ الٰہی کند در حق آں کس انکار نہ تواں کرد خواجۂ عالی شان بہاؤالدین نقشبندی رضی اللہ عنہ کہ کمالِ اتباع سنت داشت فرمودہ نہ ایں کار می کنم چرا کہ مسنون نیست و نہ انکار می کنم و ملاہی و مزامیر و طنبور و دُہل و نقارہ و دف وغیرہ باتفاق حرام است مگر طبلِ غازی یعنی نقارۂ ہنگام جنگ یا دف برائے اعلانِ نکاح۔

مسئلہ۔ شعر کلام است موزوں حسنِ او حسن است و قبیح او قبیح است لیکن بیشتر اضاعتِ وقت در آں مکروہ است۔

---

[1] بسائل نہ دہد۔ اگر یہ معلوم ہو کہ میزبان ناراض ہوگا۔ سرود است۔ غرضیکہ وہاں کوئی کام شریعت کے حکم کے خلاف ہے۔ مقتدا باشد یعنی عام مسلمان اسکی پیروی کرتے ہیں [2] سرود۔ گانا بجانا۔ مہیج بھڑکانے والا معاصی۔ گناہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ گانے بجانے کے آلات دل میں نفاق کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ۔ یعنی وہ نفس جس کو خدا کی ذات پر اعتماد کامل میسر آگیا ہو اور اس کا ایمان شکوک و شبہات سے بالاتر ہو کر یقین کے مرتبہ پر پہنچ گیا ہو۔ یہ نفسِ انسانی کا اعلیٰ مرتبہ ہے دوسرا مرتبہ نفسِ لوامہ کا ہے جو انسان کو تقویٰ و طہارت کی کمی پر ملامت کرتا رہتا ہے اور بدترین نفسِ امارہ ہے جو انسان کو برائی پر اکساتا رہتا ہے [3] قابلِ شہوت نباشد۔ بلکہ خود بھی متقی و پرہیزگار ہو۔ انکار نتواں کرد۔ یعنی ایسے شخص پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا [4] مسنون نیست۔ نہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سماع ثابت ہے نہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔ نہ انکار میکنم۔ چونکہ حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ملاہی۔ کھیل کے آلے۔ مزامیر۔ منہ سے بجانے کے باجے۔ دُہل۔ ڈھول۔ دف۔ ڈھپڑا۔ حسن او حسن است۔ یعنی اگر شعر اچھے مضامین پر مشتمل ہے تو اچھا ہے ورنہ برا ہے۔

مسئلہ۔ ریا[1] و سُمعہ در عبادت ثوابِ عبادت را باطل کند بلکہ معصیت شود یعنی ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدنِ مردم نزدِ خدا ثوابِ آں نباشد پیغمبر علیہ السلام آں را شرکِ[1] خفی فرمودہ۔

مسئلہ۔ غیبت یعنی عیب کسے غائبانہ گفتن اگرچہ موافق نفسُ الامر باشد حرام است خواہ عیب در دینِ او گوید یا در صورت یا در نسب یا غیرِ آں آنچہ او را ناخوش آید مگر غیبتِ ظالم حرام[3] نیست۔

مسئلہ۔ غیبت نیست مگر شخصِ معیّنِ معلوم را بد گفتن اگر اہلِ شہرے را غیبت کند غیبت نہ باشد۔

مسئلہ۔ نمیمہ یعنی سخن یکے بدیگرے رسانیدن کہ موجبِ ناخوشی فیما بین آنہا باشد نیز حرام است۔

مسئلہ۔ دشنام[4] دادن دیگرے بزبان یا باشارۂ سر یا چشم یا دست یا مانندِ آں یا خندیدن بروے بر نہجے کہ موجب ہتکِ حرمتِ او باشد حرام است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ حرمتِ مال و آبروئے مسلماناں مثل حرمتِ خونِ اوست و کعبہ را فرمودہ کہ حق تعالیٰ ترا چہ قدر حرمت دادہ لیکن حرمتِ مسلمان و حرمتِ خونِ او و مال او و آبروئے او از تو زیادہ است۔

مسئلہ۔ دروغ[5] حرام است مگر برائے مصلحِ میان دو کس یا برائے راضی کردن اہلِ[6] خود یا برائے دفعِ ظلمِ ظالم دریں چنیں مقام تعریض بہ کذب بہتر است و بے حاجت تعریض بہ کذب ہم مکروہ است۔

---

[1] ریا۔ دکھاوا۔ سمعہ۔ شہرت [2] شرکِ خفی۔ پوشیدہ شرک۔ کھلا ہوا شرک تو یہ ہے کہ خدا کی ذات میں کسی کو شریک مانے لیکن چونکہ اُس نے بھی خدا کی ذات کو مقصود بنا کر عبادت نہ کی بلکہ مقصود دوسرا ٹھہرایا لہٰذا ایک درجہ میں یہ بھی شرک ہے۔ غیبت۔ کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا۔ نفس الامر۔ یعنی جو برائیاں ذکر کر رہا ہے وہ برائیاں اس شخص میں واقعۃً ہوں۔ اگر وہ شخص بے عیب ہے تو پھر یہ بہتان ہو گا جو بجائے خود ایک بہت بڑا گناہ ہے خواہ یعنی عیب شرعی ہو یا جسمانی یا نسلی [3] حرام نیست۔ یعنی ظالم کو پیٹھ پیچھے بُرا کہا جا سکتا ہے اسی طرح اس بدکار کو جو کھلم کھلا بدکاری کرتا ہے۔ اہلِ شہرے۔ یعنی شہر کے تمام باشندے۔ نمیمہ۔ چغلوری۔ فی مابین۔ یعنی دو شخصوں کے درمیان [4] دشنام۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مومن کو گالی گلوچ کرنا بدکاری ہے۔ نہج۔ طریقہ۔ موجب۔ سبب۔ ہتک۔ حرمت۔ بے عزتی۔ حُرمتِ مال۔ یعنی خون کرنا اور بے عزتی کرنا ایک درجہ میں ہیں۔ کعبہ۔ یعنی ایک مسلمان کی عزت کعبہ سے بھی زیادہ ہے [5] دروغ۔ جھوٹ۔

[6] اہلِ خود۔ یعنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے۔ دفع ظلم۔ یعنی ظلم سے بچنے کے لیے۔ تعریض۔ وہ کلام جو اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے غلط ہے۔ لیکن اسکے ایک ایسے معنی بھی ہیں جو بولنے والا مراد لیتا ہے اور وہ صحیح ہیں۔

مسئلہ۔ تجسّس[1] حالِ مسلمانان برائے عیب جوئی آنہا حرام است و بدترین دروغ شہادتِ[2] دروغ است و قسمِ دروغ کہ بداں مالِ مسلمانے را بناحق تلف کند حق تعالیٰ[3] دروغ را برابر بہ شرک شمردہ و فرمودہ کہ پرہیز کنید از بُت پرستی و پرہیز کنید از سخن دروغ در حالے کہ مسلمان راہِ راست روندہ باشید نہ مشرک۔

مسئلہ۔ رشوت دہندہ و رشوت خورندہ در دوزخ باشند مگر آنکہ دادنِ رشوت برائے دفعِ ظلم[4] جائز است

مسئلہ۔ ہر کہ حکم نہ کند موافقِ کتاب اللہ حق تعالیٰ آں را کافر گفتہ۔

مسئلہ۔ قضیہ و مناقشہ کہ درمیان افتد واجب است کہ آں را بہ شرع رجوع کند و آنچہ شرع درآں حکم کند اگرچہ خلافِ طبعِ خود باشد واجب است کہ آنرا بطیبِ[5] خاطر قبول کند مکروہ داشتنِ آں کفر است و مستلزمِ انکارِ شرع۔

مسئلہ۔ عُجب و تکبر کردن و نفسِ خود را از دیگراں بہتر دانستن و غیر را حقیر دانستن حرام است حق تعالیٰ می فرماید نفسِ خود را نسبت بہ پاکی مکنید بلکہ خدا ہر کرامی خواہد پاک می کند و اعتبار مرخاتمہ را است و خاتمہ معلوم نیست کہ چہ خواہد و در حدیث آمدہ حق تعالیٰ بعضے کساں را بہشتی نوشتہ

---

[1] تجسّس۔ جاسوسی کرنا یعنی ڈھکے چھپے عیب تلاش کرنا۔ [2] شہادتِ دروغ۔ جھوٹی گواہی۔ تلف کند۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص جھوٹی قسم کھاکر کسی مسلمان کا حق تلف کرتا ہے اللہ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور! خواہ چھوٹی سی چیز پر قسم کھاتے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواہ ایک شاخ کے بارے میں قسم کھاتے۔ [3] فرمودہ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوتے اور پھر کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے اور تین بار اس جملہ کو مکرّر ارشاد فرماکر یہ آیت پڑھی۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ الخ۔ [4] دفعِ ظلم۔ اگر کوئی سرکاری کارندہ بدونِ رشوت کام ہی کر کے نہیں دیتا اور وہ کام ہمارا حق ہے تو رشوت دینا گناہ نہیں اور اگر وہ کام خود غلط ہے تو دینے والا بھی گنہگار ہے۔ کافر گفتہ۔ یعنی جب کہ اللہ کے احکام کو جاری کرنا انسان کی قدرت میں ہو اور پھر وہ ان احکام کو جاری نہ کرے۔ مناقشہ۔ جھگڑا۔ بشرع رجوع کند۔ یعنی اس معاملہ میں شرعی حکم تلاش کرے۔

[5] طیبِ خاطر۔ خوش دلی۔ مکروہ دانستن۔ یعنی اس حکم کو ناپسند کرنا۔ عُجب۔ خود پسندی۔ تکبر۔ غرور۔ نسبت بہ پاکی۔ یعنی اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف نہ قرار دو۔ عمل دوزخ۔ یعنی دوزخ میں جانے کے کام۔

است وتمام عمر عملِ دوزخ می کند وآخر کار تائب[1] می شود وعملِ بہشت می کند وبہشتی می شود و بعضے
کساں را دوزخی نوشتہ وتمام عمر عملِ بہشت می کند آخر کار نوشتۂ ازلی غالب می آید وعملِ دوزخ
می کند و دوزخی می شود شیخ سعدیؒ می گوید۔

نظم

مرا پیرِ دانائے روشن[2] شہاب	دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش	دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش!

مسئلہ۔ تفاخر بانساب حرام است ونیز تکاثر بہ مال وجاہ حرام است کریم تر نزدِ خدا متقی تر است۔

مسئلہ۔ بازی کردن بہ شطرنج یا نرد[3] یا چوپر یا مانندِ آں حرام است واگر در آں مال مشروط باشد قمار باشد وحرامِ قطعی وگناہِ کبیرہ باشد ومنکرِ حرمتِ آں کافر باشد ونیز لعب بہ پرانیدنِ کبوتر یا جنگانیدنِ کبوتر یا جنگانیدنِ مرغ و مانندِ آں حرام است۔

مسئلہ۔ خدمت کنانیدن از خوجہ مکروہ است۔

مسئلہ۔ موئے را پیوند کردہ دراز کردن حرام است بخصوص پیوند کردن بہ موئے انسان۔

مسئلہ۔ اُجرت گرفتن بر اذان واقامت وتعلیمِ قرآن وفقہ وغیرہ[4] عبادات جائز نیست نزدِ

---

[1] تائب. توبہ کرنے والا۔ عملِ بہشت. جنت میں جانے کے کام۔ نوشتۂ ازلی. یعنی تقدیر کا لکھا۔ [2] روشن شہاب چمکدار ستارہ۔ یعنی شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اندرز. نصیحت بر روئے آب یعنی کشتی میں بیٹھے ہوتے۔ خود بین. مغرور۔ بد بین عیب جو۔ تفاخر بانساب ذات پات پر باہمی مقابلہ میں فخر کرنا۔ تکاثر بمال وجاہ. یعنی مرتبہ اور مال کی کثرت ایک دوسرے پر جتانا۔ کریم. شریف متقی. پرہیزگار [3] نرد. چوسر۔ مانندِ آں تاش۔ گنجفہ وغیرہ۔ مشروط باشد یعنی ہار جیت پر مال کی بازی لگی ہو۔ جنگانیدنِ مرغ. مرغ بازی۔ بٹیر بازی وغیرہ۔ خوجہ. قدیم زمانے میں یہ طریق تھا کہ امور خانہ داری وخدمت گزاری کے لیے مردوں کو نامرد بنالیا جاتا تھا۔ پیوند کردہ. عورتیں اپنے بال بڑھانے اور حسن پیدا کرنے کے لیے کبھی مصنوعی بال اور کبھی دوسری عورتوں کے اصلی بال اپنے بالوں میں لگاتی ہیں [4] وغیرہ عبادات جیسے پنج وقتہ نماز یا تراویح پڑھانا۔ جائز است. چونکہ اب بیت المال بھی نہیں ہے جو اس طرح کے مذہبی فرائض انجام دینے والوں کی ضروریات کو پورا کر سکے اور کام کرنے والے بھی ایسے مخلص نہیں رہے جو بدون کسی اُجرت کے یہ کام انجام دے سکیں لہٰذا متاخرین نے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے۔

امام اعظمؒ ونزدِ دیگر ائمہؒ جائز است ودریں زمانہ فتوای بر آنست کہ بر تعلیم قرآن ومانندِ آں اُجرت گرفتن جائز است۔

مسئلہ۔ اُجرتِ نوحہ[1] کنندہ وسرود کنندہ ودیگر معاصی واجرتِ جہانیدنِ[2] جانور نر بر مادہ حرام است۔

مسئلہ۔ قاضیاں ومفتیاں وعلماء وغازیاں را از بیت المال رزق دادہ شود بقدریکہ کافی باشد بلاشرط۔

مسئلہ۔ حرّہ را سفر کردن بدونِ محرم[3] یا شوہر جائز نیست۔ وکنیز وامِ ولد را جائز است وخلوت با اجنبیہ حرّہ باشد یا امۃ یا اُمِ ولد حرام است۔

مسئلہ۔ غلام وکنیز را عذاب کردن یا طوق در گردنِ آنہا انداختن حرام است پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در وقتِ وفات آخر کلام بہ نماز ونیکی با غلام[4] وکنیزک وصیّت کردہ، باید کہ مملوکِ خود را آنچہ خود بہ پوشد پوشاند وبکارے زیادہ از طاقتِ او امر نہ فرماید واگر بکارے شاق امر کند باید کہ خود ہم شریک او شود۔

مسئلہ۔ بندہ کہ اندیشہ گریختنِ او باشد زنجیر در پائے او انداختن جائز است۔

مسئلہ۔ بندہ را از خدمتِ مولی گریختن حرام است۔

مسئلہ۔ تراشیدنِ ریش بیش از قبضہ حرام است وچیدنِ موئے سفید از ریش ومانندِ آں مکروہ است۔

مسئلہ۔ گذاشتنِ[5] ریش وتراشیدنِ سُبلت وناخن وموئے بغل وموئے نہانی سُنّت است۔

مسئلہ۔ داخل شُدنِ مرداں وزناں در حمام جائز است ولیکن با پردہ[6] وازار۔

---

[1] نوحہ کنندہ۔ بعض ملکوں میں پیشہ ور رونے والیاں ہوتی ہیں جس طرح ہندوستان میں پیشہ ور گانے والیاں ہیں [2] جہانیدن۔ جفتی کرانا بیت المال اسلامی خلافت کا خزانہ۔ بلاشرط۔ یعنی ایسے لوگوں کو مقرر کرتے وقت تنخواہ طے نہ کی جائے [3] محرم۔ جس سے پردہ ضروری نہ ہو خلوت۔ تنہائی۔ اُم ولد۔ یعنی کسی دوسرے کی لونڈی جس سے اس کی اولاد ہو۔ عذاب کردن۔ یعنی سخت قسم کی سزا [4] نیکی با غلام۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لونڈی، غلام تمہارے ہی بھائی بند ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضہ میں دے دیا ہے ان سے بہتر سلوک کرو جو خود کھاؤ وہ انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہ انہیں پہناؤ۔ کارے شاق۔ سخت کام۔ مولی۔ آقا۔ قبضہ۔ مٹھی۔ [5] گذاشتن ریش۔ ایک مٹھی بڑھانا تو ضروری ہے اس سے زیادہ کو تراشنا یا نہ تراشنا اختیاری ہے۔ سُبلت۔ مونچھیں۔ موئے نہانی۔ یعنی زیر ناف بالوں کو ہر ہفتہ مونڈھنا بہتر ہے۔ دو ہفتہ بعد بھی مونڈھنا درست ہے۔ لیکن چالیس دن تک چھوڑے رکھنا مکروہ ہے [6] اگر غسل خانہ پردہ دار ہے اور تنہا نہایا جاتے تو تہ بند اُتار کر نہانا درست ہے۔

مسئلہ۔ اُمرِ معروف[1] و نہی منکر واجب است از منکرات اگر مقدور داشتہ باشد از دست منع کردو اگر نتواند از زبان منع کند و اگر نتواند یا مفید نداند از دل مکروہ دارد و صحبتِ اہلِ منکر ترک کند اگر ایں قدر ہم نہ کند در وبالِ آنہا شریک باشد ہم در دنیا و ہم در آخرت۔

مسئلہ۔ حُبّ[2] فی اللہ و بغض فی اللہ فرض است۔

مسئلہ۔ کسے کہ بروے احساں کند شکر ادا کردن و مکافاتِ او نمودن مستحب است یا واجب و انکارِ آں کردن و کفرِ آں نمودن معصیت است ہر کہ شکرِ بندہ نہ کردہ شکرِ خدا نہ کرد۔

مسئلہ۔ نشستن در مجلسِ علماء و صلحاء افضل است اگر میسّر شود و اگر میسّر نہ شود عُزلت بہتر است۔

مسئلہ۔ کثرتِ درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مستحب است و خالی[3] بودنِ مجلس از ذکرِ خدا و درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ است۔

مسئلہ۔ مرد را تشبّہ بہ زنان و زن را تشبّہ بہ مرداں و مسلم را تشبّہ بہ کفار و فساق حرام است۔

مسئلہ۔ قتل کردنِ جانورِ ماکول[4] نہ برائے خوردن حرام است۔

مسئلہ۔ قتل جانورِ موذی جائز است۔

مسئلہ۔ حقوقِ[5] مسلمان بر مسلمان شش چیز است۔ عیادتِ مریض و حضورِ جنازہ و قبولِ دعوت و سلام و

---

[1] امر معروف۔ بھلی بات کا حکم کرنا۔ نہی منکر۔ بُری بات سے روکنا۔ از دست۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ بُرائی کو ہاتھ سے روک دینا بادشاہ کیلئے ہے۔ از زبان۔ یہ علمائے وقت کا کام ہے۔ از دِل مکروہ دارد۔ یہ عوام الناس کے لیے حکم ہے۔ اہلِ منکر۔ جو بُری باتوں میں مبتلا ہیں۔ ایں قدر۔ یعنی میل جول کا ترک

[2] حُب فی اللہ۔ اللہ کے لیے دوستی۔ یعنی کسی کی دینداری کی وجہ سے اس سے محبت کرنا۔ بغض فی اللہ۔ یعنی کسی کی بدکاری کی وجہ سے اس سے دشمنی رکھنا۔ مکافات۔ بدلہ۔ انکارِ آں۔ یعنی احسان نہ ماننا۔ کفرِ آں۔ یعنی احسان کے بدلے ناشکری کرنا۔ ہر کہ یہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے۔ عُزلت۔ تنہائی۔ بہرحال بُروں کی صحبت نہ اختیار کرے

[3] خالی بودن۔ حدیث شریف میں آیا ہے، اگر کسی قوم کی کوئی مجلس خدا کے ذکر اور نبی کے درود سے خالی ہے تو وہ مجلس باعث افسوس ہے۔ تشبّہ۔ مشابہت اختیار کرنا تشبّہ بکفار۔ یعنی ایسی چیز میں مشابہت پیدا کرنا جو کفر کی خصوصیت ہو

[4] ماکول۔ یعنی وہ جانور جس کا گوشت حلال ہے۔ موذی۔ تکلیف رساں جیسے سانپ وغیرہ

[5] حقوق۔ یعنی ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں یہ حقوق ادا کرے یا معاف کرالے ورنہ گنہگار ہوگا۔ عیادت۔ بیمار پرسی ہر مریض کی ضروری ہے۔ خواہ وہ اعلیٰ مرتبہ کا ہو یا ادنیٰ درجہ کا۔ آنحضورؐ اپنے یہودی غلام کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے تھے اور وہ آنحضورؐ کے کہنے پر مسلمان ہوا تھا۔ حضورِ جنازہ۔ اگر محض نماز پڑھے گا تو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور اگر قبرستان میں دفن کرانے بھی جاتے گا تو دو قیراط کا ثواب ملے گا جن کا ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ قبولِ دعوت۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کھانے پر بلائے اور شرعی عذر نہ ہو تو میزبان کے گھر جانا ضروری ہے کھانا کھانا مستحب ہے۔

تشمیتِ[۱] عاطس وخیر خواہی ہم در حضور وہم در غیبت۔

مسئلہ۔ باید کہ دوست دارد برائے مسلماناں آنچہ برائے نفسِ خود دوست دارد ومکروہ دارد درحقِ آنہا آنچہ برائے خود نہ پسند دو ردّ سلام واجب است۔

مسئلہ۔ بدانکہ کبائر بر سہ مرتبہ است مرتبہ اول اکبر کبائر کفر است وقریبِ آں عقائدِ باطلہ مرتبہ دوم آنچہ درآں حقوقِ بندگاں تلف شود یعنی ظلم برخون ومال وآبروئے مسلماناں حق تعالیٰ حقوقِ خود بہ بخشد وحقوق بندگان نہ بخشد[۲]۔ بغویؒ[۳] از انسؓ روایت کردہ کہ رسُول فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلّم روزِ قیامت منادی ازعرش آواز دہد کہ اے اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم حق تعالیٰ شما ہمہ مرد وزنِ مؤمنین را بخشیدہ باہم حقوقِ بندگاں را بخشید وداخلِ بہشت شوید۔ حافظ گوید[۴]۔ فرد۔

مباش درپئے آزار وہرچہ خواہی کُن — کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی برابر ایں نیست مرتبۂ سوم حقوق اللہ خالص۔

مسئلہ۔ آنچہ در احادیث کبائر وارد شدہ بہ شماریم شرک ونافرمانیِ والدینؒ[۵] وقتلِ نفس وقسم دروغ وشہادتِ دروغ ودشنامِ[۶] محصنہ وخوردنِ مالِ یتیم وخوردنِ ربوٰ وگریختنِ از جنگِ کفّار وسحر کردن وقتلِ فرزند

---

[۱] تشمیتِ عاطس۔ چھینکنے والے کا "یرحمک اللہ" کے ساتھ جواب دینا جبکہ چھینکنے والا "الحمد للہ" کہے۔ حضور۔ آمنا سامنا۔ غیبت۔ پیٹھ پیچھے۔ دوست دارد۔ پسند کرے۔ مکروہ دارد۔ ناپسند کرے۔ ردِ سلام۔ سلام کا جواب دینا خواہ سلام کرنیوالا جان پہچان کا ہو یا نہ ہو۔ اکبر کبائر۔ یعنی کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ۔ عقائدِ باطلہ۔ یعنی باطل فرقوں کے عقیدے۔ تلف۔ برباد [۲] نہ بخشد بلکہ اپنے مظلوم بندوں کو اختیار دے گا خواہ وہ معاف کردیں یا اس کی نیکیاں لے لیں۔ بغوی۔ مشہور امام ومحدث ہیں [۳] حافظ۔ حافظ شیرازیؒ۔ مباش الخ کسی کے درپے آزار نہ ہو اور جو چاہے کرو۔ اس لیے کہ ہماری شریعت میں اسکے سوا اور گناہ نہیں ہے یعنی قاضی صاحب فرماتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑا گناہ دوسروں کو ستانا ہے۔ حقوق اللہ جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔ در احادیث حافظ ابنِ حجر نے تقریبًا پانچ سو گناہِ کبیرہ گناتے جن میں سے کچھ کا تذکرہ مصنف نے فرمایا ہے [۵] والدین۔ خواہ مسلمان ہوں یا کافر اگر باپ بت پرست ہے اور وہ بت خانے میں بت پوجنے گیا اب اگر کندھے پر بٹھا کر اس کو واپس لانے کی ضرورت ہے تو اولاد کا فرض ہے کہ اپنے کندھے پر بٹھا کر اس کو وہاں سے واپس لاتے۔ قسمِ دروغ۔ جھوٹی قسم کی تین صورتیں ہیں ۱۔ کسی گذشتہ غلط بات پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا یہ گناہِ کبیرہ ہے ۲۔ کوئی کام کرکے بھول گیا ہو اور اس کے نہ کرنے پر قسم کھاتے ۳۔ کسی چیز کے نہ کرنے کی قسم کھاتے اور پھر اس کو کرے تو اس کے لیے شریعت نے دنیوی سزا یعنی کفارہ مقرر کردیا ہے۔ [۶] دشنام محصنہ یعنی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت دھرنا از جنگِ کفار۔ جبکہ مقابلہ پر دوگنے تک ہوں اگر دوگنے سے زیادہ ہوں تو بچاؤ کے لیے گریز کیا جاسکتا ہے۔

کردن چنانچہ کفار دختراںؔ را قتل می کردند و زنا خصوصاً بازنِ ہمسایہ و سرقہ و قطعِ طریق کہ محاربہ با خدا و رسول است و بغی بر امامِ عادل و در حدیث آمدہ کہ زنا بازنِ دہ کمتر است از زنا بازنِ ہمسایہ و در حدیث آمدہ کہ بزرگ تر کبائر آن است کہ کسے پدر و مادرِ خود را دشنام دہد گفتند والدین را چگونہ کسے دشنام دہد فرمود والدینِ دیگرے را دشنام دہدا و والدینِ ایں را دشنام دہد۔

مسئلہ۔ مدحِ فاسقؔ حرام است در حدیث است کہ حق تعالیٰ برآں غضب شود و عرش بداں بلرزد۔

مسئلہ۔ اگر کسے دیگرے را لعنت کند و آں کس اہلِ لعنت نہ باشد لعن بر وے باز گردد۔

مسئلہ۔ در حدیثؔ است علاماتِ منافق دروغ گوئی و خلاف وعدگی و خیانت در امانت و غدر بعدِ عہد و دشنام در منازعت۔

مسئلہ۔ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم شرکؔ مکن بخدا اگرچہ قتل کردہ شوی و سوختہ شوی و نافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از زن و فرزند و مالِ خود بدر شو۔

مسئلہ۔ حقِ شوہر بر زن آں قدر است کہ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر براتے سجدہ غیرِ خدا

---

[1] کفار دختراں را۔ عرب میں نیز ہندوستان کی بعض قوموں میں رواج تھا کہ لڑکیوں کو مار ڈالتے تھے۔ گفتند۔ یعنی صحابہؓ نے دریافت فرمایا۔ چگونہ۔ صحابہ کے دَور میں یہ چیز بہت تعجب خیز تھی اس لیے سوال فرمایا ورنہ اب تو یہ تعجب کی بات بھی نہیں رہی۔

[2] مدحِ فاسق۔ یعنی اس کے فسق و فجور کی باتوں پر تعریف کرنا۔ کسے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہوا نے ایک شخص کے کپڑے اڑاتے تو اُس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا پر لعنت نہ کر یہ تو خدا کے حکم کی پابند ہے جو شخص کسی غیر مستحق پر لعنت کرتا ہے تو لعنت خود کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔

[3] در حدیث۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ منافق کی علامتیں یہ ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے امانت میں خیانت کرتا ہے جھگڑے میں گالی گلوچ کرتا ہے۔

[4] شرک مکن۔ حدیث شریف میں آیا ہے خدا کی نافرمانی کے بارے میں کسی کا کہنا نہ ماننا چاہیئے۔ بدر شو۔ یعنی بیوی کو طلاق دے اولاد و مال کو اپنے سے جدا کر دے۔

امر می کردم زن را امر می کردم کہ شوہر را سجدہ[1] کند اگر شوہر زن را امر کند کہ سنگ ہائے کوہِ زرد بکوہِ سیاہ واز کوہِ سیاہ بکوہِ سفید برساں باید کہ ہمچناں کند۔

مسئلہ۔ درحدیث آمدہ کہ بہترینِ شما کسے است کہ بازنِ خود خوب[2] باشد ومن براۓ اہلِ خود خوبم وزن از پہلوۓ[3] چپ آفریدہ شدہ است راست نتواں شد بر کجی آنہا صبر باید کرد و نیکی باید نمود باید کہ اورا دشمن ندارد اگر ازو راضی نہ باشد طلاق دہد۔

مسئلہ۔ گناہِ صغیرہ را سہل[4] انگاشتن و بر آں اصرار کردن گناہِ کبیرہ است وحلال دانستن گناہِ صغیرہ قطعی کفر است بخاریؒ از انسؓ روایت کردہ کہ فرمود انسؓ کہ شما کارہا می کنید واز موۓ باریک وسہل تر می دانید و ما آں را درعہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از مہلکات می دانستیم بدانکہ سخن در شرائع بسیار است ومطولات ازاں مشحون بقدرِ کفایت دریں اوراق براۓ فارسی خواں نوشتہ شد۔ زیادہ ایں اگر احتیاج افتد بہ علماء رجوع می تواں کرد۔

---

[1] سجدہ کند۔ یعنی اللہ کے احکام کے بعد عورت پر سب سے زیادہ شوہر کے احکام کو بجالانا ضروری ہے۔ بکوہِ سفید۔ یعنی مشکل سے مشکل کام۔ لہٰذا عورت کا فرض ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے بھی نہ رکھے۔ شوہر کے مال واولاد و آبرو کی پوری حفاظت کرے۔ [2] خوب باشد۔ حدیث میں آیا ہے بہترین اخلاق اس شخص کے سمجھے جائیں گے جو اہل وعیال کے ساتھ خوش خلق ہو۔ [3] از پہلوۓ چپ۔ حدیث شریف میں آیا ہے عورتوں کو بھلائی کے بارے میں نصیحت کرتے رہو۔ یہ عورتیں پسلی سے پیدا ہوتی ہیں اور جتنی اوپر کی پسلی ہوگی اسی قدر زیادہ ٹیڑھی ہوگی۔ اگر تم اس کو بالکل سیدھا کرنا چاہوگے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر بالکل چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ مقصود یہ ہے کہ گھریلو معاملات میں انسان کو چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے ورنہ انسان خود بھی پریشان ہوگا اور اہل وعیال کو بھی پریشان رکھے گا۔ نیکی باید نمود اہل عیال کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ بلاضرورت بیوی کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے سے نہ روکنا چاہیئے۔ مارپیٹ کرنا بہت ہی بری بات ہے [4] سہل۔ یعنی اس کو معمولی بات سمجھنا۔ اصرار۔ یعنی گناہ صغیرہ کی عادت ڈالنا اور اس پر جماؤ اختیار کرنا۔ از موۓ باریک تر۔ یعنی بے حد کمزور۔ عہد۔ زمانہ۔ مہلکات تباہ کرنے والی چیزیں۔ شرائع۔ یعنی شریعت کے احکام۔ مطولات۔ بڑی بڑی کتابیں۔ مشحون۔ پر۔ دریں اوراق۔ یعنی مالابدمنہ۔

کتاب الاحسان[1]

بداں اَسعدَک اللہ تعالیٰ ایں ہمہ کہ گفتہ شد صورتِ ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقتِ او در خدمتِ درویشاں باید جست وخیال نباید کرد کہ حقیقت خلافِ شریعت است کہ ایں سخن جہل وکفر ست بلکہ ہمیں[2] شریعت است کہ در خدمتِ درویشاں چوں قلب از تعلّقِ علمی وجہے کہ بماسوی اللہ داشت پاک شود ورذائلِ نفس برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند شریعت درحق او بامغز شود نمازِ او عنداللہ تعلّق[3] دیگر بہم رساند دو رکعتِ او بہتر از لکھ رکعتِ دیگراں باشد وہمچنیں صوم او وصدقۂ او رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم اگر شما مثلِ اُحد زر در راہ خدا خرچ کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہؓ در راہِ خدا دادہ اند ایں از جہتِ قوتِ ایمان واخلاصِ شان است نورِ باطنِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را از سینۂ درویشاں باید جست و بداں نورِ سینہ خود را روشن باید کرد

---

[1] احسان۔ لغوی معنی نیکی کرنے کے ہیں اصلاحی معنی یہ ہیں کہ عبادت گزار عبادت کے دوران ظاہری اور باطنی اعتبار سے خدا کی طرف متوجہ ہو۔ احسان کا اعلیٰ مرتبہ تو یہ ہے کہ عبادت گزار کو دوران عبادت میں حضرت حق تعالیٰ کا مشاہدہ حاصل ہو۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عبادت گزار یہ سمجھے کہ خدا اسکو دیکھ رہا ہے۔ اسعدک اللہ۔ خدا تجھے نیک بخت کرے۔ درویشاں۔ خدا رسیدہ اولیاء اللہ۔ حقیقت جو صوفیا کی تعلیمات سے حاصل ہوتی ہے

[2] ہمیں۔ یعنی طریقت اور شریعت ایک چیز ہے۔ علمی۔ یعنی ظاہری علوم۔ ماسوای غیر۔ رذائل۔ برائیاں۔ مطمئنہ شود۔ یعنی انسان کا نفس۔ نفسِ مطمئنہ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے

[3] تعلق دیگر۔ یعنی احسان کا اعلیٰ مرتبہ۔ اُحد۔ مدینہ طیبہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ این۔ یعنی ثواب میں اس قدر فرق۔ فراست۔ آنحضورؐ نے فرمایا ایک مومن کی فراست سے ڈرتے رہو۔ وہ اللہ کے نور کے ذریعے تاڑ جاتا ہے۔ خواجہ عبدالخالقؒ کی مجلس کا واقعہ ہے کہ اُن کے وعظ کے دوران ایک آدمی آکر بیٹھ گیا جب وہ وعظ سے فارغ ہوتے تو اس نے دریافت کیا کہ مومن کی فراست کا کیا مطلب ہے اور وہ کیسی ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ فراست یہ ہے کہ تم اپنے گلے سے زنار اتار پھینکو اس پر وہ کہنے لگے کہ مجھے زنار سے کیا واسطہ۔ شیخ کے اشارے پر مریدوں نے اس شخص کی گدڑی اتار ڈالی دیکھا کہ وہ زنار پہنے ہوتے تھا اس واقعہ پر وہ مسلمان ہوگیا تب شیخ نے مریدوں سے فرمایا یہ تو ظاہری زنار تھا آؤ تم بھی باطنی زنار اتار پھینکو اور خدا سے ایک نیا عہد کر لو۔ چنانچہ سب نے بیعت کی تجدید کی۔

تا ہر خیر و شر بفراست صحیحہ دریافت شود ولی در قرآن متقی¹ را فرمودہ و در حدیث علامتِ اولیاء اللہ فرمودہ کہ در صحبتِ او خدا یاد آید یعنی محبتِ دنیا در صحبت او کم شود و محبتِ حق زیادہ گردد واللہ اعلم و کسے کہ متقی نباشد او ولی² نباشد۔

مثنوی

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست — پس بہر دستے نشاید داد دست

حضرت عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہٗ می فرمایند۔

رُباعی

با ہر کہ نشستی و نہ شد جمع³ دلت — وز تو نہ رمید صحبتِ آب و گلت

زنہار ز صحبتش گریزاں می باش — ورنہ نہ کند روحِ عزیزاں بحلت؛

---

¹ متقی رافرمودہ۔ لہٰذا جس میں ظاہری تقویٰ وطہارت نہیں ہے اس کو ولی نہ سمجھنا چاہیئے۔

² ولی نباشد۔ اگر کہیں ایسا ہوا بھی ہو کہ کسی بزرگ نے اپنے آپ کو چھپانے کے لیے اپنے اوپر سے تقویٰ وطہارت کے آثار کو دُور کر رکھا ہو اور اپنے آپ کو ملامتیہ فرقہ میں داخل کر رکھا ہو تو اس کو بہت نادر سمجھو۔ اے بسا۔ بہت سے ایسے ہیں جن کی صورت انسانوں کی سی ہے لیکن حقیقتاً شیطان ہیں لہٰذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے دینا چاہیئے۔ یعنی جانچ پرکھ کر کسی سے بیعت کرنی چاہیئے۔

³ جمع دلت۔ یعنی تجھ سے دل جمعی میسر نہ آتی جو کہ اللہ کو یاد کرنے والوں کو حاصل ہونی چاہیئے۔ صحبت آب وگلت۔ یعنی دنیا کی محبت۔ می باش۔ یعنی اس بزرگ کے ساتھ تو حسنِ ظن قائم رکھو اور یہ سمجھو کہ تمہیں اس در سے فیض حاصل ہونا نہیں ہے۔ روحِ عزیزاں۔ یعنی بزرگوں کی روح سے توفیض یاب نہ ہو سکے گا۔

ترجمہ باب کلمات الکفر از فتاوائے برہانی

در دستور القضاۃ[1] از فتاوائے خلاصہ آوردہ کہ در مسئلہ اگرچہ چند وجہ کفر باشد و یک وجہ کفر نہ باشد فتوای بہ کفر نباید داد فقیر گوید لیکن باید کہ خود از اندیشۂ یک وجہ کفر احتراز نماید۔

مسئلہ۔ از سبِ شیخین کافر شود نہ از تفضیلِ علیؓ بر آنہا کہ بدعت است۔

مسئلہ۔ از محال دانستن دیدارِ خدا کافر شود۔

مسئلہ۔ خدا را جسم گفتن و دست و پا و رُو گفتن کفر است[2]۔

مسئلہ۔ اگر کلمۂ کفر باختیارِ خود گوید و نداند کہ ایں کلمۂ کفر است اکثر علماء بر آنند کہ کافر شود معذور نباشد و اگر بے قصد بزبان رود کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر ارادۂ کفر کرد اگرچہ بعد مُدّتے مدید فی الفور کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر حرام قطعی را حلال گوید یا حلال قطعی را حرام یا فرض را فرض نداند کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوشتِ مُردار می فروشد و گوید کہ ایں مردار نیست از حلال است کافر نہ شود[3]۔

مسئلہ۔ مردے دیگرے را گفت کہ از خدا نمی ترسی گفت نہ کافر شود و نزدِ محمد بن فضیلؒ اگر در معصیت باشد کافر شود و اِلّا نہ۔

---

[1] دستور القضاۃ۔ ایک کتاب کا نام ہے۔ فتوای بکفر۔ مثلاً کسی عبارت یا عقیدے کے چند مطلب تو ایسے ہیں کہ اُن سے کفر لازم آتا ہے اور ایک معنی ایسے ہیں جن سے کفر لازم نہیں آتا تو کفر کا فتوای نہیں لگانا چاہیے۔ لیکن یعنی خود ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ ایسی کوئی چیز اختیار نہ کرے جس میں کفر کی ایک بھی وجہ موجود ہو۔ سب شیخین۔ یعنی حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو بُرا بھلا کہنا۔ تفضیل علی۔ یعنی شیخین کو بُرا نہیں جانتا ہے لیکن حضرت علیؓ کو ان سے افضل سمجھتا ہے۔ کافر شود۔ چنانچہ ثابت ہے کہ قیامت میں اللہ کا دیدار میسّر آتے گا[2] کفر است۔ قرآن پاک میں اللہ کے لیے یَد۔ وُجہ وغیرہ کا جو اطلاق موجود ہے اسکا مطلب وہ نہیں ہے جو دُست، پا اور رو کا انسانوں میں مطلب ہے۔ نداند۔ یعنی جو حقیقۃً کلمۂ کفر ہے اس کو کلمۂ کفر نہ سمجھ کر کہے۔ ارادۂ کفر۔ چونکہ کفر کی حالت پر آمادگی خود کفر ہے۔ حرام قطعی۔ یعنی وہ چیز جس کی حرمت ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو[3] کافر نہ شود۔ یہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اسکو جھوٹ کی سزا ملے گی۔ کافر نہ ہوگا۔ نہ یعنی صرف نہیں کہا۔ کافر شود چونکہ اس کا مطلب یہی ہوا کہ خدا سے نہیں ڈرتا ہوں۔ در معصیت۔ یعنی وہ گناہ کی بات کر رہا ہے جس پر اُس کو یہ کہا گیا تھا اس لیے کہ اگر وہ نیک بات کر رہا تھا تو ظاہر ہے کہ نیکی کرنے میں خدا سے ڈرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ وے اگر خدا شود مَن حق خود از وے بستانم[1] کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید کہ خدا با تو بس نیاید من چگونہ با تو بس آیم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید کہ مرا بر آسماں خداست و بر زمین تو کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر پسر کسے مُرد گفت کہ خدارا بایستہ بود کافر شود و اگر دیگر گفت کہ خدا بر تو ظلم کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر شخصے بر دیگرے ظلم کرد و مظلوم گفت اے خدا تو از وے مپذیر اگر تو از وے پذیری من نہ پذیرم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید من از ثواب و عذاب بیزارم کافر گردد۔

مسئلہ۔ اگر کسے بدونِ شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسولِ خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم[2] کافر شود۔

مسئلہ۔ واز مجمع النوازل آورد کہ اگر گفت کہ فرشتہ دستِ راست و دستِ چپ را گواہ کردم کافر نہ[3] شود اگرچہ نکاح صحیح نہ باشد۔

مسئلہ۔ اگر جانورے آواز کرد پس گفت کہ بیمار بمیرد یا غلہ گراں شود یا جانور آواز کرد از سفر بازگشت در کفر او اختلاف[4] است۔

---

[1] کافر شود۔ چونکہ یہ ثابت ہوا کہ وہ خدا پر بھی اپنے کو غالب سمجھتا ہے۔ اگر گوید۔ یعنی خدا کا بھی تیرے اوپر قابو نہیں تو میں تجھ پہ کیسے قابو پاسکتا ہوں۔ بر زمین تو۔ چونکہ زمین پر بسنے والے انسان کو خدا کے برابر گردانا۔ خدارا بایستہ بود۔ یعنی خدا کو اس کی ضرورت تھی۔ مپذیر۔ یعنی اس کی توبہ قبول نہ کرنا اور راضی نہ ہونا۔ بیزارم۔ یعنی ثواب و عذاب سے کوئی سروکار نہیں۔

[2] کافر شود۔ چونکہ اس نے رسولِ خدا اور فرشتہ کو غیب دان سمجھا حالانکہ غیب دانی اللہ کی صفت ہے نہ فرشتے غیب دان ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

[3] کافر نہ شود۔ اس لیے کہ کراماً کاتبین کو اس کے نکاح کا علم ہے۔ نباشد۔ چونکہ فرشتوں میں نکاح کی گواہی کی صلاحیت موجود نہیں ہے

[4] اختلاف است۔ چونکہ اس طرح کی باتیں محض اسی عقیدے سے نہیں کی جاتی ہیں کہ یہ چیزیں حقیقی مؤثر ہیں بلکہ فال کے طور پر بھی بول دی جاتی ہیں۔ کافر شود۔ اگر اس نے جان بوجھ کر جھوٹ کہا ہے اور خدا کو اس پر گواہ بنایا ہے۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ خدا می داند کہ من ہمیشہ پیوستہ ترا یاد می کنم بعضے گفتہ کہ کافر شود اگر گفت کہ خدا می داند کہ بہ غمی و شادیِ تو چنانم کہ بہ غمی و شادیِ خود بعضے گفتہ کافر شود و بعضے گفتہ کہ اگر بر نیکی و بدی آں کس بہ مال و بدن قیام می کند چنانچہ بر نیکی و بدی خود کافر نہ شود۔[1]

مسئلہ۔ اگر گفت کہ قسم بخدا و بپا تے تو کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ رزق از خدا است لیکن از بندہ جُستن خواہد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ فلاں اگر نبی باشد بوے ایمان نیارم یا گفت اگر خدا مرا بہ نماز امر کند نماز نہ گزارم یا گفت اگر قبلہ بایں سو باشد نماز نہ گزارم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر اہانت کسے از پیغمبراں کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت کہ آدمؑ علیہ السلام پارچہ می بافت دیگرے گفت پس ما ہمہ جولاہگانیم کافر شود ایں دوم۔

مسئلہ۔ اگر گوید آدمؑ اگر گندم نمی خورد ما بدبخت نمی شدیم کافر شود۔

مسئلہ۔ مردے گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں می کرد دیگرے گفت کہ ایں بے ادبی است[3] کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت ناخن تراشیدن سنت است دیگرے گفت اگرچہ سنت باشد نمی کنم کافر شود و اگر گوید سنت چہ کار آید کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے امر معروف کرد دیگرے گفت چہ غوغا آوردی اگر ایں سخن بر وجہ رد گفت کافر

---

[1] کافر نہ شود۔ چونکہ سچی بات کہی ہے۔ بخدا و بپاتے تو۔ چونکہ اس میں حضرت حق کی جناب میں گستاخی ہے۔ اگر گفت۔ چونکہ خدا کی رزاقیت کو بندہ کے فضل پر موقوف مانا۔ ایمان نیارم۔ ہر نبی پر ایمان لانا فرض ہے [2] کہ آدمؑ۔ چونکہ اسمیں آدمؑ کی توہین ہے۔ [3] بے ادبی است۔ چونکہ اس میں سنت کی توہین ہے۔ سنت چہ کار۔ یعنی سنت پر عمل کرنا بے کار ہے۔ بر وجہ رد۔ یعنی اس نیک بات کے حکم کو نہ ماننے کے طور پر۔

شود در فتاوٰی سراجی گفتہ طالبِ دَین اگر گوید اگر خدائے[1] تے جہان است بہ ستانم کافر شود اگر گفت کہ اگر پیغمبر است کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گوید حکمِ خدا چنیں است آں کس گفت کہ حکمِ خدا را من[2] چہ دانم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر بہ سوئے فتوای دید و گفت کہ ایں چہ بار نامہ فتوای آوردی اگر شریعت راسُبک دانستہ گفت کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت کہ حکمِ شرع چنیں است ایں کس بزد ر آروغ آورد و گفت اینک شریعت را کافر شود اگر کسے را گفتند کہ با فلاں کس صلح کن آں کس گفت بت را سجدہ کنم و باوے آشتی نہ کنم کافر نہ شود چرا کہ ارادہ او بعید[3] داشتن صلح است اگر فاسقے مر صلحاء را بگوید کہ بیائید مسلمانی[4] بہ بینید و بہ سوئے مجلسِ فسق اشارہ کند کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر میخوارہ می گوید شاد باد آنکہ بر شادیِ ما شاد است ابوبکر طرخانؒ گفتہ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر زنے گوید لعنت بر شوئے دانشمند باد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت تا حرام یابم گردِ حلال چرا گردم کافر شود

مسئلہ۔ اگر کسے در بیماری گفت اگر خواہی مرا مسلمان بمیراں و اگر خواہی کافر بمیراں کافر شود۔

---

[1] اگر خدائے جہاں۔ یعنی قرض خواہ نے یہ کہا کہ اگر مقروض خدا ہے تو بھی اُس سے قرض وصول کر کے چھوڑوں گا تو قرض خواہ کافر ہو گا۔ لیکن اگر یہ کہا کہ وہ پیغمبر ہے تو بھی وصول کر کے چھوڑوں گا تو کافر نہ ہو گا [2] من چہ دانم۔ چونکہ حکم خداوندی کا انکار ہے۔ بارنامۂ بوزن کارنامہ پروانہ و فرمان۔ سبک دانستہ۔ یعنی فتوای کی حقارت کے لیے کہا ہو چنیں است۔ یعنی اگر کسی آدمی نے دوسرے آدمی سے اپنے حق کا شریعت کے حوالہ سے مطالبہ کیا اور دوسرے آدمی نے ڈکار مار کر کہا۔ یہ ہے شریعت کے لیے چونکہ اس میں شریعت کی توہین کی ہے لہٰذا یہ دوسرا کافر ہو جاتے گا۔

[3] بعید داشتن۔ یعنی کہنے والے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بت کو سجدہ کرنے پر راضی ہے بلکہ عرف میں اس کا مطلب یہ ہے کہ صلح ناممکن ہے [4] مسلمانی بہ بینید۔ چونکہ اس نے فسق کے کاموں کو مسلمانی قرار دیا۔ اگر میخوارہ۔ چونکہ اس نے گناہ کی بات کو گناہ بھی نہیں سمجھا۔ شوئی۔ شوہر۔ تا حرام۔ چونکہ اس نے حلال پر حرام کو ترجیح دی۔ کافر بہ میراں۔ چونکہ کفر کی موت پر راضی ہو گیا۔

مسئلہ۔ در فتاوٰی سراجی آمدہ کہ اگر گفت کہ روزی بر من فراخ کن یا بر من[1] ظلم مکن ابونصرؒ در کفرِ او توقف کردہ وظاہر آنست کہ کافر شود کہ اعتقادِ ظلم بر خدا کفر است۔

مسئلہ۔ شخصے اذان می گوید دیگرے گفت دروغ گفتی کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را عیب کرد یا موئے مبارک کش را مویک گفت کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے بادشاہِ ظالم را عادل گوید امام ابومنصور ماتریدیؒ گفتہ کافر شود وامام ابوالقاسمؒ گفتہ کافر نہ شود چراکہ البتہ گاہے[2] عدل کردہ باشد۔

مسئلہ۔ در حمادیہ وسراجی گفتہ اگر کسے اعتقاد کند کہ خراج وغیرہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ است کافر شود۔

مسئلہ۔ در سراجی گفتہ اگر کسے گفت کہ تو علمِ غیب داری؟ گفت[3] دارم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت کہ اگر خدا مرا بے تو در بہشت بُرد نخواہم رفت اصح آنست کہ کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گفت من مسلمانم دیگرے گفت لعنت بر تو وبر مسلمانیِ تو کافر شود در جامع الفتاوٰی اظہر آنست کہ کافر نہ شود ودر سراجی گفتہ اگر کسے گوید کہ اگر فرشتگاں یا پیغمبراں

---

[1] یا بر من۔ یعنی اُس نے روزی کی تنگی کو خدا کا ظلم قرار دیا۔ دروغ گفتی۔ چونکہ اس نے اذان کی توہین کی۔ مویک۔ معمولی بال چونکہ اس میں نبیؐ کے بال کی توہین ہے۔ کافر شود۔ چونکہ اس نے بادشاہ کے ظلم کو عدل قرار دیا [2] گاہے۔ ایک ظالم کسی کام میں عادل ہو سکتا ہے۔ خراج۔ اسلامی سلطنت میں جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ ملک۔ ملکیت۔ شاہی خزانہ۔ بادشاہ کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ وہ عام رعایا کی ملکیت ہے بادشاہ اس کا منتظم ہے۔

[3] گفت دارم۔ چونکہ اس نے غیب دانی کو جو خاص اللہ کی صفت ہے اپنے لیے تسلیم کرلیا۔ اُصح۔ چونکہ اس جملہ کا مطلب انتہائی دوستی ظاہر کرنا ہے۔ بر مسلمانی تو۔ چونکہ اسمیں اسلام کی توہین ہے۔ کافر نہ شود۔ چونکہ اس سے اسلام کی توہین مقصود نہیں ہے بلکہ اسکی بناوٹی دین داری کی توہین ہے۔

گواہی دہند کہ ترا ہیم نیست باور ندارم[1] کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر شخصے دیگرے را گفت اے کافر او گفت اگر ایں چنیں نمی بودم باتو صحبت نداشتم بعضے گویند کافر شود و بعضے گویند نہ۔

مسئلہ۔ اگر کسے گوید کافر شدن بہ کہ باتو بودن کافر نہ شود۔ چراکہ مراد او دُوری جُستن است۔

مسئلہ۔ اگر شخصے دیگرے را گفت کہ نماز کن او جواب داد کہ تو چندیں نماز کردی چہ بر سر[2] آوردی یا چندیں گاہ نماز کردم چہ بر سر آوردم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے دیگرے را گفت تو کافر شدی او جواب داد کہ کافر شدہ گیر کافر شد۔

مسئلہ۔ اگر گفت مرا زن از حق تعالیٰ محبوب تر است کافر شد او را توبہ باید داد اگر توبہ کرد تجدید نکاح باید کرد۔

مسئلہ۔ اگر کافر مسلمانے را گفت کہ مسلمانی مرا بیاموز تا نزدِ تو مسلمان شوم او جواب داد کہ باش تا کہ بروی بسُوئے فلاں عالم یا قاضی او ترا آموزد آں زماں مسلمان شو نزدِ او اصح آنست کہ کافر نہ[3] شود اگر واعظ گفت باش تا فلاں روز در مجلسِ من اسلام آری فتوای بر آں است کہ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت مرا بازی از روزہ و نماز شتاب گرفت کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید تو چند گاہ نماز مکن تا حلاوتِ بے نمازی بینی کافر شود۔

---

[1] باور ندارم۔ چونکہ اُس نے نبی اور فرشتوں کی گواہی کو جھوٹ قرار دیا۔ صحبت نداشتم۔ تیرا ساتھی نہ ہوتا۔ کافر شود۔ چونکہ اس جملہ سے کفر پر رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔ نہ۔ چونکہ اس کا منشا محض کہنے والے کو قائل کرنا ہے۔ دُوری جستن۔ یعنی جُدا ہونا۔ [2] چہ بر سر آوردی۔ کیا ملا۔ کافر شدہ گیر۔ یعنی سمجھ لو کہ مَیں کافر ہوں۔ مرا زن۔ خدا سے زیادہ بیوی سے محبت ہے۔ تجدید نکاح۔ از سر نو نکاح کرنا۔ تا نزد تو۔ یعنی میں تیرے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤں۔ کہ باش۔ یعنی ابھی ٹھہر جا۔ [3] کافر نہ شود۔ چونکہ اس نے اس خیال سے یہ کہا ہے کہ وہ عالم کی سی رہنمائی نہ کر سکے گا۔ کافر شود۔ چونکہ وہ خود اس کو فوراً بہتر قسم کی تعلیم دے سکتا تھا لہٰذا یہ سمجھا جائے گا کہ یہ اس وقفہ کے لیے اس کے کفر پر راضی ہے جو کفر ہے۔ مرا بازی۔ یعنی مجھے کھیل کود کے جھگڑے ہوتے ہیں نماز کی فرصت کہاں ہے۔ اگر گوید۔ یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ چند دن نماز پڑھ کر دیکھ پھر تجھے نماز کا لطف آتے گا اس کے جواب میں دوسرا کہے کہ تو چند دن نماز چھوڑ کر دیکھ تجھے چھوڑنے کا لطف آئے گا۔

مسئلہ ۔ اگر گفت کار دانشمنداں[1] ہمان است و کار کافراں ہماں کافر شود اگر ایں سخن علمائے معیّن را گوید کافر نہ شود۔

مسئلہ ۔ اگر در دُعا گفت اے خدا رحمتِ خود را از من دریغ مدار از الفاظِ کفر است۔

مسئلہ ۔ اگر شخصے زنے را گفت کہ مرتد شو، دریں صورت از شوہر خود جُدا شوی۔ گوینده[2] کافر شود۔

مسئلہ ۔ رضا بکفر برائے خود و برائے غیر خود کفر است و صحیح آنست کہ اگر کفر را قبیح دانستہ دشمن خود را خواہد کہ کافر شود ایں کس ازیں رضا کافر نہ شود۔

مسئلہ ۔ اگر در مجلسِ شراب خوری بر مکانِ مرتفع مثل واعظاں بہ نشیند و سخن خندگی بگوید و اہل مجلس ازآں بخندند ہمہ کافر شوند[3]۔

مسئلہ ۔ اگر آرزو کند و گوید کاش کہ زنا یا قتلِ ناحق حلال بودے کافر شود و اگر آرزو کند و گوید کاش کہ خمر حلال بودے یا روزۂ ماہِ رمضان فرض نہ بودے کافر نہ شود اگر کسے گوید کہ خدا می داند کہ من ایں کار نہ کرده ام حال آنکہ آں کار کرده است در اصحِّ قولین کافر شود و از امام سرخسیؒ منقول است کہ اگر آں قسم خورنده اعتقاد می کند کہ ایں کلام بہ دروغ گفتن کفر است در آں صورت کافر شود و اگر نہ نشود فتوای حسام الدین بر آنست۔

مسئلہ ۔ امام طحاویؒ گفتہ کہ از ایمان خارج نہ کند مگر چیزے کہ انکار باشد بدانچہ ایمان آوردن بداں واجب است۔

---

[1] دانشمنداں۔ یعنی دین کی سمجھ رکھنے والے لوگ۔ کافر شود۔ چونکہ اس نے حق اور باطل کاموں کو یکساں قرار دیا۔ معین۔ چونکہ اس میں صرف اس عالم کی توہین ہوگی دریغ مدار۔ چونکہ اسکا عقیدہ یہ ثابت کرتا ہے کہ فی الحال اس پر خدا کی کوئی رحمت نہیں ہے [2] گوینده کافر شود۔ دوسرے کو کفر کی رہنمائی کرنا۔ دوسرے کے کفر پہ رضا مندی کا اظہار کرنا بھی کفر ہے۔ کفر را قبیح دانستہ۔ یعنی کفر کو اپنے عقیدے میں بُرا سمجھتے ہوتے۔ [3] ہمہ کافر شود۔ چونکہ اس سے مذہب کی توہین ہوتی ہے۔ کافر شود۔ چونکہ یہ چیزیں کسی مذہب میں کسی وقت بھی حلال نہ تھیں۔ کافر نہ شود۔ چونکہ یہ چیزیں کسی نہ کسی وقت حلال تھیں۔ اصح قولین۔ چونکہ اس نے اللہ کے علم کو خلافِ واقع قرار دیا۔ واجب است۔ مثلاً خدا کی توحید۔ کسی نبی کی نبوت یا حشر و نشر، وحی، فرشتوں وغیرہ کا انکار۔

مسئلہ ۔ امام ناصرالدینؒ گفتہ کہ آنچہ ردتؔ[1] یقینی است از ظہورِ آں حکم بردت کردہ شود و آنچہ در ردت بودنِ آں شک است ازاں حکم بردت نباید کرد کہ ثابت از شک زائل نہ شود حال آنکہ الاسلام یعلو ولا یعلی[2] ۔ و در حکم بہ کافر گفتن اہلِ اسلام جلدی نہ باید کرد حال آنکہ بہ صحتِ اسلام مکرہ علماء حکم کردہ اند۔

مسئلہ ۔ در تاتارخانی از ینابیع گفتہ کہ ابوحنیفہؒ فرمودہ کہ کفر[3] کفر نہ باشد تاکہ اعتقاد نہ کردہ شود بر کفر۔

مسئلہ ۔ در محیط و ذخیرہ گفتہ کہ مسلمان کافر نہ شود مگر وقتیکہ قصداً کفر کند۔

مسئلہ ۔ در مضمرات از نصاب و جامع اصغر گفتہ کہ اگر کسے کلمۂ کفر عمداً گفت لیکن اعتقاد بہ کفر نہ کرد۔ بعضے علماء گفتہ اند کہ کافر نہ شود کہ کفر از اعتقاد تعلق دارد و بعضے گفتہ اند کہ کافر شود کہ رضا است بکفر۔

مسئلہ ۔ اگر جاہلے کلمۂ کفر گفت و نمی داند کہ ایں کلمۂ کفر است بعضے علماء گفتہ اند کہ کافر نہ شود و جہل عذر است و بعضے گفتہ کافر شود جہل عذر نیست ۔

مسئلہ ۔ از مرتد شدنِ احد الزوجین[4] نکاح فی الحال باطل شود بر قضائے قاضی موقوف نیست ایں روایت منتقی است۔

مسئلہ ۔ اگر کسے[5] کلاہِ مثل آتش پرستاں یا جامۂ مثل ہنود پوشد بعضے علماء گفتہ اند کہ کافر شود

---

[1] ردت۔ یعنی اسلام سے پھرنا۔ ثابت۔ یعنی اس آدمی کا اسلام جو پہلے سے ثابت ہے۔ از شک۔ یعنی وہ بات جس سے کافر بن جانے میں شک ہے [2] الاسلام یعلو ولا یعلی۔ اسلام کا معاملہ ہر حالت میں غالب رکھا جائیگا مغلوب نہ ہوگا۔ مکرہ۔ یعنی جس سے جبراً کلمۂ کفر کہلایا گیا ہو اس کو علماء مسلمان کہتے ہیں [3] کفر کفر نباشد۔ یعنی کلماتِ کفر کہنے سے حقیقۃً کافر اس وقت ہوگا جب کہ اس نے کفر کے ارادہ سے کہے ہوں۔ قصداً کفر کند۔ یعنی کسی قول و فعل کو کافر بننے کے ارادہ سے کرے۔ اعتقاد بکفر نہ کرد۔ یعنی اپنے عقیدے کے خلاف محض زبان سے کفر کا کلمہ جان بوجھ کر ادا کیا۔ اگر جاہلے۔ یعنی کوئی جاہل اپنے ارادہ و اختیار سے کلمۂ کفر ادا کرتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کلمہ کے کہنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

[4] احد الزوجین یعنی شوہر و بیوی میں سے ایک۔ قضائے قاضی۔ قاضی کا فیصلہ۔

[5] کسے کلاہ یعنی کوئی مسلمان ایسی کوئی چیز اختیار کرے جو کافروں کی خاص علامت ہے۔

و بعضے گفتہ کہ کافر نہ شود۔ و بعضے متاخرین گفتہ کہ اگر بضرورت[1] پوشد کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے زنّار لبست قاضی ابوحفصؒ گفتہ کہ اگر برائے خلاصی[2] از دستِ کفّار کردہ باشد کافر نہ شود و اگر برائے فائدہ در تجارت کردہ باشد کافر شود۔

مسئلہ۔ مجوسِ روز نوروز جمع شوند یا ہنود روزِ ہولی یا دوالی شادی نمایند و مسلمانے گوید چہ خوب سیرت نہادہ اند کافر شود۔

مسئلہ۔ از مجمع النوازل آوردہ مُردے ارتکابِ گناہِ صغیرہ کرد پس گفت مرا ورا مردے کہ توبہ کن او گفت کہ من چہ کردہ ام کہ توبہ کنم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر صدقہ کرد از مال حرام و امید واریِ ثواب کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر فقیر می داند کہ از حرام دادہ است و برائے او دُعا کردہ و صدقہ دہندہ آمین گفت کافر شود۔

مسئلہ۔ فاسق شراب می خورد و اقربائے او آمدہ بر و دراہم نثار کردند یا مبارک باد دادند در ہر دو صورت ہمہ کافر شوند۔

مسئلہ۔ از حلال دانستنِ لواطت با زنِ خود کافر نہ شود و با غیر زنِ خود کافر شود۔

مسئلہ۔ حلال دانستنِ جماع در حالتِ حیض کفر است و در حالتِ استبراء[3] بدعت است کفر نیست۔

مسئلہ۔ در خسروانی گفتہ کہ مُردے بر مکانِ مرتفع بہ نشیند و مردم از وے بطریق استہزاء

---

[1] بضرورت: بمجبوری [2] خلاصی۔ جان بچانے کے لیے۔ مجوس۔ آتش پرست۔ نوروز۔ آتش پرستوں کی عید کا دن ہے۔ سیرت۔ طریقہ۔ توبہ کنم۔ چونکہ اس سے اللہ کی جناب میں سرکشی لازم آتی ہے۔ آمین گفت۔ چونکہ اس سے معلوم ہوا کہ ثواب کا امیدوار ہے۔ ہمہ کافر شوند۔ چونکہ حرام پر مسرت کا اظہار کیا۔

[3] استبراء۔ اگر کوئی آدمی کوئی لونڈی خریدتا ہے تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ فوراً اس سے ہمبستری نہ کرے بلکہ اس کے حیض آنے کا انتظار کرے جب اس کو حیض آ چکے جس سے یہ ثابت ہو جاتے کہ اس کو پہلے آقا سے حمل نہیں ہے جب اس سے ہمبستری کر سکتا ہے یہ ہمبستری کی ممانعت کا وقت حالت استبراء کہلاتا ہے۔ استہزاء۔ مذاق۔

مسائل بپرسند او بہ طریق اِستہزاء جواب گوید کافر شود و بر مکانے بلند نشستن شرط نیست۔ استہزاء بہ علومِ دینی کفر[1] است۔

مسئلہ۔ اگر گفت کہ مرا با مجلسِ علم چہ کار یا گوید آنچہ علماء می گویند کہ می تواند کرد کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر می گوید زر می باید علم بچہ کار می آید کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گوید اینہا کہ علم می آموزند داستانہاست یا تزویراست یا گوید من حیلۂ دانشمنداں را منکرم کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر کسے گوید ہمراہ من بشرع بیا او گفت پیادہ بیار کافر شود و اگر گفت بیا بسوئے قاضی او گفت پیادہ بیار کافر نہ شود۔

مسئلہ۔ اگر گفت نماز با جماعت بگزار او گفت اِنَّ الصَّلٰوۃَ تنہا کافر شود۔

مسئلہ۔ مُردے آیت قرآن را در قدح نہادہ قدح را پُر آب کردہ گوید کَاْساً دِہَاقًا۔ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر در حق باقی در دیگ بگوید وَالْبَاقِیَاتُ[2] الصَّالِحَاتُ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر مُردے بسم اللہ گفتہ شراب خورد یا زنا کرد کافر شود ہمچنیں اگر بسم اللہ گفتہ حرام خورد۔

مسئلہ۔ اگر رمضان آمد و گفت کہ رنج بر سر آمدہ کافر شود۔

مسئلہ۔ اگر گفتہ شد کہ بیا فلاں را امرِ معروف[3] کنیم وے در جواب گفت کہ وے مرا چہ کردہ است کہ امر معروف کنم کافر شود۔

---

[1] کفر است۔ چونکہ اسمیں مذہب کی توہین ہے کہ می تواند کرد۔ گویا اُس نے شریعت کے احکام کو ناقابلِ عمل قرار دیا۔ علم۔ یعنی دین کا علم۔ داستانہا۔ یعنی بے اصل قصے کہانیاں۔ تزویر۔ جھوٹ۔ حیلۂ دانشمنداں۔ یعنی علمائے دین کا دھندا مجھے پسند نہیں۔ پیادہ بیار۔ یعنی سپاہی لا تب چلوں گا چونکہ اس نے شریعت پر خوشی سے عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا کافر ہو جائے گا۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی۔ آیت کے دراصل معنی ہیں نماز بُرائی سے روکتی ہے لیکن اس نے مذاق میں تنہیٰ کو اکیلا و تنہا کے معنیٰ میں لے لیا۔ مُردے آیتِ قرآن۔ اس میں آیتِ قرآنی کی بھی توہین ہے اور کاساً دہاقاً کا بھی مذاق ہے

[2] والباقیات الصالحات۔ اس آیت میں نیک اعمال مراد ہیں جو قیامت میں باقی رہیں گے۔ اس آیت کا مذاق اڑانے کے لیے وہ دیگ کے بچے کھچے کو ان لفظوں میں تعبیر کرتا ہے۔ کافر شود۔ چونکہ اس میں بسم اللہ کی توہین ہے۔ چہ رنج۔ اگر یہ لفظ رمضان کی توہین کی نیت سے کہا ہو۔

[3] امر معروف کنیم۔ چونکہ اس میں ایک فرض کی توہین ہے۔

مسئلہ. مَردے مدیون را گفت زرِ من در دنیا بدہ کہ در آخرت[1] زر نخواہد بود اور در جواب گفت کہ دہ دیگر بدہ در آخرت از من بگیری آنجا خواہم داد۔ کافر شود۔

مسئلہ. بادشاہ را اگر سجدۂ عبادت کند باتفاق کافر شود و اگر بقصدِ تحیہ مثلِ سلام کند علماء را در آں اختلاف است در ظہیریہ گفتہ کافر نہ شود و در مؤید الدرایہ شرح ہدایہ گفتہ کہ سجود باجماع جائز نیست و خدمت کردن بہ وضعِ دیگر از استادن پیشِ او یا دست بوسیدن یا پشت خم کردن جائز است۔

مسئلہ. ہر کہ ذبح کند بنامِ بتاں یا بر چاہہا یا بر دریاہا یا بر نہرہا و خانہ ہا و چشمہ ہا و مانندِ آں پس ذبح کنندہ مشرک است و زنِ وے از وے جدا است و مذبوحہ[2] مُردار است۔

مسئلہ. در دستور القضاۃ از امام زاہدؒ ابوبکرؒ نقل کردہ کہ ہر کہ در روزِ عید کافراں چنانچہ نوروزِ مجوس و ہمچنیں در دوالی و دسہرۂ کفّارِ ہند بر آید و با کافراں موافقت کند در بازی کافر شود۔

مسئلہ. ایمانِ یاس مقبول نیست و توبۂ یاس اصح آنست کہ مقبول است۔

مسئلہ. در شرحِ مقاصد گفتہ کہ ہر کہ حدوثِ عالم یا حشرِ اجساد یا علم بجزئیات و مانندِ آں را کہ از ضروریاتِ دین است انکار کند باتفاق کافر شود و اگر در مسائلِ عقائد کہ روافض و خوارج و معتزلہ وغیرہ فرقہائے مدعیۂ اسلام در آں خلاف دارند بہ خلافِ اہلِ سنّت اعتقاد کند در کافر گفتن

---

[1] در آخرت۔ چونکہ اس میں آخرت کی توہین ہے۔ سجدۂ عبادت۔ یعنی جیسے نماز کا سجدہ پوجنے کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ تحیہ۔ یعنی جس طرح تعظیم کے لیے سلام کیا جاتا ہے اسی طرح تعظیم کے لیے سجدہ کرے۔ استادن۔ کسی بڑے کے دربار میں کھڑے رہنا بھی درست ہے اور کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔ لیکن انسان کو چاہیئے کہ دوسروں سے اس قسم کی تعظیم کا متمنی نہ ہو۔ پشت خم کردن۔ یعنی تعظیم کے لیے جھکنا۔ بر چاہ ہا۔ آب پرست ایسا کرتے ہیں۔ [2] مذبوحہ۔ وہ جانور جو خدا کے علاوہ ان ناموں پر ذبح کیا گیا ہے۔ بازی۔ وہ کھیل کود جو مذہبی رسموں کے طور پر وہ لوگ کرتے ہیں۔ ایمان یاس۔ یعنی نزع کی ایسی حالت میں ایمان لانا جب کہ زندگی سے مایوسی ہو جاتے اور عالمِ آخرت کا مشاہدہ ہونے لگے۔ حدوثِ عالم۔ یعنی دنیا کا نو پیدا ہونا۔ حشرِ اجساد۔ یعنی قیامت میں جسموں کا زندہ کیا جانا۔ علم بجزئیات۔ یعنی اللہ کا ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا عالم ہونا۔ ضروریاتِ دین۔ وہ چیزیں جو کھلے طور پر مذہب میں ثابت ہیں۔

او علماء اختلاف دارند در منتقی از ابوحنیفہؒ مروی است کہ کسے را از اہل[1] قبلہ کافر می گویم و ابو اسحٰق اسفرائنیؒ گفتہ کہ ہر کہ اہل سنّت را کافر داند او را کافر می دانم و ہر کہ نداند او را کافر ندانم۔

مسئلہ۔ علامہ علم الہدٰی در بحر المحیط گفتہ کہ ہر ملعون کہ در جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دشنام دہد یا اہانت کند یا در امرے از امورِ دین او یا در صورت مبارکِ او یا در وصفے از اوصافِ شریفۂ او عیب کند خواہ مسلمان بود یا ذمّی یا حربی اگرچہ از راہِ ہزل کردہ باشد آں کافر است واجب القتل توبۂ او مقبول نیست و اجماعِ اُمت بر آنست کہ بے ادبی و استخفاف[2] ہر کس از انبیاء کفر است خواہ فاعل او حلال دانستہ مرتکب شود یا حرام دانستہ۔

مسئلہ۔ آنچہ روافض می گویند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از خوفِ دشمناں بعضے احکامِ الٰہی را تبلیغ نفرمودہ کفر است۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَاهَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ وَمَاكُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى اَجْمَعِهِمْ خُصُوْصًا عَلٰى سَيِّدِهِمْ وَخَاتِمِهِمْ شَفِيْعِ الْعَالَمِيْنَ وَخَطِيْبِ الْاَنْبِيَآءِ يَوْمَ الدِّيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

تمت

---

[1] اہل قبلہ۔ جو کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔ کافر می دانم۔ چونکہ ایک مسلمان کو کافر سمجھنا کفر ہے ہر ملعون۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی حیثیت سے توہین کرنا کفر ہے اور توہین کرنے والا قتل کا مستحق ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ کرلے تو صحیح قول یہ ہے کہ اس کی توبہ مان لی جاتے گی اس لئے کہ وہ مرتد سمجھا جاتے گا اور مرتد کی توبہ قبول ہوجاتی ہے [2] استخفاف۔ توہین۔ ہر کس از انبیاء۔ یعنی کوئی بھی نبی ہو۔ کفر است۔ چونکہ اس عقیدے سے یہ لازم آتا ہے کہ آنحضورؐ اپنا فرض انجام نہیں دے سکے۔ الحمد للہ الخ۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم کبھی راہ یاب نہ ہوتے اگر وہ راہنمائی نہ کرتا۔ اللہ کے رسول جو پیغام لاتے ہیں وہ حق ہیں سب پر اللہ کا درود و سلام ہو۔ خاص طور پر سب نبیوں کے سردار اور سب سے آخر میں آنے والے نبی پر جو تمام جہانوں کے سفارشی ہیں اور جو قیامت میں سب نبیوں کے خطیب ہوں گے۔ اور ان کی اولاد، اصحاب، ماننے والوں پر بھی سب پر درود و سلام ہو۔

بحمد اللہ ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء مطابق یکم رجب ۱۳۷۵ھ کو حاشیہ کے مسودہ سے فراغت ہوتی۔

وصیت نامہ جناب قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ مِنْ اَصْلَابِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَرْحَامِ الْمُسْلِمَاتِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِبَعْثَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَالْاِیْمَانِ بِمَنْ ھُوَ الْاٰیَۃُ الْکُبْرٰی لِمُعْتَبِرٍ وَمَنْ ھُوَ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی لِمُغْتَنِمٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ وَاَحْیَانِیْ عَلَیْہِ وَوَفَّقَنِیْ لِاقْتِبَاسِ اَنْوَارِ عُلَمَائِہِ الصَّالِحِیْنَ وَاَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ خُلَفَاءِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ الْفَارُوْقِیِّ النَّقْشْبَنْدِیِّ الْمُجَدِّدِ لِلْاَلْفِ الثَّانِیْ وَالسَّیِّدِ السَّنَدِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ وَسَیِّدِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ السَّنْجَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَسْلَافِھِمْ وَاَخْلَافِھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی اَنْ یُّمِیْتَنِیْ عَلٰی اِتِّبَاعِھِمْ وَمَحَبَّتِھِمْ وَیُلْحِقَنِیْ بِھِمْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ[1]

بعد از حمد و صلوٰۃ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ عثمانی حنفی مجددی پانی پتی می نویسد کہ عمر ایں عاصی

---

[1] الحمد للہ الخ۔ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے مسلمان مردوں کی پشت اور مسلمان عورتوں کے رحم سے پیدا فرمایا اور آنحضورؐ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا جو کہ تمام نبیوں کے سردار اور تمام پیغمبروں میں افضل ہیں اور اس خدا کی تعریف ہے جس نے ہمیں اس ذات پر ایمان عطا فرما کر احسان فرمایا جو عبرت حاصل کرنے والے کیلئے بڑی نعمت ہے اور غنیمت جاننے والے کیلئے بہت بڑی نعمت۔ اللہ کا درود و سلام ان پر ہو۔ ان کی اولاد انکے اصحاب ان کے ماننے والوں پر۔ سب پر ہو۔ میں اللہ کا اس بارے میں شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام کی راہنمائی فرمائی اور مجھ کو اسلام پر زندہ رکھا اور مجھے اپنے ان نیک علماء اور اپنے ان مکمل اولیاء کے انوار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی مجدد الف ثانی اور سید محی الدین عبد القادر جیلانی غوث الثقلین اور فاضل کامل سید معین الدین حسن سجزی کے جانشین ہیں۔ خدا ان کے اگلوں اور پچھلوں سب پر راضی ہو۔ مجھے اللہ کے فضل سے یہ امید ہے کہ وہ میری موت ان لوگوں کی محبت اور تابعداری کی حالت میں فرمائے گا اور جنت میں مجھے ان سے وابستہ رکھے گا اور یہ خدا کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

بہشتاد سال رسیدہ ویقین کہ عبارت از مرگ است بر سرِ آمدہ فرصتے نہ گذاشتہ کلمۂ چند بطریق وصیت برائے اولاد و احباب می نویسد کہ رعایتِ[1] بعضے ازاں برائے ذاتِ فقیر مفید و راست و برخے ازاں برائے دوستان و فرزنداں ضرور و مفید است اگر نوعِ اوّل را رعایت خواہند کہ در روحِ فقیر ازآنہا خوشنود خواہد شد و حق تعالیٰ جزائے خیر خواہد داد و گرنہ در عاقبت دامن گیر خواہم شد و اگر نوعِ ثانی را رعایت خواہند کرد ثمرۂ آں در دنیا و عقبیٰ نیک خواہند دید و گرنہ نتیجۂ بد خواہند دید۔

نوعِ اوّل آنست کہ در تجہیز و تکفین و غسل و دفن رعایتِ سنّت کنند و دو چادر رزاتی کہ حضرت ایشاں شہید[2] رضی اللہ عنہ عنایت فرمودہ بودند در آں تکفین نمایند و عمامہ خلافِ سنّت است ضرور نیست و نمازِ جنازہ بجماعت کثیر و امام صالح مثل حافظ محمد علی یا حکیم سکھو یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیرِ اُولیٰ سورۂ فاتحہ ہم خوانند و بعدِ مُردنِ من رسوم دنیوی مثل دہم و بستم و چہلم و ششماہی و برسینی[3] ہیچ نہ کنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ از سہ روز ماتم کردن جائز نداشتہ اند حرام ساختہ اند و از گریہ[4] و زاری زناں را منع بلیغ نمایند در حالتِ حیاتِ خود فقیر[5] ازیں چیزہا راضی نبود و بہ اختیارِ خود کردن ندادہ و از کلمہ و درود و ختمِ قرآن و استغفار و از مال حلال صدقہ بہ فقراء باخفاء

---

[1] رعایت۔ نگہداشت۔ برخے۔ کچھ حصہ۔ نوعِ اول۔ یعنی وہ باتیں جو وصیت نامہ کی (نوعِ اوّل) کے ماتحت ذکر کی گئی ہیں۔ عاقبت۔ آخرت۔ دو چادر رزاتی یعنی استر ابرے والی رزاتی [2] شہید۔ یعنی حضرت مرزا جانِ جاناں حبیب اللہ مظہر رحمۃ اللہ علیہ جو کہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ہیں۔ تکفین نمایند۔ کسی متبرک کپڑے میں کفن دینا سنّت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کے کفن میں ڈلوائی تھی۔ حافظ محمد علیؒ۔ راہ نجات مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ حکیم سکھو۔ یہ عرف ہے۔ اصل نام علام محی الدین ہے۔ سورۃ فاتحہ۔ حنفی فقہ کی رو سے اگر فاتحہ بطور ایک دعاء کے پڑھی جائے تو اجازت ہے [3] برسینی۔ سوم۔ چہلم۔ برسی وغیرہ سب بدعت ہیں یہ ہندوانہ رسمیں ہیں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں۔ ان بدعتوں سے بچنا از حد ضروری ہے [4] گریہ و زاری۔ جس رونے میں چیخ و پکار ہو اور واویلا ہو وہ ناجائز ہے۔ محض آنسوؤں سے رونا منع نہیں۔ منع بلیغ۔ سخت ممانعت [5] فقیر۔ یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ کلمہ۔ لا الٰہ الا اللہ۔ استغفار۔ ان سب عبادتوں کا ثواب مردے کی روح کو پہنچتا ہے۔ مالِ حلال۔ اللہ تعالیٰ پاک کمائی کے صدقے کو قبول کرتا ہے۔ اخفاء پوشیدگی۔ عام حالات میں صدقہ اس طور پر ہونا چاہیئے کہ داہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ البتہ اگر انسان میں ریاکاری کا جذبہ نہ ہو اور اس کے علی الاعلان دینے سے دوسروں کو صدقہ کرنے کی ترغیب ہو تو علی الاعلان دینے میں زیادہ ثواب ہوگا۔

امداد فرمایند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اَلْمَیِّتُ[1] فِی الْقَبْرِ کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ عَنْ اَبٍ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ وبعد مردنِ من در اداے دیونِ[2] من کوششِ بلیغ نمایند فقیر در حیات خود نصف موضع نگلہ و املاکِ قصبہ کہ در ملکِ خود داشت آں را ہشت سہام[3] قرار دادہ سہ سہام بہ والدۂ کلیم اللہ[4] و دو سہام بہ صفوۃ اللہ[5] و یک سہام بہ فلانہ و یک سہام بہ فرزندان فلانہ و یک بہ فرزند فلانہ فروختہ مبلغ ثمن[6] بخشیدہ ہر یک را مالک حصۂ[7] او ساختہ بود لیکن تادمِ زیست[8] خود محصول پنجم حصہ باولادِ ہر دو دختر میدادم و مابقی را سہ حصہ کردہ یک حصہ برائے خرچ خود میداشتم و یک حصہ بہ فلاں و یک حصہ بہ فلاں میدادم بعدِ مردنِ من ہم تاوقتیکہ دَینِ من ادا شود ہمیں قسم محصولات تقسیم کردہ حصۂ من بہ قرض خواہاں میدادہ باشند و از مبلغ عیدین[9] قرض خواہاں را دادہ مرا زود تر فارغ الذمہ سازند تفصیل قرضہا کہ در ذمۂ من است در بند چٹھ[10] اخراجاتِ روز مرّہ اکثر نوشتہ ام و چٹھیہائے مُہری من نزد قرض خواہان است در ادائی آں تہاون[11] نہ نمایند و صبیہ شریفہ[12] حضرت شیخ[13] رضی اللہ عنہ را ہر یک بہ مقدور خود خدمت کردن لازم و واجب دانند عَلَی الْمُوْسِعِ[14] قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ فقیر در سالِ تمام دہ من گندم و پنج شش روپیہ نقد بایشاں میدادم ازیں قصور نشود

---

[1] المیّت الخ مردہ قبر میں ڈوبنے والے غوطے کھانے والے کی طرح ہوتا ہے جو اس پکار کا منتظر ہوتا ہے جو اس کو باپ، بھائی یا دوست کی جانب سے پہنچے (یعنی ایصالِ ثواب کی صورت میں) [2] دیونؔ۔ قرضے۔ [3] سہامؔ۔ سہم کی جمع حصہ۔ [4] کلیم اللہ۔ قاضی صاحبؒ کے صاحب زادے ہیں۔ [5] صفوۃ اللہ۔ یہ احمد اللہ صاحب کے صاحبزادے ہیں جو قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے جو قاضی صاحب کی زندگی میں وفات پاگئے تھے۔ [6] مبلغؔ ثمن۔ قیمت کا روپیہ [7] مالک حصۂ او۔ قاضی صاحب نے جائیداد کی یہ تقسیم اپنی زندگی میں اس طور پر کی تھی کہ یہ لوگ اپنے اپنے حصہ کی قاضی صاحب کی وفات کے بعد اور قرض کی ادائیگی کے بعد مالک ہوں گے جیسا کہ اگلی سطور سے ظاہر ہوتا ہے۔ [8] تادمِ زیست۔ اس عبادت میں قاضی صاحب نے اس طریقۂ کار کا ذکر کیا ہے جو باوجود سابقہ تقسیم کے قاضی صاحب نے اپنی زندگی میں جائیداد کی آمدنی کا رکھا محصولاتِ آمدنی۔ [9] از مبلغ عیدینؔ چونکہ قاضی صاحب، قاضیٔ شہر تھے غالباً عید و بقر عید کے موقع پر کچھ نذرانہ پیش کیا جاتا ہوگا۔ [10] چٹھ اخراجات۔ روز مرّہ۔ یومیہ آمد و خرچ کا رجسٹر چٹھیہائے مہری۔ جو قاضی صاحب نے بطور دستاویز کے تحریر فرماتے ہوں گے۔ [11] تہاونؔ۔ سستی [12] صبیہ شریفہ۔ صاحبزادی [13] حضرت شیخ۔ یعنی شاہ محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو قاضی صاحب کے پیر ہیں ان کی وفات کے بعد قاضی صاحب نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت فرمائی تھی [14] علی الموسع۔ مالدار پر اس کے مقدور بھر اور تنگ دست پر اس کے مقدور بھر خرچ کرنا ضروری ہے۔ اللہ انسان کو اس کی گنجائش کے بقدر مکلف بناتا ہے۔ والدۂ دلیل اللہ۔ یہ قاضی صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

دوہ بیگہ زمین چاہ میدانی والہ والدۂ دلیل اللہ از طرفِ خود برائے مرزا[1] لالن وصیت کردہ بود بایشاں میرسد و من از طرفِ خود لبست بیگہ خام زمین چاہی مزروع از موضع نگلہ برائے ایشاں مقرر نمودہ بودم لیکن ایشاں برآں قبضہ نہ کردہ اند یک من گندم و یک روپیہ نقد در ماہہ بایشاں می دہم دریں ہم قصور نہ شود موضع نگلہ میراث جدِ پدری و جدِ مادری من نیست محض تصدقِ حضرت مرزا صاحب شہید است رضی اللہ عنہ درادائے خدمت ایشاں تقصیر نہ نمایند نوعِ دیگر کہ برائے پسماندگان مفید است آن است کہ دنیا را چنداں معتبر ندارند کہ اکثر کساں در طفلی و اکثر در جوانی می میرند و بعضے بہ پیری می رسند تمام عمرِ شاں ہم در اندک فرصت مثل بادِ صبا[2] می رود و نمیدانند کہ کجا رفت و معاملۂ آخرت کہ انقطاع پذیر نیست بر سرمی ماند حق تعالیٰ می فرماید اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ اِلیٰ قولہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ ابلہے[3] باشد کہ بایں لذتِ قلیل کہ آں ہم بے رنج کشی میسر نمی شود لذات قوی دائمی را بر باد دہد و بہ آلامِ ابدی گرفتار شود نعوذ باللہ منہا پس جائے کہ مصلحتِ دینی و مصلحتِ دنیوی باہم متعارض شود مصلحتِ دینی را مقدم باید داشت کسے کہ مصلحتِ دینی را مقدم می دارد دنیا ہم موافقِ تقدیر بوے میرسد رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مرزا لالن۔ یہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کے پوتے ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد ان کو اور ان کی والدہ کو اپنے ساتھ پانی پت لے گئے تھے اور انکی دیکھ بھال رکھتے تھے۔ چاہی وہ زمین کہلاتی ہے جس کو کنویں کے پانی سے سیراب کیا جاتے۔ جدِ پدری دادا۔ جدِ مادری۔ نانا۔ محض تصدق معلوم ہوتا ہے کہ یہ جائیداد قاضی صاحب نے خود خرید فرمائی تھی۔ تقصیر۔ کوتاہی۔ دنیا را چنداں معتبر ندارند۔ یعنی ہر وقت آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں [2] بادِ صبا۔ پُروا ہوا۔ انقطاع پذیر نیست۔ یعنی دنیا کی طرح ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بر سرمی ماند۔ یعنی انسان کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ۔ ہر نفس جان جائے گا کہ اس نے کیا آگے روانہ کیا اور کیا پیچھے چھوڑا۔ [3] ابلہی۔ بیوقوفی۔ لذتِ قلیل۔ یعنی دنیا کے مزے۔ دائمی۔ جنت کے لطف۔ آلام۔ تکلیفیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ ہم اس سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ متعارض۔ بالمقابل۔ موافق۔ تقدیر۔ یعنی جس قدر اللہ نے اس کے مقدر میں لکھی ہے۔

مَنْ[1] جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَى اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ یعنی ہر کہ مقاصدِ خود در یک
مقصود منحصر سازد و مقصودِ آخرت منظور دارد کفایت کند اللہ تعالیٰ مقصود دنیا تے اورا و کسے کہ مصلحتِ
دنیا را مقدّم دارد گاہ باشد کہ دنیا ہم اورا دست ندہد چنانچہ بیشتر دریں زمانہ ہمچنیں است پس خَسِرَ[2]
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ شود و اگر دنیا دست دہد در اندک فرصت زوال پذیرد باز خسرانِ ابدی لاحق شود
فقیر بچشمِ خود ہزار ہا مردم را دیدہ کہ بدولت رسیدند باز از آنہا اثرے نماندہ فقیر و برادرِ فقیر و پدرِ
فقیر و جدِّ فقیر بخدمتِ قضا مبتلا شدند ہر چند آنچہ می باید حقِ ایں خدمت از ما ادا نہ شدہ خصوصاً
ازیں فقیرِ پُر تقصیر کہ بیشتر عمر در زمانۂ فاسد تر یافتہ ازیں جہت نادم و مستغفرم اما بحول اللہ
وقوتہٖ طمع ازیں خدمت نہ کردہ ام و از اکثر ابناے روزگار نوعی بخوبی کردم اَلْحَمْدُ[4] لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ
ازیں جہت از فضلِ الٰہی امید مغفرت دارم مقصودِ اصلی در نیّتِ فقیر ہمین است اما ببرکتِ ہمیں
عمل جملہ مسلمانان بلکہ ہنود ہم ہر کسے کہ ملاقات کردہ معزّز داشتہ و غنیمت شمردہ وگرنہ علماء بہتر از
من موجود اند کسے نمی پرسد و از باطن کسے دیگراں را چہ خبر است ایں دلیل است بر آنکہ اگر مصلحت دینی
را بر دنیا مقدّم داشتہ شود دنیا ہم از وے روگرداں نمی شود مصرعہ می دہد یزداں مرادِ متقی۔ پس از

---

[1] مَنْ جَعَلَ الخ جس شخص نے تمام فکروں کی بجائے صرف آخرت کی فکر کی اللہ اس کے دنیوی فکروں کے لیے خود کافی ہو جاتے ہیں۔ مقدم دارد یعنی دنیا کی مصلحتیں سوچتا ہے آخرت کی خوبیوں کی طرف اس کا کوئی دھیان نہیں ہے۔ دست ندہد۔ یعنی دنیا بھی اس کے قابو میں نہیں آتی [2] خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ دنیا میں بھی ٹوٹے میں رہا اور آخرت میں بھی۔ دست دہد۔ یعنی دنیا حاصل ہو جاتی ہے۔ خسرانِ ابدی ہمیشہ کا نقصان۔ فقیر۔ یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ [3] بخدمت قضا۔ قاضی صاحبؒ کا خاندان کئی نسلوں تک شاہی قاضی رہا ہے۔ زمانۂ فاسد۔ قاضی صاحب کے وقت ہندوستان میں مسلمانوں کے اختلاط کا دور تھا۔ طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ امراء اور روساء عموماً فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ باطل عقیدے زور پکڑ رہے تھے۔ مستغفرم۔ اللہ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ طمع الخ۔

[4] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ اس پر خدا کی تعریف ہے۔ ہمیں عمل۔ یعنی دیانتداری کے ساتھ عہدۂ قضا کی انجام دہی۔ می دہد۔ خدا تعالیٰ پرہیزگار کی مراد خود پوری فرما دیتا ہے۔

فرزندانِ من کسے کہ خدمتِ قضا اختیار کند طمع وخاطرداری ناحق را دخل[1] ندہد و بروایتِ معتبر مفتیٰ بہٖ عمل نماید واز جملہ تقدیم مصلحت دینی بر مصلحت دنیوی آن است کہ در مناکحت دینداری را منظور دارد چوں دریں زمانہ دریں شہر مذہبِ روافض بسیار شیوع یافتہ است وشرفا بیشتر بر علوِ نسب یا رفاہِ معیشت نظر می دارند اوّل رعایتِ دین باید کرد دختر بکسے رافضی یا متہم[2] بر فض اگرچہ صاحبِ دولت وعالی نسب باشد نباید داد روزِ قیامت سوائے دین وتقوی ہیچ بکار نخواہد آمد ونسب را نخواہند پرسید کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست و دولت اعتبار نہ دارد کہ مشتق از تداول است اَلْمَالُ غَادٍ وَّ رَائِحٌ دیگر باید دانست کہ اکمل الاکملین از نوعِ بشر بلکہ از ملائکہ ہم سید المرسلین محمد مصطفےٰ است صلی اللہ علیہ وسلم ہر کس ہر قدر باآں سرور مشابہت بہم رساند در باطن[3] وظاہر وصفاتِ جبلی وکسبی وعلم واعتقاد وعمل در عادات وعبادات آں کس را ہماں قدر کامل باید دانست وہر کہ در مشابہت در چیزے ازآں قاصر است ہماں قدر وے را ناقص باید دانست ولہذا بجہتِ کمالِ اتباعِ سنتِ سنیہ[4] کہ اولیائے نقشبندیہ اختیار کردہ اند گوئے مسابقت بردہ اند وہمیں کمالِ مشابہت بجہتِ کمالِ متابعت دلیل است بر افضلیتِ شاں واگر ہمت ما قاصر ہمتاں از کمالِ متابعتِ آنجناب کوتاہی کند و بر ادائے واجبات وترکِ محرمات ومکروہات ومشتبہات در عبادات وعادات ومعاملات خصوصاً در معاملات قناعت کند آں ہم بسیار غنیمت

---

[1] دخل ندہد۔ یعنی اپنے فرض کی انجام دہی میں کسی کی پرواہ نہ کرے۔ مفتیٰ بہٖ۔ فقہ کا وہ قول جس پر علماء نے فتوای دیا ہو۔ مناکحت۔ شادی بیاہ دریں شہر یعنی پانی پت۔ روافض۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا ہے۔ علوِ نسب۔ نسبی بڑائی۔ رفاہِ معیشت گزر بسر کا آرام [2] متہم۔ جس پر تہمت ہو کہ دریں یعنی آخرت میں یہ کام نہ دے گا کہ تم فلاں کے بیٹے ہو اور فلاں کے پوتے تھے بلکہ دینداری کام آئے گی۔ تداول۔ ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں بدلنا۔ المال غاد ورائح دنیاوی دولت صبح وشام آنے جانے والی چیز ہے یعنی زوال پذیر ہے۔

[3] در باطن۔ یعنی اخلاق وعادات۔ جبلی۔ پیدائشی۔ کسبی۔ حاصل کردہ۔ کامل باید دانست۔ غرضیکہ کمال انسانی کا معیار آنحضور کی سیرت وصورت ہے۔

[4] سنیہ۔ روشن۔ بسیار غنیمت است۔ اگر انسان حرام وحلال میں امتیاز رکھے۔ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے اور معاملات درست رکھے تو یہ بھی نجات کے لیے کافی ہے۔

است گو کثرتِ نوافل واتیان مستحبات وکمالِ اشتغال سنن در عبادات وعادات ازو میسّر نہ شود رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ اَلْحَدِيْثُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ حق تعالیٰ می فرماید اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ نیستند دوستان خدا مگر متقیان تقویٰ عبارت از ادائے واجبات وترکِ محرمات ومشتبہات است نہ از کثرتِ نوافل واتیان مستحبات اَقبح محرمات رذائل نفس است از نفاق وعجب وکبر وحقد وحسد وریا وسمعہ وطول امل وحرص بر دنیا ومانندِ آں وبعد ازاں محرمات کہ بہ افعالِ جوارح تعلق دارد ودر کتب فقہ مبین اند واگر ہمت ازیں مرتبہ ہم کوتاہی کند واز شومئ نفس وشرِ شیطان مرتکب محرمات شود پس در آنچہ اتلافِ حقوق العباد باشد ازاں اجتناب باید کرد کہ حق تعالیٰ کریم است وپیرانِ عظام شفیع اند آنجا اُمیدِ عفو است وحقوق العباد در بخشش نمی آید آیات واحادیث دریں باب بسیار اند ایں رقیمہ متحمّلِ آں نہ تواند شد۔

حدیث۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

وحدیث۔ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

لہ مَنِ اتَّقٰی الخ۔ جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچتا ہے وہ اپنا دین اور آبرو سالم بچا لیتا ہے اور جو مشتبہ چیزوں کے کرنے کا عادی بنتا ہے (انجام کار) حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗ اللہ کے ولی پرہیزگار ہی ہیں۔ اتیان۔ ادا کرنا۔ رذائل۔ برائیاں۔ حقد کینہ۔ سمعہ۔ شہرہ طلب۔ امل۔ تمنا کی درازی سلہ افعال جوارح۔ وہ کام جو انسانی اعضاء سے سرزد ہوں۔ سلہ شومی۔ بدبختی۔ اتلاف برباد کرنا۔ اجتناب۔ بچنا۔ کریم۔ سخی سلہ شفیع۔ سفارش کرنے والا۔ در بخشش نمی آید۔ بندوں کے حق کو خدا معاف نہ فرماتے گا۔ شہ ایں رقیمہ۔ یعنی یہ وصیت نامہ۔ اَلْمُسْلِمُ الخ۔ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں۔ یعنی جو کسی مسلمان کو ہاتھ سے تکلیف پہنچاتے نہ زبان سے۔ اَنْ تُحِبَّ الخ۔ لوگوں کے لیے وہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کرے جس کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔

دریں جا کافی است۔ **شعر**

مباش در پئے آزار وہرچہ خواہی کن ۔۔۔ کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی غیر ازیں مثل ایں گناہے نیست۔ دیگر از نصائح کہ برائے دین ودنیا مفید است آن است کہ از اتباع خود زن وفرزند ونوکر وغلام وکنیزک ورعیت باہر یک چناں معاشرت باید کرد کہ آنہا راضی باشند ودوست دارند واز کثرتِ اخلاق وغمخواری وعدمِ تکلیف مالایطاق ورعایتہا بجاں گرویدہ باشند مگر آنکہ بعضے ازانہا از حسدِ یک دیگر اگر ناخوش باشد آں معتبر نیست ومتبوعانِ خود را از ادب وفرماں برداری وخدمت گزاری راضی دارند مگر در آنچہ بہ معصیت امر کنند رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ وبا اقرانِ خود از اقربا وبرادران ودوستان وہم صحبتاں وہمسائگاں باخلاصِ محبت وغم خواری وتواضع باشند دنیا جائے سہل است برائے معاملات دنیوی باہم تقاطع نہ کنند۔ ہیچ خانہ بر باد نشدہ مگر وقتیکہ باہم منازعات ومخاصمت کردند واز کسانیکہ اندیشہ دشمنی باشد آنہا را باحسان ونکوئی شرمندہ وسرنگوں باید کرد۔ **بیت**

آسائشِ دوگیتی تفسیر ایں دوحرفست ۔۔۔ بادوستاں تلطف بادشمناں مدارا!

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝

۱؎ مباش الخ۔ یعنی کسی کے درپے آزار نہ ہو اور جو چاہے کر۔ ہماری شریعت میں سب سے بڑا گناہ یہی ہے۔ اتباع۔ وہ لوگ جو کسی کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں۔ معاشرت۔ برتاؤ۔ عدم تکلیف مالایطاق۔ یعنی ایسے کام پر مجبور نہ کرے جو ان کے بس میں نہ ہو ۲؎ از حسد یعنی ان کی ناخوشی ناحق ہو۔ متبوعان۔ یعنی وہ بڑے جن کی تابعداری ضروری ہے۔ معصیت گناہ ۳؎ لا طاعة۔ یعنی اللہ کی نافرمانی کی بات میں کسی کا کہا ماننا ضروری نہیں ہے۔ ہمسائگاں۔ پڑوسی۔ سہل است۔ یعنی چار دن کی زندگی اچھی بری گزاری جا سکتی ہے۔ تقاطع قطع تعلق۔ مخاصمت۔ باہمی لڑائی جھگڑا ۴؎ دوگیتی۔ دنیا وآخرت۔ تلطف۔ مہربانی۔ مدارا۔ خاطر تواضع ادفع الخ بھلے طریقے سے مدافعت کرو۔ تو وہ جس میں اور تم میں دشمنی ہے گہرا دوست بن جائے گا۔ وما یلقھا۔ یہ بات انہی کو نصیب آتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں۔ اور بڑے نصیبے والے ہیں۔ واما الخ۔ اگر شیطان تمہیں بھڑکاتے تو اللہ سے پناہ چاہو وہ سمیع وعلیم ہے۔

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. یعنی دفع بدی کُن بہ خصلتے کہ نیکو تراست یعنی بدی دشمناں بہ نیکوئی کردن بآنہا از خود دفع کن پس ناگاہ شخصیکہ در میان تو و او دشمنی است دوست و مُحب خواہد شد و نمی کنند ایں چنیں مگر کسانیکہ صبر می کنند و مگر کسانیکہ صاحبِ نصیب بزرگ اند و اگر وسوسۂ شیطان ترا دریں کار مانع شود اعوذ بخواں و پناہ جوئے بہ خدا بدرستیکہ خدا سمیع و علیم است ایں[1] حکم درحقِ کسے است کہ بادے برائے دنیا دشمنی و ناخوشی باشد امّا باکسے کہ خالصاً للہ باوے دشمنی باشد مثلِ ر[2]وافض و خوارج و مانندِ آں از آنہا موافقت نکنند تاکہ از عقائد فاسدہ توبہ نہ کنند اگرچہ پدر یا پسر باشد قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[3] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ اِلٰی قَوْلِهٖ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ۔

درخاندانِ فقیر ہمیشہ علماء شدہ آمدہ اند کہ در ہر عصر[4] ممتاز بودند و از فرزندانِ فقیر احمد اللہ ایں دولت رسانیدہ بود خدا لیش بیامرزد رحلت کرد دلیل اللہ و صفوۃ اللہ را ہر چند خواستم در تحصیلِ ایں دولت تن نہ دادند حسرت است و ایں قدر عبارت فتاوی کہ فہمید ند اعتبار[5] ندارد باید کہ خود ہم دریں امر اگر توانند کوشش کنند و فرزندانِ خود را سعی کنند کہ ایں دولتِ لازوال کسب نمایند کہ در دنیا و ہم در

---

[1] ایں حکم۔ یعنی برائی کا بھلائی سے بدلہ۔ برائے دنیا۔ یعنی کسی دنیوی معاملے میں۔

[2] روافض۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو عام صحابہؓ سے دشمنی رکھتا ہے۔ خوارج۔ وہ فرقہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو کافر کہتا ہے۔

[3] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ۔ اے مومنو! اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ لَنْ تَنْفَعَكُمْ الخ۔ تمہاری رشتہ داریاں اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ تم میں اور اُن میں جدائی کر دے گا۔

[4] عصر۔ زمانہ۔ احمد اللہ۔ قاضی صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے جو بہت بڑے عالم تھے۔ ان کا قاضی صاحب کی حیات میں انتقال ہوگیا تھا۔ صفوۃ اللہ۔ اُن کے بیٹے ہیں۔ دلیل اللہ۔ قاضی صاحب کے چھوٹے بیٹے تھے۔

[5] اعتبار ندارد۔ یعنی ان دونوں کا علم بھروسہ کا نہیں ہے۔ دولتِ لازوال۔ یعنی علم دین کی مہارت۔

عقبیٰ[1] مثمر برکات است علم عبارت است از دانستن حسن و قبح عقائد و اخلاق و احوال و اعمال که علمِ عقائد و علمِ اخلاق و علمِ فقہ متکفل آنست و ایں علم بدون دریافتنِ ادلہ از قرآن و حدیث و تفسیر و شرح احادیث و اصولِ فقہ و دریافتنِ اقوالِ صحابہؓ و تابعینؒ خصوصاً ائمہ اربعہ رحمہم اللہ و لغت و صرف و نحو صورت نمی بندد و در اکثر فتاویٰ بعضے روایات بے اصل نوشتہ اند دریافتِ حالِ صحیح و سقیم مسائل بدون ایں ہمہ علوم نمی شود دریں علوم سعی باید کرد و خواندنِ حکمتِ فلاسفہ لاشے محض است کمال در آں مثلِ کمال مطرباں[2] است در علمِ موسیقی کہ موسیقی ہم فنے است از فنونِ حکمتِ ریاضی مگر منطق کہ خادمِ ہمہ علوم است خواندن آں البتہ مفید است۔

تکملہ رسالہ مالا بد منہ دربیان احکامِ اضحیہ[3] و وجوبِ آں

باید دانست کہ قربانی واجب است بر ہر مسلمان آزاد مرد باشد یا زن مقیم بہ مصر باشد یا بادیہ یا قریہ بشرطیکہ مالکِ نصاب باشد بروزِ عید قرباں موجب آں وقت است و رکنِ آں ذبحِ جانورے کہ چہار پایہ باشد و حکمِ آں خروج از عہدۂ واجب است در دنیا و حصولِ ثواب است در عقبیٰ[4] فرمود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شخصے را کہ حاصل شود توانائی و ندادقربانی پس

---

[1] عقبیٰ آخرت۔ مثمر پھل دینے والا۔ علم۔ یعنی علمِ دین۔ متکفل۔ ذمہ دار۔ ادلہ۔ دلیلیں۔ ائمہ اربعہ۔ فقہاء مجتہدین کے اقوال قرآن و حدیث سمجھنے کا ذریعہ ہیں۔ صحیح۔ یعنی فقہ کی درست روایتیں۔ سقیم۔ فقہ کے بے اصل مسئلے۔

[2] مطرباں۔ گویے۔ منطق۔ یہ فن مذہبی علوم کے لیے بھی مفید ہے۔

[3] اضحیہ۔ قربانی کا جانور۔ مقیم۔ جو مسافر نہ ہو۔ مصر۔ شہر۔ بادیہ۔ جنگل۔ قریہ۔ گاؤں۔ نصاب۔ یعنی چون تولے دو ماشے چاندی۔ یا اس کی قیمت کی کوئی چیز یا سات تولے آٹھ ماشے چار رتی سونا۔ یا اس کی قیمت کی کوئی چیز۔ خواہ نامی نہ ہو۔ موجب۔ سبب۔ عہدہ۔ ذمہ داری۔

[4] عقبیٰ۔ آخرت۔ توانائی یعنی وہ شرطیں جو قربانی واجب کر دیتی ہیں۔

نزدیک نہ شود مصلّاتے[1] مارا۔

مسئلہ۔ واجب نیست قربانی بر غلام و کنیز و کافر و کافرہ و مسافر و بر حاجی مسافر سوائے اہل مکّہ و بقولے بر مُحرم اضحیہ نیست اگرچہ از اہل مکّہ باشد۔

مسئلہ۔ قربانی واجب است از ذاتِ خود نہ اطفالِ صغار بروایتِ امام محمدؒ از امام ابی حنیفہؒ و بروایتِ حسنؒ واجب است مثلِ صدقۂ فطر۔

مسئلہ۔ اگر صغیر مالدار باشد قربانی کند پدر او از مالِ او و بعدم[2] او جدّ او و یا وصی او و علیہ الفتوٰی و نزدِ شافعیؒ و زفرؒ جائز نیست از مالِ او بلکہ پدر از مالِ خود نماید۔ در کافی و مواہب الرحمٰن فتوٰی بریں قول است۔

مسئلہ۔ یک گوسفند برائے یک نفر و یک گاؤ و یک شتر برائے ہفت نفر و کمتر ازاں کافی است و برائے زیادہ[3] ازاں جائز نہ۔

مسئلہ۔ جائز نیست قربانی مگر از چہار چیز گوسفند و بُز و گاؤ و شتر۔ اما گاؤمیش از جنسِ گاؤ است و جانورے کہ از وحشی و اہلی پیدا شود تابع مادرِ خود است و شرط است کہ گاؤ و جاموش کم از دو سال نباشد و شتر کم از پنج سال نباشد و گوسفند و بز و آنکہ از وحشی و اہلی متولد بود اولیٰ این است کہ از یک سال کم نباشد و جائز است ششماہہ دنبہ کہ شروع بماہ ہفتم

---

[1] مصلّاتے مارا۔ یعنی وہ مسلمانوں کی جماعت میں شمار نہ ہوگا۔ اہلِ مکّہ۔ چونکہ ان کو حج کرنے میں شرعی سفر کی ضرورت نہیں ہے۔ محرم۔ جو حج کا احرام باندھے خواہ مکّہ کا باشندہ ہو یا دوسری جگہ کا۔ اطفالِ صغار۔ نابالغ بچے۔ مثل صدقۂ فطر۔ لہٰذا نابالغ بچوں کی جانب سے بھی ضروری ہے۔

[2] بعدم او۔ یعنی اگر باپ زندہ نہ ہو۔ وصی۔ بچہ کا سرپرست۔ از مالِ خود۔ جس طرح صدقۃ الفطر ادا کیا جاتا ہے۔

[3] زیادہ ازاں جائز نہ۔ یعنی جس جانور میں سات حصے ہو سکتے ہوں اور ان میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان سات حصوں میں سات آدمیوں سے کم شریک ہوں۔ گاؤمیش۔ بھینس۔ وحشی۔ جیسے نیل گائے ہرن وغیرہ۔ اہلی۔ پالتو۔ تابع مادر۔ اگر مادہ پالتو ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ ششماہہ۔ یعنی جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو کر ساتواں مہینہ لگ گیا ہو۔

کردہ باشد و نزدِ زعفرانی ہفت ماہ باشد و باین ہمہ شرط است کہ درقد و قامت چناں باشد کہ اگر بایک سالہ مختلط شود تمیز ممکن نباشد۔

مسئلہ۔ جائز نیست قربانی کورچشم و یک چشم و لنگ کہ تا مذبح نمی تواں رفت و گوش بریدہ و دُم بریدہ و بے دُم و بے گوش و مجنونہ کہ کاہ نخورد و خارشتی و خنثیٰ و لاغر محض و اکثر گوش یا دُم بریدہ و اکثر نورِ چشم زائل شدہ و آنکہ دندان ندارد و ازیں سبب کاہ نمی تواں خورد و آنکہ سرِ پستانش مقطوع یا خشک شدہ یا بخیالِ قوت باستعمالِ ادویہ شیر او منقطع کردہ باشند و آنکہ سوائے ناپاکی چیزے دیگر نخورد۔

مسئلہ۔ قربانی خصّی و شاخ شکستہ و آنکہ بغیر شاخ است و مجنونہ کہ کاہ می خورد و خارشتی فربہ و آنکہ دندان ندارد بعضے مگر کاہ می تواند خورد و آنکہ اکثر دندانش باقی است و آنکہ اکثر گوش یا دُم او باقی و آنکہ حافر ندارد لا رفتن می تواند آنکہ خلقی گوش خرد دارد جائز است۔

تنبیہ۔ در تقدیر اکثر از امام اعظمؒ روایات مختلف است در روایتِ جامع صغیر تا ثلث اقل است و زیادہ ازاں اکثر و در بعضِ کتب تا ربع و نزد صاحبینؒ اگر زیادہ از نصف باقی باشد اکثر است و ہمین است مختارِ فقیہ ابو اللیث۔

مسئلہ۔ اگر خرید کند غنی گوسفندے را صحیح و بعدش عیب پیدا کند پس واجب است دیگر و فقیر را جائز است اوّل۔

---

[1] در قد و قامت۔ یعنی دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو۔ مختلط شود۔ مل جاتے۔ کور چشم۔ اندھا۔ یک چشم۔ کانا۔ لنگ۔ لنگڑا۔ مذبح۔ ذبح کرنے کی جگہ۔ کاہ نخورد۔ یعنی جانور ایسا پاگل ہو گیا ہو کہ اس نے گھاس کھانا چھوڑ دی ہو۔ خنثیٰ۔ جو پیدائشی نہ نر ہو نہ مادہ۔ لاغر محض۔ بہت کمزور۔ نورِ چشم۔ بینائی۔

[2] بخیالِ قوت۔ جانور دُودھ دینے سے کمزور ہو جاتا ہے۔ نخورد۔ بعض جانور محض نجاست کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اُن کا گوشت بھی بدبودار ہو جاتا ہے [3] شاخ شکستہ۔ بعض فقہاء اس جانور کی قربانی کو بھی منع کرتے ہیں جس کے سینگ کا اکثر حصہ ٹوٹ گیا ہو البتہ اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں تو سب کے نزدیک جائز ہے۔ خلقی۔ پیدائشی۔ حافر۔ کھر۔ اکثر۔ یعنی مثلاً یہ مسئلہ گزرا کہ کان کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو تو قربانی ناجائز ہے تو اس میں اکثر سے کیا مراد ہے [4] اقل است۔ یعنی مثلاً اگر ایک تہائی کان سے زیادہ کٹا ہوا ہے تو سمجھا جائے گا کہ اکثر حصہ کٹا ہوا ہے۔ تا ربع یعنی ایک چوتھائی سے زیادہ کٹا ہوا ہے تو سمجھا جائے گا کہ اکثر حصہ کٹا ہوا ہے۔ اوّل یعنی وہی عیب دار۔ مالدار کے ذمہ میں صحیح قربانی واجب ہے اور فقیر پر اسی جانور کی وجہ سے وجوب ہوا ہے لہٰذا وہ جیسا کچھ ہے اس سے ادائیگی ہو جائے گی۔

مسئلہ ۔ اگر حصۂ احدے کم[1] از حصۂ سبع باشد از ہیچ کس قربانی جائز نیست ۔
مسئلہ ۔ اگر دو کس یک گاؤ بالمناصفہ[2] خریدہ قربانی کنند جائز است بروایت صحیح و تقسیم نمایند گوشت را بہ وزن نہ بہ تخمین[3] مگر آنکہ با گوشت چیزے از کلہ و پاچہ و پوست[4] باشد ۔
مسئلہ ۔ اگر گاوے را برائے قربانی مردم دو سہ خانہ کہ علیحدہ[5] اند و از ہفت زیادہ نہ باشند خریدہ ذبح سازند جائز است و نزد امام مالک[6] از اہل یک خانہ جائز است گو زیادہ از ہفت باشند و از اہل دو خانہ جائز نیست اگرچہ کمتر ازاں باشند ۔
مسئلہ ۔ اگر خریدند دو کس شترے را و یکے ازاں صرف طالب گوشت است پس آں قربانی جائز نیست
مسئلہ ۔ اگر زید مثلاً خرید کرد گاوے را بنابر اضحیہ و بعدش شش کس دیگر شریک ساخت مکروہ است ۔
مسئلہ ۔ اگر از جملہ شرکاء یک کس نصرانی باشد پس از جملہ قربانی جائز نباشد ۔
مسئلہ ۔ اگر اضحیۂ غنی ہیر دو واجب است دیگر و بر فقیر[7] نہ و اگر گم شود یا بدزدی رود پس از خرید دیگر یافتہ شود در ایام اضحیہ پس غنی مختار است ہر یکے را کہ خواہد ذبح سازد و فقیر ہر دو را ذبح نماید ۔
مسئلہ ۔ اگر اضحیہ وقت ذبح عیب دار شدہ گریخت و بفور گرفتار شد پس قربانی آں جائز است نزد ابی حنیفہؒ و نزد امام محمدؒ اگر بہ درنگ ہم گرفتار گردد جائز[8] است و اگر غلطانیدہ شد گوسفندے بنابر

---

[1] کم از حصۂ سبع ۔ چونکہ اس صورت میں اس کا مقصود قربانی کرنا نہیں رہا ۔ [2] بالمناصفہ ۔ یعنی آدھے آدھے کی شرکت سے [3] تخمین ۔ اندازہ ۔ [4] پوست باشد ۔ اگر محض گوشت ہے تو کم و بیش کے تبادلہ میں ربٰو کا اندیشہ ہے ۔ کسی ایک جانب سری پاتے لگ جانے سے یہ شبہ مٹ جاتا ہے ۔ [5] علیحدہ یعنی جو سات آدمی ایک گائے میں شریک ہو رہے ہیں یہ ضروری نہیں کہ وہ ایک گھر کے ہوں [6] مالکؒ ۔ امام مالکؒ کے نزدیک ایک گھر کے باشندے شریک ہو سکتے ہیں ۔ خواہ وہ سات سے زیادہ ہوں ۔ جائز نیست ۔ اگر ایک شریک بھی گوشت خوری کی نیت سے شریک ہوگا خواہ وہ چند حصوں کا شریک ہو قربانی ناجائز ہو جائے گی ۔ مکروہ است ۔ اس لیے کہ خریدتے وقت صرف اسکی اپنی قربانی کی نیت تھی ۔ [7] بر فقیر نہ ۔ چونکہ محض اس جانور کی وجہ سے اس پر وجوب تھا ۔ جب وہ جانور نہ رہا وجوب ختم ہو گیا ۔ فقیر ہر دو را ۔ چونکہ فقیر کے جانور پر وجوب ہو جاتا ہے تو دونوں جانوروں کو قربان کرنا ضروری ہو گیا ۔ بفور جو عیب ذبح کے دوران پیدا ہوگا ۔ اس کا اعتبار نہ ہوگا ۔ اب اگر وہ جانور فوراً پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو سمجھا جائے گا کہ عیب ذبح کے درمیان پیدا ہوا ہے ورنہ نہیں ۔
[8] جائز است چونکہ ذبح کے دوران میں عیب پیدا ہوا ہے ۔

ذبح واضطراب کرد تا اینکہ پایش بشکست پس قربانی آں جائز است ۔

مسئلہ۔ اگر شرکاء خرید کردند ہفت کس گاوے از آنجملہ چہار کس بہ نیتِ قربانی و سہ کس بقصد تطوع[1] پس جائز است اتفاقاً

مسئلہ۔ اوّل وقتِ ذبح برائے شہریاں بعد نمازِ عید است و برائے اہل قریہ طلوعِ فجر یوم عید و وقتِ آخر قبل غروبِ آفتابِ روزِ سوم است و نزدِ شافعیؒ تا سیزدہم نیز جائز است پس اہل شہر را لاریب قبل نماز امام قربانی جائز نہ واہلِ قریہ را جائز ۔

مسئلہ۔ اگر خرید نمودند ہفت کس گاوے را بنا بر قربانی و بمرد یکے از انہا قبل قربانی و وارثانِ میّت اجازت دادند جائز است[2] و اِلّا لا و نزدِ ابی یوسفؒ بروایتے جائز نہ و اگر از طرفِ خود ہا وارثِ میّت و اُمِّ ولدِ آں ذبح سازند جائز است ۔

تنبیہ۔ برائے فقر و غنا و ولادت و موت آخرِ وقت معتبر است پس اگر شخصے اوّل وقت فقیر بود و آخرِ وقت غنی شد بر و اضحیہ واجب است و اگر آخر وقت فقیر شد و اوّل وقت غنی بود و بہ سببے ادا نہ نمود واجب نیست و اگر پیدا شد آخرِ وقت واجب است و چوں بمیرد واجب نہ ۔

مسئلہ۔ اگر کسے ذبح کرد اضحیہ و بعد ازاں ظاہر شد کہ امام نمازِ عید بلا طہارت خواندہ است اعادۂ نماز لازم است نہ قربانی[3] ۔

مسئلہ۔ اگر قبلِ خطبہ و بعدِ نماز ذبح کنند جائز است اِلّا آنکہ ترکِ افضل[4] لازم آید ۔

---

[1] تطوّع۔ یعنی نفلی قربانی۔ غرضیکہ گوشت خوری مقصد نہ ہو۔ نمازِ عید۔ خواہ عید گاہ کی نماز ہو یا محلّہ کی کسی مسجد کی۔ طلوعِ فجر۔ خواہ اس وقت تک شہر میں عید کی نماز نہ ہوئی ہو۔ روزِ سوم۔ یعنی بارہویں ذوالحجہ۔ لاریب۔ بیشک۔ و اِلّا لا۔ اس لیے کہ اب یہ جانور وارثوں کی ملک ہے۔

[2] جائز است۔ اس لیے کہ ورثاء نفلی قربانی کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ آخری وقت۔ یعنی بارہویں تاریخ کے غروبِ شمس سے پہلے کا وقت۔

[3] نہ قربانی۔ اس لیے کہ قربانی کرنے والے نے بہرحال نماز کے بعد قربانی کی ہے۔

[4] ترکِ افضل۔ بہتر یہ تھا کہ خطبہ سُنتا پھر قربانی کرتا۔

مسئلہ ۔ اگر روزِ عید بوجہے[1] نمازِ عید خواندہ نہ شود پس شہریاں را بروزِ دوم و سوم قبل از نماز ہم ذبح ہم قربانی جائز است ۔

مسئلہ ۔ اگر امام در روزِ عید تاخیر نماید پس سزاوار است کہ تا وقتِ زوال در ذبح ہم تاخیر نمایند۔

مسئلہ ۔ اگر در شہرے بسببِ فتنہ و نبودنِ والی نمازِ عید نہ شود پس جائز است اضحیہ بعدِ طلوعِ فجر و علیہ الفتوٰی۔

مسئلہ ۔ اگر نمازِ عید در عیدگاہ نہ شدہ باشد و اہلِ مسجد فراغت کردہ باشند یا بالعکس قربانی روا بود قربانی کنندہ در نماز شریک شدہ یا نہ ۔

مسئلہ ۔ اگر گواہی داداشود پیشِ امام بہ ہلالِ عید و مطابق آں نماز خواندہ شود و مرداں قربانی نمایند بعد ازاں ظاہر شود کہ یومِ عرفہ بود[2] پس اعادۂ نماز و اضحیہ لازم نیست ۔

تنبیہ ۔ معتبر در قربانی مکانِ[3] اوست نہ مکانِ مضحی پس اگر قربانی در دیہہ باشد و قربانی کنندہ در مصر ذبح آں وقتِ صبح جائز است و بعکسِ آں جائز نہ ۔

مسئلہ ۔ اگر شہری خواہد کہ پیش از نمازِ صبح ذبح سازد پس حیلہ آن است کہ گوسفند قربانی را بیرونِ[4] شہر فرستد تا بعدِ طلوعِ فجر ذبح کردہ شود و ایں صحیح است ۔

مسئلہ ۔ و افضل است دنبہ از میش و مادۂ بز از نر بز اگرچہ در قیمت و گوشت برابر باشند و گوسفند از حصۂ سبعِ گاؤ در صورتے کہ مساوی باشد در قیمت بالاتفاق و نزدِ بعضے مادۂ شتر و

---

[1] بوجہے ۔ مثلاً بارش ۔ سزاوار ۔ مناسب ۔ والی ۔ جو نماز کا بندوبست کرتا ہے ۔ اہلِ مسجد ۔ یعنی عیدگاہ میں نماز نہ ہوئی ہو ۔ شہر کی کسی مسجد میں ہو چکی ہو ۔
[2] یومِ عرفہ بود ۔ یعنی نو ذوالحجہ تھی ۔ لازم نیست ۔ جبکہ گواہیوں کے مطابق عید ہوئی تو خواہ غلط ہی کیوں نہ ہوئی ہو وہ درست سمجھی جائے گی ۔ ایسے ایسے ہی موقع کے لیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ عید کا دن وہی ہے جس دن سب عید منائیں [3] مکان اوست ۔ یعنی قربانی کا جانور جس جگہ ہے اگر شہر میں ہے تو خواہ گاؤں کا باشندہ قربانی کرے اس کو نماز کے بعد قربانی کرنی ہوگی ۔ اور اگر گاؤں میں ہے خواہ قربانی کرنے والا شہری ہو تو فجر کی نماز کے بعد قربانی درست ہو جائے گی ۔ مضحی ۔ قربانی کرنے والا [4] بیرون شہر ۔ اب چونکہ اس کا جانور شہر میں نہیں ہے ۔ لہٰذا فوراً صبح کی نماز کے بعد ذبح کرنا درست ہو جائے گا ۔ میش ۔ بھیڑ ۔ بھیڑا ۔ بز ۔ بکرا ۔ بکری ۔ گوسفند ۔ بھیڑ ۔ بکری ۔ دنبہ سبع ۔ ساتواں حصہ ۔

مادۂ گاؤ نیز افضل است از نرِ آں۔

مسئلہ۔ قربانی کردن بروز[1] اوّل افضل است و مکروہ است در شبہا و جائز نیست در شبِ نحر و آں شب اُولیٰ است زیراکہ شب ہمیشہ تابع روزِ گذشتہ می باشد اتفاقاً و اگر شک واقع شود در یوم اضحیہ پس مستحب است تا یوم سوم تاخیر در قربانی نہ نمایند[2] و قربانی کردن دریں ایام افضل است از آنکہ فوت کند آں را دریں ایام و تصدق نماید بہائے آں بعد الانقضاء۔

مسئلہ۔ اگر قربانی نہ کند شخصے حتیٰ کہ بگذرد ایامِ آں پس اگر واجب کردہ است بر خود و معین کردہ است گوسفندِ معین را مثلاً پس واجب است کہ تصدق نماید زندہ و اگر فقیر خرید نماید گوسفند بنا بر قربانی و نکند و وقتِ آں بگذرد پس ہمیں ست حکم[3] نزدِ علماء رحمۃ اللہ علیہم و اگر غنی خرید نہ کردہ است گوسفندے و ایام اضحیہ بگذرد پس واجب است کہ تصدق[4] کند بہائے آں را۔

مسئلہ۔ کسے ذبح کردہ اُضحیہ را از میت بلا اجازتِ او پس ثواب برائے میت است و اضحیہ از مضحی۔

تنبیہ۔ واجب نمی گردد اضحیہ بمجردِ نیت مگر آنکہ نذر نماید یا بہ نیتِ اضحیہ خرید نماید آں را غنی باتفاقِ روایات اما فقیر پس البتہ دریں اختلاف است مختار ایں است کہ اگر خرید نماید بہ نیتِ قربانی در ایام آں واجب می شود قربانی کردن آں اگرچہ از زبان چیزے اقرار نہ کردہ باشد و علیہ الفتویٰ و اگر نیت مقارن بشراء نباشد پس واجب نیست بالاجماع۔

مسئلہ۔ اگر کسے قربانی کرد باذنِ میت پس واقع می شود و جائز نہ بود تناولِ[5] گوشت آں و اگر بلا اذن کردہ است جائز۔

---

[1] روزِ اوّل۔ دسویں ذوالحجہ۔ شب نحر۔ یعنی نویں دسویں کی درمیانی شب [2] نہ نمایند۔ اس احتمال سے کہ شاید یہ تیسرا روز تیرہویں ہو۔ ایام یعنی دسویں۔ گیارہویں۔ بارہویں۔ انقضاء۔ گزرنا۔ تصدق۔ نمایند زندہ۔ یعنی زندہ جانور خیرات کر دے [3] حکم۔ یعنی زندہ خیرات کرنا [4] تصدق کند بہائے آں را۔ یعنی جانور خرید کر نہ دے بلکہ جانور کی قیمت خیرات کر دے۔ از مضحی۔ لہٰذا اس کا گوشت کھا سکتا ہے۔ نذر نماید۔ یعنی منت مانے۔ اقرار نہ کردہ باشد۔ یعنی نذر نہ مانی ہو۔ مقارن بشراء۔ یعنی خریدتے وقت۔

[5] تناول گوشت۔ گوشت کھانا۔ چونکہ اُس صورت میں یہ مردہ کی جانب سے صدقۂ واجبہ ہوگا۔

مسئلہ ۔ اگر چہار دہ نفر دو مہار شتر بالاشتراک قربانی نمایند جائز است۔

مسئلہ ۔ اگر کسے گوسفندِ خود را از غیر بلا امر او بہ نیتِ اضحیہ ذبح نماید کفایت نہ کند[۱] از غیر۔

مسئلہ ۔ افضل است کہ اضحیۂ خود را خود ذبح نماید اگر واقف باشد از طریق ذبح و الّا استعانت[۲] جوید از دیگر و خود حاضر باشد بہ مکانِ ذبح۔

مسئلہ ۔ مکروہ است ذبح نصرانی و یہودی و حرام است ذبیحۂ مجوسی و بُت پرست و مرتد۔

تنبیہ ۔ از شرائط ذابح ایں است کہ صاحبِ توحید باشد اعتقاداً ہمچو اہل اسلام دارد یا از روئے دعوٰی مثلِ اہلِ کتاب باشد و واقف باشد بہ تسمیہ و ذبیحہ یعنی بداند کہ بہ تسمیہ حلال می شود و قادر باشد بہ بُریدنِ رگہا مرد باشد یا زن صبی باشد یا مجنون اقلف باشد یا مختون و ہر کسے کہ نمیداند تسمیہ و ذبیحہ را پس ذبیحۂ او حلال نیست و اہلِ کتاب ذمی باشد یا حربی اگر نامِ خدا وقتِ ذبح بگیرد و نامِ حضرت عُزیر و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام بر زبان نیارد جائز است ذبیحۂ او و الّا لا۔

مسئلہ ۔ اگر قبل غلطانیدنِ اضحیہ یا بعد ذبح بگوید اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ جائز است[۳] امّا در حالتِ ذبح مکروہ است زیرا کہ شرطِ ذبح ایں است کہ صرف تسمیہ گوید خالی از معنی دعا حتیٰ کہ اگر بگوید وقتِ ذبح اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ حلال نمی شود و اگر عطسہ آید گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و ارادۂ تسمیہ کند صحیح نیست بروایت اصح و اگر بجائے بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ گوید و ارادۂ تسمیہ کند صحیح است[۴] و آنچہ

---

[۱] کفایت نہ کند از غیر۔ آپ اپنا جانور کسی دوسرے کی جانب سے بدون اس کے کہنے کے قربان کر دیں گے تو اس کی قربانی نہ ادا ہو گی
[۲] استعانت۔ مدد۔ توحید۔ یعنی مسلمانوں کی طرح حقیقی توحید کا قائل ہو۔ یا اہل کتاب کی طرح توحید کا مدعی ہو۔ اگرچہ ان کی توحید حقیقی توحید نہیں ہے۔ صبی۔ بچہ۔ اقلف۔ جس کی ختنہ نہ ہوئی ہو۔ ذمی۔ جو غیر مسلم دار الاسلام میں معاہدہ کے تحت رہتا ہو۔ حربی۔ جو دار الحرب کا رہنے والا ہو۔
[۳] جائز است۔ غرضیکہ ذبح کے وقت محض بسم اللہ پڑھنی چاہیئے۔ دعا پہلے یا بعد میں مانگنی چاہیئے۔ حلال نمی شود۔ اس لیے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے لیے اللہ کا نام نہیں لیا۔ عطسہ۔ چھینک۔
[۴] صحیح است۔ چونکہ اللہ کا نام لیا۔

مشہور است کہ می گویند بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ منقول است از ابنِ عباسؓ۔

تنبیہ۔ موضع ذبح میانِ حلق و لبہ[1] است و ذبح عبارت است از بریدنِ رگہا کہ در جانب بالائے گلو و زیرِ فکِ اسفل است و رگہائے کہ بُریدنِ آں شرط است چہار اند اوّل حلقوم دوّم مری کہ بہ فارسی آں را سُرخ رودہ می گویند و سوم و چہارم ہر دو شہ رگ و ایں ثابت است بہ حدیث و نزدِ شافعیؒ اگر حلقوم و مری بالکل بریدہ شدہ حلال است و الّا لا۔ و نزدِ امام ابی حنیفہؒ اگر سہ رگ ازیں چہار ہر کدام کہ بریدہ شد حلال است و نزدِ امام محمدؒ اکثر ہر رگ بریدہ شود و نحر عبارت است از بریدنِ رگہا کہ پائین گلو و نزدیکِ سینۂ شتر واقع است و ذبح در گاؤ و گوسفند مستحب است و نحر در شتر و مکروہ است نحر در آں ہر دو و ذبح در شتر۔

مسئلہ۔ اگر قصداً[2] تسمیہ در ذبح ترک کند ذبیحہ حرام است و اگر سہواً ترک شود حلال است و نزدِ امامِ شافعیؒ در ہر دو صورت حلال است و نزدِ امام مالکؒ در ہر دو صورت حرام و مسلمان و اہلِ کتاب در ترکِ تسمیہ برابر اند۔

مسئلہ۔ اگر دو کس غلطی کنند بایں طور کہ یکے قربانی دیگر را ذبح نماید جائز است و ادا می شود از ہر دو و بر ہیچ کس تاوان لازم نیاید بلکہ خواہد گرفت ہر کس اضحیۂ[3] خود را نزدِ علمائے ما رحمۃ اللہ علیہم۔

مسئلہ۔ اگر بعدِ ذبح یکے گوشتِ قربانی دیگر را نخورد و بعدش واضح گردد پس لائق است کہ حلال گرداند[4] یکے مرد دیگرے را و اگر نزاع و خصومت نماید پس تاوانِ قیمت گوشت بگیرند و تصدّق نمایند و ہمیں حکم است اگر تلف کند گوشتِ قربانی دیگر را

---

[1] لبۃ۔ حلقوم کے نیچے کا گڑھا۔ فکِ اسفل۔ نچلا جبڑا۔ حلقوم۔ سانس کی نالی۔ مری۔ کھانا پینا جانے کی نالی۔ دو شہ رگ۔ جو خون کی نالیاں ہیں۔ در آں ہر دو۔ یعنی گائے بکری۔

[2] قصداً۔ جان بوجھ کر۔ سہواً۔ بھول کر۔ در ہر دو صورت۔ یعنی بسم اللہ جان کر نہ پڑھنا یا بھولے سے نہ پڑھنا۔

[3] اضحیۂ خود را۔ یعنی ذبح شدہ کو۔

[4] حلال گرداند۔ یعنی ایک دوسرے سے معاف کرائے۔ تصدّق نمایند۔ چونکہ قربانی کے گوشت کا تاوان ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسے اضحیۂ خود را باعانتِ دیگر ذبح نماید پس واجب است تسمیہ بر معینؔ و ذابحؔ واگر یکے ازاں ہم ترک نماید حرام گردد کذا فی الدر المختار و خزانۃ المفتیین۔

مسئلہ۔ اگر کسے امر کند دیگرے را برائے ذبح وا و ذبح کند و ظاہر نماید کہ من تسمیہ عمداً ترک کردہ ام پس قیمتِ اضحیہ بر مامور لازم آید اگر ایامِ نحر باقی شد۔ دیگر خریدہ ذبح کند و تصدق نماید و ہیچ از گوشتِ آں نخورد و اگر ایامِ نحر باقی نباشد قیمتش تصدق بر فقراء نماید۔

مسئلہ۔ اگر بچہ زائید اضحیہ قبلِ ذبح پس ذبح کردہ شود و نزدِ بعضے بلا ذبح تصدق کردہ شود۔ ومکروہ است ذبح شاۃِ حاملہ کہ قریبؔ الولادۃ است و اگر جنینؔ مردہ یافتہ شود در شکم اضحیہ پس حلال نیست مُوداشتہ یا نہ نزدِ امام ابی حنیفہؒ و نزدِ صاحبینؒ و شافعیؒ اگر تمام شدہ باشد خلقتِ آں حلال است۔

مسئلہ۔ اگر غصب کند کسے گوسفندے را و قربانی نماید از نفسِ خود جائز است و ضمانؔ قیمتش لازم و ہمین است حکمِ مرہونہ و مشترکہ و اگر امانت سپرد کسے گوسفندے را پس ذبح کند آں را امانتدار کافی نیست و ہمین است حکم عاریت۔

مسئلہ۔ مثلاً زید خرید کرد گوسفندے را از عمرو و ذبح کرد آں را بعد ازاں مستحقِ آں ظاہر شد بکر پس اگر بکر اجازت بہ بیع آں بدہد جائز شد و اِلّا لا۔

۱؎ معین۔ مددگار۔ ذابح۔ ذبح کرنے والا۔ ظاہر نماید۔ یعنی اقرار کرے۔ مامور۔ یعنی جس نے ذبح کیا ہے۔ ذبح کردہ شود۔ چونکہ یہ بھی قربانی کا جزو ہے۔

۲؎ قریب الولادۃ۔ جس کے بچہ دینے کا وقت قریب ہے۔ جنین۔ وہ بچہ جو پیٹ میں ہے۔ موداشتہ باشد یا نہ۔ یعنی اس کے بال اُگے ہوں یا نہ اُگے ہوں۔ خلقت بدن کے اعضاء۔

۳؎ ضمان۔ تاوان۔ مرہونہ۔ گروی شدہ۔ امانت۔ چونکہ امانت کا کسی طور پر بھی مالک نہیں ہو سکتا۔ مستحقِ آں ظاہر شد۔ یعنی معلوم ہوا کہ وہ بکری دراصل عمرو کی نہ تھی بلکہ اس شخص کی تھی۔ جائز شد۔ چونکہ اس عمرو کا بیچنا ایک فضولی کا بیچنا تھا۔ جو مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔

مسئلہ ۔ اگر خرید[۱] نمودند سہ کس سہ کبش یکے ازاں بہ قیمت دہ درم و دوم بقیمت بست درم وسوم بقیمتِ سی درم بعد ازاں چناں اختلاط واقع شد کہ کسے از آنہا اضحیۂ خود را شناختن نمی تواند لہٰذا باہم تجویز کردہ یک یک سوسفند قربانی کردند پس رواست ایں قربانی ولازم است کہ مالک سی درم بہ بست درم و مالکِ بست درم بدہ درم تصدّق نماید و مالکِ دہ درم ہیچ تصدّق نہ نماید واگر اجازت داد یکے از آنہا بہ صاحب خود پس کفایت کند وہیچ لازم نہ ۔

مسئلہ ۔ اگر ذبح کند کسے بہ ناخن و دنداں وشاخ کہ از مواضع خود ہا برکندہ[۲] باشد مکروہ است اِلّا خوردنِ آں مضائقہ ندارد و نزدِ شافعیؒ حرام است و بہ ناخن غیر منزوع حرام است بالاتفاق زیراکہ حکمِ منخنقہ دارد ۔

مسئلہ ۔ جائز است ذبح بہ پوستِ[۳] نے وسنگِ تیز و بہر چیز یکہ تیز باشد و ببرید رگہا و جاری کند خون ۔

مسئلہ ۔ ومستحب است کہ ذابح اوّلاً تیز کند کارد[۴] را و مکروہ است کہ اوّل بغلطاند گوسفند را و بعد ازاں تیز نماید کارد خود را و مکروہ است جدا کردنِ سر و رسانیدن کارد تا حرام مغز و مکروہ است آنکہ بگیرد پائے گوسفند را و بکشد آنرا تا موضع ذبح و آں کہ بہ شکند گردنِ ذبیحہ را یا بکشد پوست آں را پیش از انکہ از اضطراب ساکن شود و مکروہ است ذبح از قفا بلکہ گر بمیرد گوسفند پیش از بریدن رگہا حرام است ۔

تنبیہ ۔ کلیہ ایں آنست کہ ہر چیز کہ دراں اُلم و تعذیب است و بآں حاجت نیست درباب ذبح مکروہ است ۔

---

[۱] اگر خرید نمودند۔ یعنی تین آدمیوں نے مختلف قیمت کی تین بکریاں قربانی کی نیت سے خریدیں پھر وہ اس طرح رل مل گئیں کہ اُن بکریوں میں باہمی امتیاز نہ رہا اور مجبوراً ہر ایک نے ایک بکری کی قربانی کردی تو یہ قربانی درست ہو جائیگی اور یہ مناسب ہوگا کہ ہر وہ شخص جس کی بکری کی قیمت کم از کم قیمت والی بکری سے زیادہ تھی اسی قدر روپے خیرات کر دے جس قدر کہ کم از کم قیمت والی بکری اور اسکی خرید کردہ بکری کی قیمت میں فرق ہے اس لیے کہ یہ احتمال پیدا ہو گیا ہے کہ اس نے وہ بکری قربان کی ہو جو سب سے کم قیمت کی تھی حالانکہ اس پر اس بکری کی قربانی واجب ہو گئی تھی جو اس نے خرید کی تھی۔ ہاں اگر ہر ایک نے دوسرے کو اپنی بکری کی قربانی کی اجازت دیدی تھی تو پھر صدقہ کرنا ضروری نہ ہوگا اس لیے کہ اس کی بکری اگر اس کے ہاتھوں میں بھی قربان نہ ہوتی ہو گی تو دوسرے کے ہاتھ سے اسکی اجازت پر قربان ہوتی ہو گی۔ لہٰذا وہ اسکی جانب سے سمجھی جاتے گی [۲] برکندہ باشد۔ یعنی ناخن انگلی سے، دانت منہ سے، سینگ سر سے اُکھڑا ہوا ہو۔ غیر منزوع۔ جو اُکھڑا ہوا نہ ہو۔ منخنقہ۔ وہ جانور جس کا گلا گھونٹ کر مارا ہو۔ [۳] پوست نے۔ بانس کی کھپچی۔
[۴] کارد۔ یعنی جس آلہ سے ذبح کرتا ہے۔ حرام مغز۔ جو حلقوم سے پیچھے ہوتا ہے۔ بکشد اور اغرضیکہ ہر وہ فعل مکروہ ہے جس کی ذبح میں ضرورت نہ ہو اور جانور کے لیے تکلیف رساں ہو۔ اِضطراب۔ تڑپنا۔ قفا۔ گدی۔ اُلم۔ تکلیف۔

مسئلہ۔ ہر جانورے کہ مانوس است از انسان و رم[1] نہ می کند پس طریقِ ذبح آں بریدن رگہاتے مذکور است و ہر جانورے کہ وحشت دارد از انسان و رم و گریز می کند پس طریقِ ذبح آں اینست کہ پے زند آں را و زخمی کند و مروی است از امام محمدؒ کہ اگر گوسفند رم کند بہ صحرا پس ذبحِ اضطراری آں جائز است و اگر رم کند میانِ شہر پس جائز نیست ذبحِ اضطراری او در گاؤ و شتر صحرا و شہر ہر دو برابر است۔

مسئلہ۔ مکروہ است سوار شدن بر شترِ قربانی و اجارہ دادنِ آں و دوشیدنِ شیر آں و بُریدنِ پشم آں بنا بر اِنتفاع۔

مسئلہ۔ جائز است صاحبِ قربانی را کہ بخورد گوشت و ذخیرہ کند یا بخوارند ہر کسے را کہ خواہد غنی باشد یا فقیر و مستحب است کہ صدقہ از ثُلث کم نہ کند مگر آنکہ صاحبِ[2] عیال باشد۔

مسئلہ۔ جائز است کہ تصدق کند پوست قربانی را یا جرّاب و غربال و مشک وغیرہ چیزے کہ بکارِ[3] خانہ داری در آید طیار سازد و یا تبدیل کند بچیزیکہ بذاتِ آں بلا استہلاک آں انتفاع ممکن باشد مثل پارچہ و موزہ وغیرہ نہ سرکہ و آرد و مصالح گوشت وغیرہ کہ اشیائے مستہلکہ است و اینست حکم گوشت اُضحیہ۔

مسئلہ۔ جائز نیست فروختنِ گوشت و پوستِ اُضحیہ بدراہم و دنانیر زیرا کہ ایں گونہ تصرف بہ قصدِ تموّل[4] می باشد و آں در مالِ وقف جائز نیست۔

---

[1] رم نمی کند۔ وحشت نہیں کرتا۔ پے زندہ۔ یعنی عاجز و بے رفتار کر دے۔ زخمی کند۔ یعنی بدن کے کسی حصہ کو کسی دھار دار آلہ سے پھاڑ کر زخمی کر دے۔ میانِ شہر۔ چونکہ اسکا پکڑ لینا ممکن ہوگا لہٰذا ذکاۃ اضطراری جائز نہ ہوگی۔ ہر دو۔ آبادی اور جنگل چونکہ اس کا قابو میں کرنا بہر صورت دشوار ہوتا ہے

[2] صاحب عیال۔ یعنی اس قدر بڑا کنبہ ہے کہ ایک دو تہائی گوشت کافی نہ ہوگا۔

[3] بکارِ خانہ داری۔ یعنی وہ چیزیں جو گھر کی ضرورت میں آتی ہیں۔ تبدیل کند۔ یعنی ایسی چیز تبادلہ میں لے سکتا ہے جس کو باقی رکھ کر نفع اُٹھایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ کپڑے وغیرہ۔ اس چیز سے تبادلہ نہیں کیا جاسکتا جس کو فنا کر کے نفع اُٹھایا جاسکتا ہو جیسا کہ کھانے پینے کی چیزیں۔

[4] تموّل۔ مالدار بننا۔ صغیر وہ بچہ جس کی جانب سے قربانی کی ہے۔

مسئلہ۔ اگر قربانی کردہ شود از مالِ صبی پس بخورد ازاں صغیر و ذخیرہ کردہ شود گوشت بقدرِ حاجتِ او و از مابقی پارچہ و موزہ وغیرہ تبدیل کردہ شود نہ[1] باشیائے مستہلکہ ہمچو آرد و سرکہ و شیرینی۔

مسئلہ۔ اگر بفروشد[2] کسے گوشت یا پوستِ اُضحیہ را بدراہم یا تبدیل کند از سرکہ وغیرہ پس واجب است کہ تصدق کند قیمتِ آں را۔

مسئلہ۔ جائز نیست کہ چیزے از اُضحیہ بہ اُجرتِ قصاب دادہ شود چنانچہ در عوام رواج است کہ پوست قربانی را بقصاب عوضِ اُجرتِ او می دہند۔

تمّت بالخیر

چوں مسائلِ اُضحیہ از جملہ مالابدمنہ بود و جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرّہٗ معلوم نہ می شود کہ بکدام سبب در رسالہ مالابدمنہ بیان نہ فرمود لہٰذا فقیر حسن بن حسین بن محمد العلوی الحنفی کہ از تلامذۂ مولانا محمد حسن علی ہاشمی در ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۶۰ھ بطورِ تکملہ نوشتہ شاملِ رسالۂ مالابدمنہ نمود۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِقَارِئِهٖ وَمَنْ دَلَّ عَلٰى ذَالِكَ وَلِمَنْ نَظَرَ فِيْهِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

---

[1] نہ۔ یعنی ایسی چیز سے تبادلہ کیا جائے جس کو باقی رکھ کر نفع حاصل کیا جا سکے نہ کہ ایسی چیز سے جس کو فنا کر کے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔

[2] اگر بفروشد۔ یعنی باوجود ممانعت کے اگر کھال یا گوشت فروخت کرے گا تو اسکی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اگر اس چیز سے تبادلہ کیا جس کو فنا کر کے نفع اٹھایا جاتا ہے تو بھی قیمت خیرات کرنی پڑے گی۔ جائز نیست۔ یعنی قربانی کے جانور کا کوئی حصہ کسی اُجرت میں نہیں دیا جا سکتا۔

رسالہ احکامِ عقیقہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً و مصلیاً بدانکہ عقیقہ نزدِ امام مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ سنّتِ مؤکدہ است و بہ روایتے از امام احمدؒ واجب و نزدِ امام اعظمؒ مستحب و قول بہ بدعت بودنش افترا[1] است بر امام ہمامؒ کذا فی العاجلۃ الدقیقۃ و در صحیح بخاری از سلمان ضبیؓ مروی است کہ فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با طفل عقیقہ است پس بریزید از جانبِ او خون (یعنی ذبح جانور کنید) و دفع کنید از وایذا دہندہ را (یعنی موئے سرش را تراشید) و از انس ابنِ مالکؓ روایت است کہ آں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعدِ نبوت عقیقۂ خود نمود و در ابوداؤد و ترمذی و نسائی از سمرہ بن جندبؓ مروی است کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر طفل مرہون[2] است بہ عقیقہ ذبح کردہ شود از جانب او بروز ہفتم و نام نہادہ شود و سرش تراشیدہ شود فرمود امامِ احمدؒ کہ معنی مرہون آن ست کہ چوں عقیقہ طفل نہ کردہ شود شفاعتِ والدینِ خود نخواہد کرد بروزِ قیامت چنانکہ شئے مرہون نفع بہ مالکِ خود نمی دہد۔

مسئلہ۔ بر ہر کسے کہ نفقۂ[3] مولود واجب باشد او را عقیقۂ او ہم از مالِ خود باید کرد نہ از مالِ مولود ورنہ ضامن[4] خواہد شد و اگر پدرش محتاج باشد مادرش عقیقہ نماید اگر میسّر باشد۔

مسئلہ۔ در ابوداؤد از امِ کرزؓ روایت است کہ فرمود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ از جانبِ پسر

---

[1] افترا است۔ یعنی امام صاحب کی طرف یہ غلط منسوب ہے کہ وہ عقیقہ کو بدعت کہتے ہیں۔ بموذد۔ لہٰذا اگر بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو بڑے ہو کر دینا چاہیئے [2] مرہون۔ گروی۔ یعنی وہ بچہ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو گا۔ والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا لہٰذا اس بچہ کی مثال اس چیز کی سی ہوتی جو کسی کے پاس گروی پڑی ہو اور مالک اس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا رہا ہو [3] نفقہ۔ خرچہ۔ مولود۔ بچہ [4] ضامن خواہد شد۔ یعنی اگر بچہ کے مال کو عقیقہ میں صرف کیا تو اس کا تاوان دینا ہو گا۔

دو گوسفند ذبح کردہ شود و از جانب دختر یک گوسفند و ہیچ مضائقہ نیست کہ گوسفند نر باشد یا مادہ لہٰذا مختار اکثر علماءؒ و شافعیؒ ہمین است کہ از پسر دو بُز ذبح کردہ شود و نزد بعضے یک کافی است چرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در عقیقہ امام حسن رضی اللہ عنہ یک گوسفند ذبح نمودہ ود فرمود اے فاطمہؓ سر او بہ تراش و برابر وزن مویش سیم تصدق کن پس وزن مویش یک درم بود یا بعض درم رواہ الترمذی و در عقیقہ ذبح گوسفند یا میش یا دنبہ یک سالۂ کامل نر و مادہ جائز است و در گاؤ و شتر شرکت تا ہفت کس جائز است بشرطیکہ نیت ہمہ شرکاء قربت[1] باشد۔

مسئلہ۔ در شرح مقدمۂ امام عبد اللہ وغیرہ مرقوم است وَهِيَ كَالْأُضْحِيَّةِ یعنی حکم جانور عقیقہ مثل حکم جانور قربانی است فِيْ سِنِّهَا در عمر او کہ بُز کم از یک سال و گاؤ کم از دو سال و شتر کم از پنج سال نہ بود وَفِيْ جِنْسِهَا و در جنس او مثل شتر و گاؤ بُز میش و دُنبہ وَسَلَامَتِهَا و سلامتی اعضاء کہ ہیچ عضو او زیادہ از ثلث مقطوع نباشد وَفِيْ أَفْضَلِهَا و در فضیلت او کہ فربہ و قیمتی افضل است وَالْأَكْلِ مِنْهَا و در خوردن از و کہ خوردن گوشت عقیقہ ہمہ فقیر و غنی و صاحب عقیقہ و والدین او را جائز است مثل گوشت قربانی و ہمچنیں شکستن[2] استخوانش جائز است وَالْإِهْدَاءِ وَالْإِدِّخَارِ و در ہدیہ فرستادن اگرچہ اغنیاء باشد و ذخیرہ نمودن وَامْتِنَاعِ بَيْعِهَا و در منع بیع او وَالتَّعَيُّنِ بِالتَّعْيِيْنِ و در مقرر[3] شدن بہ نیت تعیین وَاعْتِبَارِ النِّيَّةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ و در اعتبار نیت وغیرہ۔

مسئلہ۔ مستحب است کہ سر جانور عقیقہ بہ حجام و یک ران بہ قابلہ[4] یعنی داتی جنائی و یک ثلث گوشت بہ فقراء بدہند و باقی خود خورند یا با عزا یا احباب تقسیم نمایند و جلد ذبیحہ تصدق نمایند یا بہ صرف خود آرند و در زمین دفن نہ نمایند کہ تضییع مال است۔

---

[1] قربت۔ ثواب۔ مرقوم۔ لکھا ہوا۔ [2] شکستن استخوانش۔ عوام میں یہ بات غلط مشہور ہوگئی ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑنی چاہئیں۔

[3] مقرر شدن۔ یعنی اگر کوئی جانور عقیقہ کی نیت سے متعین کر لیا ہے تو اس کو کرنا ہوگا [4] قابلہ۔ دائی جنائی۔ یعنی جو دائی بچہ جنواتی ہے در زمین یعنی عقیقہ کے جانور کی کھال زمین میں دفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے جو شرعاً برا ہے۔

مسئلہ۔ موئے سرِ مولود تراشیدہ برابر وزنش زر یا سیم[1] خیرات نماید و مو و ناخن او را دفن نماید و ہمچنیں ہمیشہ آنچہ از جسمِ انسان از مو و ناخن[2] و دندان وغیرہ جدا شود آں را دفن باید کرد و بر سرِ مولود زعفران یا صندل بمالد۔

مسئلہ۔ بعدِ ولادت ہفتم روز یا چہار دہم یا بست و یکم و ہمیں حساب یا بعد ہفت ماہ یا ہفت سال عقیقہ باید کرد الغرض رعایتِ عددِ ہفت بہتر است۔

مسئلہ۔ وقتِ ذبحِ جانور عقیقہ ایں دعا بخواند اَللّٰھُمَّ[3] ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ بِعَدِہٖ۔ اِنِّیْ[4] وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ہ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بخواند و بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ گفتہ ذبح نماید و اگر ذابح غیر والدِ طفل باشد بجائے ابنی نام پسر و والدِ او بگوید و اگر عقیقہ دختر بود بجائے ضمائر مذکر مؤنث بگوید یعنی اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ بِنْتِیْ فُلَانَۃٍ دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا تا آخر بگوید۔

مسئلہ۔ ہر گاہ طفل پیدا شود نافش[5] بریدہ غسل دادہ پارچہ پوشانند و از پارچۂ زرد احتراز نمایند و مسنون است کہ بگوشِ راست اذان و بگوشِ چپ اقامت مثلِ اذان و اقامتِ نماز بگویند و

---

[1] زر یا سیم۔ یعنی سونے چاندی میں سے جو بھی مقدور ہو۔ [2] مو و ناخن۔ یعنی بچے کے سر کے بال اور ناخن زمین میں گاڑ دینے چاہئیں ہمیں حساب یعنی جس میں ہفتوں کا صحیح حساب ہو سکے [3] اللّٰھم الخ۔ اے اللہ یہ میرے فلاں بیٹے کا عقیقہ ہے اس عقیقہ کے جانور کا خون اس بچہ کے خون کے عوض۔ اس کا گوشت اسکے گوشت کے عوض اس کی ہڈیاں اسکی ہڈیوں کے عوض اس کی کھال اسکی کھال کے عوض۔ اس کے بال اس کے بالوں کے عوض قربان کرتا ہوں۔ اے اللہ اس عقیقہ کو اس کے جہنم سے چھٹکارے کا فدیہ بنا دے۔

[4] اِنِّیْ وَجَّھْتُ الخ میں اپنا رُخ اس خدا کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں ملتِ حنیفہ پر ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اس کا حکم ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ تیری جانب ہے اور تیرے لیے ہے [5] نافش بریدہ۔ آنول کاٹ کر۔

بوقت حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ و حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ہر دو جانب رو بگرداند و بعدہٗ بگوید اَللّٰھُمَّ[1] اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ و بعد ازاں خرما یا شئے شیریں خائیدہ در کامِ او ببندد و ایں را تحنیک گویند و اولیٰ برائے تحنیک تمر است پس رُطب پس شہد۔

مسئلہ۔ و نامِ نیک مولود مقرر کنند در حدیث است کہ بہترین اسماء آن است کہ بر عبودیت دلالت کند مثل عبد[2] اللہ و عبد الرحمٰن وغیرہا و یا بر حمد مثل محمود و حامد و احمد وغیرہا و یا باسمائے انبیاء بود مثل محمد ابراہیم و محمد اسماعیل وغیرہما و مروی است از عبد اللہ بن عباسؓ کہ ہر کسے را کہ سہ پسر زائیدہ شد و نامِ یکے باسمِ محمد نہ کرد پس تحقیق نادانی نمود یعنی ثواب و برکتِ ایں ندانست و در روایتِ ابو نعیمؒ است کہ خدائے تعالیٰ می فرماید کہ مرا قسم عزت و جلالِ خود است کہ ہرگز عذاب نخواہم کرد مر کسے را کہ نامش مثل نام تو باشد در آتش یعنی مثل نامِ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مثل محمد[3] احمد محمد علی احمد حسن وغیرہا واللہ اعلم و علمہ اتم۔

قطعۂ تاریخ

مالابد کے حاشیے سے مولوی سجاد نے

گنجِ علم و فضل میں اچھا اضافہ کر دیا

طالبانِ علم کو مدت سے تھی جس کی تلاش

حق نے کی اُنیس سو چھپن میں وہ دولت عطا

۱۹۵۶ء

---

[1] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ۔ اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ تحنیک یعنی تالو پر کوئی چیز لگانا۔ نیک نام۔ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بُرے نام کے اثرات انسان پر پڑتے ہیں۔ [2] عبد اللہ و عبد الرحمٰن۔ چونکہ ان ناموں میں عبودیت کا اقرار ہے اس لیے یہ نام اللہ کو بہت پسند ہیں۔ برکتِ ایں۔ روایات میں ہے کہ آنحضورؐ کے ہم نام تمام انسانوں کو خدا بخش دے گا۔ [3] مثل۔ غرضیکہ آنحضورؐ کا کوئی اسم گرامی نام کا جزو ضرور ہونا چاہیئے۔


www.maktabah.org